۱۱۲ صفحے

۱۵۷۲۹ سلسلہ

دیوان زار

بانکے لعل زار۔ شاگرد امیر مینائی

ناقص الآخر

سن اشاعت ۱۸۸۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ ۸

حمدیہ

ہر بیاض صفحہ مین روشن ہے نور ایمان کا
مطلع خورشید مطلع ہے مرے دیوان کا

حسن کا عاشق ہون مین ممدوح ہون اخوان کا
مطلع ابروئے یوسف مطلع ہے دیوان کا

عشق اس دل مین ازل سے ہے رخ دلیشانکا
مطلع ابروئے مطلع مرے دیوان کا

کعبۂ دنیا کی ڈالی تھی بنا جسکے لئے
دل مرا کعبہ بنے اوس کعبہ ایمان کا

جب ملک آئے قضا کا اور ہو یورش درد کی
جان کا مالک ہے تو حافظ ہے تو ایمان کا

ہر طرف آئین پریشانی کے مضمون ہین بہرے
ہے مرا دیوان مرقع حشر کے دیوان کا

زندگی بے یاد تیری کے ہے اک امر محال
ہے ترا نام مبارک حرز میری جان کا

۲ ۶

بت بھی کعبہ کے ہوئے تسبیح خوان اک آن مین
کیون نہون اے زار مین قائل خدا کی شانکا

[illegible]اب رند ہون گیا ٹھیکہ سے میرے دین و ایمانکا
[illegible]رستان مین جب قدم رکھا

نہ پابند شریعت ہون نہ مین قائل ہون قرانکا
چلے کعبے کی جانب تجھے لقب پایا مسلمان کا

اگر تڑپون تہ خنجر تو کانپ اوٹھے فلک سر پر
ہوا کار ثواب اک عمر بھر مین ہے یہی ہمسے
ہے کیونکر نہ یہ مخرج پریشانیٔ عالم کا

جو صبح اوٹھون تو زہرہ آب ہو شیر نیستان کا
بتون کے نذر کو دل چیر کر لائے مسلمان کا
فلک بھی ایک پرزہ ہے مرے چاک گریبان کا

۳

شب فرقت بھی اے زار کہتا ہے دل مضطر
کہو تو پست کر دون حوصلہ اب برق تابان کا

۱۸

رقابہ پڑھ گیا مری چشم پر آب کا
دیکھے سحر کو منھہ جو مرے ماہتاب کا
عالم ہے مستیون پہ تمہارے شباب کا
رونا جو دیکھے مری چشم پر آب کا
اتنا شب وصال تکلف ضرور ہو
روئے سپید پر وہ سیاہی چڑھائیگا
آتا ہے میکدے سے مین اوڑاتا ہے جھکے خم
مین آتش فراق سے جلتا ہون رات دن
کرتا مقابلہ ہے مرے آفتاب سے
تلچھٹ بھی کی کوثر و تسنیم خلد مین
کیونکر نہ دیکھنے سے ہو آنکھونکو خیرگی
سر پر تمہارے رکھتے ہین گیسو جو پیچ و تاب
سنتا نہین کسیکی نہ دیتا کبھی جواب
پردہ اوٹھائیے رخسے شب وصل مین حضور

ہے گنبد سپہر پہ عالم حباب کا
اوڑ جائے دم مین رنگ رخ آفتاب کا
خون ہے بدن مین یا کہ ہے شیشہ شراب کا
گردون پہ آب آب جگر ہو سحاب کا
روغن کی جگہہ عطر جلائین گلاب کا
زاہد کے ہاتھہ آیا ہے نسخہ خضاب کا
زاہد کا پیٹ ہے کہ ہے پیپا شراب کا
بتلا پتا دیا مجھے کسنے عذاب کا
بگڑا ہوا خمیر ہے کیا آفتاب کا
کیا پوچھنا ہے شیخ ہماری شراب کا
ہے آفتاب عکس تمہاری نقاب کا
مضمون اوڑا لیا ہے مرے پیچ و تاب کا
کہتا ہے کیا ترے دہن لاجواب کا
اچھا نکالا آپنے موقع حجاب کا

ہم رند دیر سے ہین پیاسے کھڑے ہوئے
بھرے پیالہ ہاتھ مین ساقی شراب کا

جو دیکھتا ہے تمکو وہ ہوتا ہے مضطرب
عالم ہی کچھ نیا ہے تمہارے شباب کا

بوسے جو بیحساب شب وصل لے لئے
بوسے بگڑ کے آنے تو دو دن حساب کا

۴

رہتے ہین مشغلے مین بتون کے جناب زار
کیا لطف لوٹتے ہین بہار شباب کا

۱۱

چھپے نظر سے تو رتبہ ملا گدائی کا
حجاب نور ہے نار هر کبریائی کا

بتا دو تم جو ہین طرز بے وفائی کا
سکھا دین ہم تمہین انداز دلربائی کا

وہ دست ناز سے کرتے ہین زلف مین شانہ
جدا نہ جوڑ ہو یا رب کوئی کلائی کا

عیان ہوا ترے سینے سے بن کے اب جوبن
ہوا جو حسن کو کچھ شوق خود نمائی کا

شفق بھی شرم سے دامان ابر مین چھپ جائے
جو دیکھے رنگ ترے پنجۂ حنائی کا

قدم قدم پہ مین راہ بتان مین گرتا ہون
یہ دل مین شوق سمایا ہے جبہہ سائی کا

شب وصال مین گھبرا کے چیخ اوٹھا مین
جو نام بھول کے آیا [illegible]دائی کا

[illegible] بت جبین نہین کچھ غم
کہان خیال جنون مین [illegible]ہی کا

جناب شیخ بھی اب دھجیان اوڑائینگے
جنون کے ہاتھ مین دامن ہے پارسائی کا

برا بھلا کہو دشمن کو لاکھ شرم کہان
اسی سے زندہ ہے اب نام بیحیائی کا

۵

وہ بن سنور کے ہین آئینہ دیکھتے دن رات
بڑھایہ زار اونہین شوق خود نمائی کا

۶

مین تڑپ کے مر رہون گا مجھے کیا قرار ہوگا
جو کبھی چراغ ٹھنڈا شب انتظار ہوگا

ہمین راہ دیکھنے کا تو مرض ہوا ہے اچھا
[illegible] انتظار ہوگا

مرا بدنصیب دل گر نہو دفن تو ہو بہت — وہ زمین خسر آسیہ ہوگی کہ جہان مزار ہوگا

کبھی شبکو نہ ہی بجلی تو لگے وہ کہنے ہنسکے — کہ کسیکا یہ بھی دیکھو دل بیقرار ہوگا

یہ تو جان رکھیو واعظ جو ہمارے ہاتھ آیا — تو یہ دامن و گریبان ترا تار تار ہوگا

نہ بچیگا پائمالی سے حنا کی طرح وہ بھی — کبھی فصل گل مین سبزہ جو سر مزار ہوگا

پس مرگ لاش میری جو جلائین تو ہوا — نہ اٹھائینگے وہ اوسکو نہ مرا مزار ہوگا

۶	نہ ملیگا زار ناصح کوئی بیکسی مین لیکن شب ہجر نالۂ دل مرا غمگسار ہوگا ٭	۔

تیر ناز اوڑ کے جو سوئے دل ناشاد آیا — مین یہ سمجھا کوئی ملنے کو پریزاد آیا

راز الفت کو بہت دل مین چھپا رکھا ہے — ہو نہ بدظن جو ہمین نام خدا یاد آیا

اوسکے کوچہ سے نہ دیکھا کوئی ہنستا پہرا — کوئی نالان کوئی گریان کوئی ناشاد آیا

اونکی تصویر کو خود کھینچ دیا دم بھر مین — آئینہ مجھنے و بہزاد کا اوستاد آیا

شور محشر نہ بپا ہوئے مجھے خوف یہ ہے — قتل کو تیغ لیئے ہاتھ مین جلاد آیا

کھل گئے زخم دل آیا جو تبسم کا خیال — ہو گئے غش جو وہ بیساختہ مین یاد آیا

۷	آسمان پر ہے بپا زار قیامت کیسی اوٹھا نالہ مرا کرتا ہوا فریاد آیا	۱۳

غضب ڈھل گیا اب تو جوبن کسی کا — خزان نے لیا لوٹ گلشن کسی کا

[illegible]اف چمن آج کرتی ہے بجلی — نہ پھونکے کہین یہہ نشیمن کسی کا

شب وصل شرما کے انداز سے وہ — چھپانا دوپٹے سے جوبن کسی کا

بگولے ہین گور غریبان پہ پھرتے — اوڑا کر نہ لیجائین مدفن کسی کا

اوبھارا جوانی نے اونکو غضب ہے
کہین پھٹ پڑے اب نہ جوبن کسی کا

سُنے نالۂ دل تو ہنسکر وہ بولے
صدا خوب دیتا ہے ارگن کسی کا

وہ ہون زار ملبوس اپنا بناؤن
فلک دے اگر تار دامن کسی کا

کہا کرتے ہو سنگ دل ہم بڑی ہین
سُنا ہی نہین تمنے شیون کسی کا

نشانہ نہ اِس دل کو میرے بنانا
رہے پاس او ناوک افگن کسی کا

گیا آج صیاد نے ظلم کسپر
یہ اوجڑا پڑا ہے نشیمن کسی کا

بہت دل کے ہاتھون سے ہون تنگ یارب
نہ ایسا ہو کوئی بھی دشمن کسی کا

نہ چمکے فلک پر کبھی مہرِ گردون
جو دیکھے کہین رُوئے روشن کسی کا

۸ | نظر آتی ہے زار اپنی خرابی
مٹا دیکھتا ہون جو مدفن کسی کا | ۱۶

تیغِ ستم سے اوسکی دل افگار ہی رہا
یہ بخت مجھسے برسرِ پیکار ہی رہا

گاہک نہ کوئی یوسفِ دل کا مرے ہوا
مجمع حسینون کا سرِ بازار ہی رہا

وعدہ جو کچھہ کیا بھی تو تیور بدل گئے
اقرار سے عیان تری انکار ہی رہا

مرنے کے بعد بھی مین رہا مست بیخودی
آنکھون کے سامنے درِ خمار ہی رہا

دستار شیخ اوتار کے کی نذر دخترِ رز
یہ رند تو نشے مین بھی ہشیار ہی رہا

تم دو قدم چلے کہ قیامت بپا ہوئی
محشر سے بڑھکے فتنۂ رفتار ہی رہا

گر گر گیا ہے شرم سے وہ چال دیکھہ کر
طوبا سے بڑھکے آج قدِ یار ہی رہا

بیہودے سے خواب مین بھی تسلی نہ دی کبھی
مضطر ہمیشہ آپکا غمخوار ہی رہا

کانٹا سا جسم سوکھہ گیا ہجرِ یار مین
سرسبز زخم داغِ دلِ زار ہی رہا

جیسے ہی سر شک کے فلک پر چلے گئے
سیماب اوڑ گیا رہی دب کر نہ برق تیز
میرے جلانے کو وہ بت شمع رو مدام
کہتا ہون درد دل کا کرو کچھ مری علاج
اے چرخ کون کام ہوا حسب مدعا
بوسہ کے دینے مین وہ غضب ضد کیا کیے

بیمار چشم یار تو بیمار ہی رہا
ثابت قدم جفا مین دل زار ہی رہا
رونق فزائے خانۂ اغیار ہی رہا
کہتے ہین ہنسکے تجھکو یہ آزار ہی رہا
یہ بخت مجھسے برسر پیکار ہی رہا
مین بھی مدام اوسکے طلبگار ہی رہا

۱۴	ہم لطف وصل لوٹتے ہین زار رات دن موسےٰ ہمیشہ طالب دیدار ہی رہا	۹۰

دل کبھی زلف پریزاد پہ مایل نہوا
کسکا دل ابروے دلدار پہ مایل نہوا
چرخ پر کب وہ ترے رخ کے مقابل نہوا
چودھوین رات کو ہر چند چمک کر نکلا
ہجر کے دن بھی کٹے وقت وصال آپونہچا
شیشۂ دل مین پریزادون کو کر لیتا ہی بند
تھا نہ منظور جو اظہار تمنا مجھکو
سرخ رو رکھا مجھے میری سبک روحی نے
پھر حسینون کی محبت نہ کبھی مین کرتا
داغ کھاتے جگر و دل پہ ہزارون عاشق
شکل پروانہ جو جلجاتا تو تھا لطف مدام

ہون وہ آزاد کہ پابند سلاسل نہوا
کون تیغ نگہہ ناز کا بسمل نہوا
پر ترے آگے فروغ مہ کامل نہوا
تو بھی اوس رخ کے مقابل مہ کامل نہوا
وصل اوس بت کا ابھی مجھے حاصل نہوا
حیف ہے دل عمل حب کا مین عامل نہوا
نگہہ لطف کا اوسنے کبھی سائل نہوا
مجھپہ احسان ترا اے خنجر قاتل نہوا
سخت مشکل ہے کہ کہنے مین مرا دل نہوا
خیر یہ ہے رخ گلگون پہ کوئی تل نہوا
یہ ستم ہے کہ مین اوس بزم مین داخل نہوا

مین رہا یار رہا گرم رہی صحبت عیش
کل کوئی بزم مین اغیار سے شامل نہوا

گھٹ گیا اوج مہ و مہر کا اونکے آگے
جب وہ کوٹھے پہ چڑھے ایک مقابل نہوا

۱۰

زار اِسنے تو کیا تنگ نہایت مجھکو
یہہ تو دشمن ہوا پہلو مین کوئی دل نہوا

۹

پاس غیرون کے اگر جاییے گا
ایکدن دیکھیے پچھتاییے گا

چٹکیان آپ نہ لین ہنس ہنس کر
مین جو چھیڑونگا تو گھبراییے گا

فکر دستار رہے حضرت شیخ
سوے میخانہ اگر جاییے گا

سو رہین آو گھٹا چھائی ہے
بجلی چمکے گی تو ڈر جاییے گا

کل شب وصل جو لوٹے ہین مزے
یاد آئینگے تو شرماییے گا

دعوے یکتائی کا باطل ہوگا
آئینہ دیکھ کے شرماییے گا

پھر وفادار نہ پاوگے کبھی
دل مرا چھیڑ کے پچھتاییے گا

شام سے ضد ہے عبث جانیکی
صبح ہو جائے چلے جاییے گا

۱۱

حضرت زار جو طالب ہونگے
آپ بوسہ ابھی دلواییے گا

۸

جلوہ گر دل مین خیال رخ تابان ہوتا
ذرہ مین مہر جہانتاب درخشان ہوتا

جلوہ فرما جو کبھی بزم مین جانان ہوتا
مثل پروانہ مین اوس شمع پہ قربان ہوتا

نہ رہا دست جنون سے کبھی دامان ہوتا
گر مری جیب کے اندر سے وہ پنہان ہوتا

چھیڑ خوبان سے نکرتا دل ناشاد اگر
نہ یہہ حیران نہ پریشان نہ پشیمان ہوتا

شوخیِ چشم فسون ساز نہ مہندی دیتی
وہ کبھی [illegible] پردہ مین جو پنہان ہوتا

دل پرسوز کو پامال نہ کرتے جو حضور
کف پا مین کبھی چھالا نہ نمایان ہوتا

ہاتھ رندون کے جو اے شیخ حرم چل جاتے
جیب رہتی نہ سلامت نہ گریبان ہوتا

۱۲

حشر تک زار نہ ہوتا کبھی طوفان یہ فرو
آہ پرسوز جو مین کھینچ کے گریبان ہوتا

۹

دیوار کی وہ شکل نہ وہ رنگ ہے در کا
بدلا تپ وحشت سے یہ نقشا مرے گھر کا

سر سبز رہے آگ بگولا جو ہوا ہو
کیا کام مرے باغ مین ہے باد سحر کا

دیوان مین دو چار ورق سادہ ہی چھوڑے
مضمون کوئی ہاتھ نہ آیا جو کمر کا

کیون ڈرتے ہو دشوار نہین کام ہمارا
دل ایک ادا کا ہے جگر ایک نظر کا

بیٹھا ہے کہان چھپ کے نہ معلوم دعا ہے
گو یون نہین ملتا ہے پتا اپنی اثر کا

آہون کے دہوین سے ہین بنے گنبد افلاک
پھیلا ہے شفق بن کے لہو میرے جگر کا

ساقی ہو مے ناب ہو گلشن ہو گھٹا ہو
جیسی ہی ہوا مین ہو سمان باد سحر کا

وہ محفل خلوت ہو جہان غیر نہ آئے
پھر زانوئے دلدار ہو تکیہ مرے سر کا

۱۳

رہتا نہین اک طرح طپان برق کی صورت
اے زار ہے کیا ٹھیک مرے درد جگر کا

۲۴

اس دل کا الٰہی کوئی پرسان نہین ہوتا
دشمن تو الگ دوست بھی خواہان نہین ہوتا

کس روز بپا آنکھ سے طوفان نہین ہوتا
فریاد سے کب حشر نمایان نہین ہوتا

وحشت مین یہ کب رشک بیابان نہین ہوتا
آباد یہ کس دن دل ویران نہین ہوتا

دل کب رہ وحشت مین پریشان نہین ہوتا
کب جلوہ دہ تخت سلیمان نہین ہوتا

کب دل شرر آہ سے بریان نہین ہوتا
کب داغ قمرن سے نمایان نہین ہوتا

کیون پیش نظر جلوۂ جانان نہین ہوتا
آباد کبھی یہ دل ویران نہین ہوتا

دل اوسنے کبھی دست و گریبان نہین ہوتا
کب ہاتھ مین میرے مرا دامان نہین ہوتا

کب بام پہ اب جلوۂ جانان نہین ہوتا
اوس بزم مین دشمن کوئی مہمان نہین ہوتا

کیا جلوہ گہ یار کا نقشہ ہے فرشتو
کہتے ہین مجھے دیکھ کے چپ کیسے گھر آیکم

کہتے ہین دوا اے دل بیمار یہ ہنسکر تا
ہنستے وہ نہین دیکھ کے مجھ زار کی حالت

کیا تری طرح وہ بھی تنگبر سے بھرا ہی
بہ جاتے ہین بن بن کے لہو لخت جگر کے

کیون بند تڑپنے سے ہے بجلی مری آگے
کیا چھپ گیا دیکھ کے نور رخ انور

خون دل عشاق کیا کرتا ہے وہ زور
وحشت مین کہٹکتے خلش غم تو ہین لیکن

خورشید تو چھپ جاتا ہے ہر روز فلک پر
ہین یان کی طرح لوگ وہان بھی تری جانب

کیا وجہ فروغ مہ تابان نہین ہوتا
کمبخت کا پورا کوئی ارمان نہین ہوتا

وحشت مین کوئی کار نمایان نہین ہوتا
کس روز مرا چاک گریبان نہین ہوتا

کس روز فروغ مہ تابان نہین ہوتا
فردوس مین سنسان بیابان نہین ہوتا

جنت مین تو ایسا کوئی سلطان نہین ہوتا
کیا حشر مین تیرا کوئی پرسان نہین ہوتا

اس درد کا ہمسے کوئی درمان نہین ہوتا
پھیکا کبھی زخمون سے نمکدان نہین ہوتا

کیون تیر ترا سینہ مین مہمان نہین ہوتا
سینے مین مرے گنج شہیدان نہین ہوتا

کیون ابر مرے سامنے گریان نہین ہوتا
کیون تیرے مقابل مہ تابان نہین ہوتا

حیرت سے کبھی سر بگریبان نہین ہوتا
سینے مین ترے تیر کا پیکان نہین ہوتا

یہ داغ وہ ہے جو کبھی پنہان نہین ہوتا
محشر مین مرا کوئی بھی پرسان نہین ہوتا

غمگین ہون حراسان ہون پریشان ہون شگفتہ

۱۴	اسے زار مرے درد کا درمان ہنین تونا	۱۲

بعدِ فنا ملال ہے بیمارئ یار کا — رتبہ بڑھا ہوا ہے ہمارے غبار کا

آیا ہے میکدے پہ جو ابر آج جھوم کر — نم لیجئے اوڑ نجائے مئے خوشگوار کا

دل مین خیالِ وصل جگر مین ہی سوز عشق — دِل اختیار کا نہ جگر اختیار کا

دامان ابر مین ہو نہان برق تبسم ہے — دیکھے کبھی جو رنگ دلِ بیقرار کا

وہ رونق چمن ہے کہ ہر شاخ گل مین آج — جوبن بھرا ہوا ہے عروس بہار کا

اوٹھتی نہین نظر بھی زمین سے ضعیف ہے — کشتہ ہون مین کسی نگہ شرمسار کا

ہر تختۂ چمن ہے بنا رشک باغ خلد — نکھرا ہوا ہے رنگ عروس بہار کا

اوڑ جاؤن برگ گل کیطرح وہ نحیف ہون — جھونکا لگے کہین جو نسیم بہار کا

وہ ہون سیہ نصیب جو مر کر ہون دفن مین — روشن کبھی چراغ نہو گا مزار کا

سینے مین مثل برق تڑپتا ہی رات دن — فرقت مین رنگ ہے یہ دلِ بیقرار کا

اب روٹھنے لگا ہے عبث بات بات پر — مشکل سنبھالنا ہے دلِ بیقرار کا

۱۵	کافی ہے روشنی ہمین داغ جگر کی زار لیجائیے چراغ اوٹھا کر مزار کا	۱۳

آے اسے دیکھا اوسنے جہانکا اہتما کا — آئینہ مین حاصل ہے تماشا دوسرا کا

دیکھے جو اشارہ نگہ ہوش ربا کا — بجلی بھی بنے نقش تمہارے کفِ پا کا

مہندی نہین اوس شوخ کے ہاتھون مین لگی ہے — یہ بہ کے بنا خون جگر رنگ حنا کا

بے صبر نالون کی فریاد گئی عرش برین تک — پھر شور اوٹھا خیر ہو آواز درا کا

یہ رند بلا خیز قیامت کے بنے ہین — ڈر ہے نہ بھی واعظ نہ اوڑا لین تو ادا کا

سو بار گئی عرش پہ سو بار پھر آئی
آوارہ ہے کیا ٹھیک غریبوں کی دعا کا

اغیار سے کی آج مری اوس نے شکایت
کچھ دیر تو لازم ہے کروں شکر خدا کا

برگشتگیٔ طالع ہے تدبیر میں اپنی
تقدیر میں بل ہے کچھ ہوش ربا کا

یہ بندۂ زار وہ ہیں طالب عقبے
رتبہ ہے زیادہ امرا سے فقرا کا

کانٹون سے بنایا اوسے غربال کی صورت
ہے رنگ نیا آج ہمارے کف پا کا

ارمانون کے مدفن ہیں جدھر آنکھ اوٹھا
دل ہے کہ مرقع ہے مزار شہدا کا

آئے ہیں بنائے ہوئے منہ بہر عیادت
رتبہ کہیں بڑھکر ہے مری بزم عزا کا

۱۶ کعبے میں بھی بہکے ہوئے پڑتے ہیں قدم آج
کیا حال ہے اے زار ترے لغزش پا کا ۷

میرے مرنے سے پریشان اسقدر عالم ہوا
کانپ اوٹھا چرخ اک زمانہ درہم و برہم ہوا

آہ جب کھینچی شب فرقت میں تو غم کم ہوا
دود آہ آتشیں کافور کا مرہم ہوا

نوح کا طوفان اوٹھا آفت میں اک عالم ہوا
جوش پر جب دم ہمارا دیدۂ پرنم ہوا

مرگ دشمن کا تمہیں ہمکو تمہارے غم کا غم
تم کو اوسکا غم ہوا اور ہم کو اسکا غم ہوا

پھر گھٹا چھائی چھلکنے پھر لگے جام شراب
زاہدوں پر پھر شکست توبہ کا عالم ہوا

کب یہ تابان تقابل تیرے چمکا چرخ پر
کب ترے آگے فروغ نیر اعظم ہوا

۱۷ کیا شب وصلت کوئی بے اعتدالی ہو گئی
زار جو تم سے مزاج یار یون برہم ہوا ۵

وہ بھی دن یاد کر جب تھا زمانا دل کا
دیکھو اچھا نہیں نظروں سے گرانا دل کا

اور حسن کے گیرا نیچ سوا ہوتا ہے
اب کبھی یاد کرینگے نہ زمانا دل کا

آئینہ ہین مری خاطر سے ذرا دیکھہ تو لو — تاکہ کچھہ تمکو بھی معلوم ہو آنا دل کا
ہمیہ اسطرح جو بیداد کیا کرتے ہو — کسو لئے دین مین جائز ہے ستانا دل کا

۱۴ — حضرت زار بنی بات بگڑ جائینگے
نہ کہین آپ کبھی اُو لئے ہنسانا دل کا — ۱۵

برق ہوگا ترے مقابل کا — شرر اوٹھا جو آتش دل کا
کون کہتا ہے گردش تقدیر — پیچ ہے یہ مری سلاسل کا
جھلملی شام ہی سے ہے شب وصل — رنگ دیکھو یہ شمع محفل کا
حسرت و یاس و غم مین عمر کٹی — کبھی نکلا نہ حوصلا دل کا
دیکھکر نور عارض انور — گھٹ گیا اوج ماہ کامل کا
دوڑ کر خود وہ میرے گھر آئے — ہے کرشمہ یہ جذب کامل کا
ماتم قیس سمجھو دیکھو گر — کوئی پردہ سیاہ محمل کا
برق کی بے سبب نہین شوخی — اسنے انداز اوڑا لیا دل کا
آج اونہین کھینچ کر اِدہر لائے — ہے ارادہ یہ جذب کامل کا
خود بخود تن مین کر رہا ہے جوش — کون پیاسا ہے خون بسمل کا
شور وحشت نے کر دیا وہ گم — نہین کوسون نشان منزل کا
کانپ اوٹھے آسمان پر مریخ — ہتکھنڈا دیکھہ لے جو قاتل کا
دشت وحشت مین ہوش آجائے — لگے جھٹکا اگر سلاسل کا
تیغ جانان نے کر دیا چلتا — آج ارمان مٹ گیا دل کا

ہوگئے زار خاک ہم افسوس

۱۹	کس سے اٹھا معاملا دل کا	۵

اسطرح تیر یار جگر سے اتر گیا
بدلی یہانتلک مری صورت فراق مین
شل فغان تڑپ کے مرا دم نکلگیا
پہلے کہان تھے ہمین یہ آفت کا ولولے

دل دیکھتا رہا کہ کہین تہاک دھر گیا
سایہ کو اپنے دیکھکے مین آپ ڈر گیا
اچھا ہوا عذاب کٹا درد سر گیا
اونکا خیال دل کو مرے شوخ کر گیا

۲۰	اے زار آو چلکے لگا بین شراغ کچھ زاہد کہان کو آج ہے تہامے جگر گیا	۵

شور اوٹھتا نہ جہا ین نہ کہین شر ہوتا
سا قیا خم کے اوٹھانیکی کسے ہے طاقت
قبر بنتی نہ مری اور نہ اوٹھتا تابوت
سیر تھی شیخ جو اس شکل سے گھر کو جاتے

گر مرے ہاتھہ مین میرا دل مضطر ہوتا
بوے گل سے بھی سبکتر کوئی ساغر ہوتا
ڈوب جاتا جو مین دریا مین تو بہتر ہوتا
ہاتھہ مین جام سبو آپکے سر پر ہوتا

۲۱	قتل کرتے جو مجھے وہ نگہہ ناز سے زار کیون مین اسطرح سے منت کش خنجر ہوتا	۱۱

چھوڑینگے نہ اک تار بھی باقی مری تن کا
مرتے ہین ملایک ترے انداز سخن پر
اک تختہ تابوت سمجھتا ہون زمین کو
اس چاہ مین گولا کھہ جگہہ ہو گڑہن کہا ین
سو بار تو ہمنے تجھے میخانے مین دیکھا
ہے خندہ گل لوٹ تبسم پہ تمہارے

رہتا ہے لحد مین مجھے ڈر دزد کفن کا
شیدا ہے زمانہ ترے بیساختہ پن کا
چادر یہ فلک کی مجھے دہوکا ہے کفن کا
بوسہ مجھے لیکن نہ ملا سیب ذقن کا
گیا ٹھیک ہے اے شیخ تری چال چلن کا
انداز زمانے سے نرالا ہے سخن کا

سمجھو وہی گھر ہے کہ جہاں رات بسر کی
ہوتا نہیں کچھ ٹھیک غریبوں کے وطن کا

پیدا کبھی ہوتا ہے جو الوان کے مقابل
بگڑا ہے خمیر آج کچھ اس چرخ کہن کا

کیفیت گل دیکھے کوئی باغ مین اوسکی
رشک رگ گل خار ہے جس گل کے چمن کا

وعدہ یہ کسی روز بھی آیا نہ مرے گھر
کچھ ٹھیک نہین اوس بت پیمان شکن کا

۲۲	داماں فلک مین جو چھپا مہر قیامت ہے زار کرشمہ یہ ترے داغ کہن کا	۷

پس فنا جو وفا کا مری خیال ہوا
نہ پوچھو جو تپ فرقت سے اونکا حال ہوا

تمام غم شب فرقت کے اپنے دور کیے
جو اختلاط تمہارا شب وصال ہوا

تپ فراق سے چھوٹا بری ہوا غم سے
وصال یار سے بڑھکر مجھے وصال ہوا

نکالا سر تو وہین منہ کی کھا کے پست ہوا
اوٹھا جو حشر تو ٹھوکر سے پائمال ہوا

پھرایا گردش قسمت کیطرح اٹھ کر پھر
تمہاری زلف کا سودا مجھے وبال ہوا

ہوا جو مست تو رتبہ ملا فقیری کا
شراب پی کے مین اک صاحب کمال ہوا

۲۳	لگائی تیغ جو اے زار اوسنے سینے پر صدا یہ زخم نے دی خون مرا حلال ہوا	۱۱

جسکو چومین گے وہ غنچہ سا دہن ہے کسکا
جسکی ہم سیر کرین گے وہ چمن ہے کسکا

آج ماتم یہ تہ چرخ کہن ہے کسکا
اے جنون خیر ہو یہ رنج و محن ہے کسکا

دیکھکر چادر افلاک کو آتا ہے خیال
موتیون سے جو بھرا ہے یہ کفن ہے کسکا

نشۂ عشق سے ہر وقت جھکی رہتی ہین
میری آنکھون مین یہ بیساختہ پن ہے کسکا

اونکے فتنون نے اوٹھائی یہ قیامت سر پر
حشر خود پوچھ رہا ہے یہ چلن ہے کسکا

کبھی میخانے مین پہونچا کبھی مسجد مین گیا
شیخ یہ چال چلن تیرے سوا ہے کسکا

اچھون اچھون کے جو یون ہوش اوڑا دیتا ہے
سچ بتا حشر اوٹھایا یہ چلن ہے کسکا

اونکے کوچے مین قیامت کی اوداسی ان کو ہے
حسرتین روتی ہین یہ رنج و محن ہے کسکا

اہل دنیا تمہین عبرت نہین ویرانے مین
جانتے ہو کہ زمانہ یہہ وطن ہے کسکا

نرگس مست کہڑی جہوم رہی ہین ہر سو
انتظار آج جوانان چمن ہے کسکا

۲۴

چھوڑ اس خام خیالی کو نہ پڑ آفت مین
اے دل زار تجھے رنج و محن ہے کسکا

۱۱

آئے اوسے دیکھا اسے تاکا اوسے جہانکا
اک آنکھ مین ملتا ہے ہمین لطف جہانکا

عقبے ہوئی حاصل نہ ملا لطف جہانکا
اس عشق نے رکھا نہ یہان کا نہ وہانکا

افلاک پہ پونہچا تو زمین پر کبھی آیا
ڈالا ہے مجھے چکر مین برا ہو خفقانکا

محشر مین بھی بہولے نہ رقیبون کی جفا مین
عقبے مین ہمین دھیان رہا اہل جہانکا

جب دل ہی مین نہین وہ تو بھلا قدر ہو کیا خاک
رتبہ ہوا کرتا ہے مکین سے ہی مکانکا

رکھا مجھے بے لطف بنایا مجھے زاہد
مے میری چھڑائی ہے برا ہو رمضانکا

گھبرائے ہوئے اوٹھتے ہین رنگ نرالے
کیون حضرت دل آج ارادہ ہی کہانکا

اس زلف کے سودے نے بنایا مجھے زنجیر
تقدیر کا چکر ہون مرا نام ہے ہانکا

ماہ رمضان مین بھی دیا مے کا پیالا
لازم ہے مجھے شکر کرون پیر مغانکا

نالے جو مین کرتا ہون تو فرماتے ہین ہنسکر
خاموش رہین آپ یہ جھگڑا ہے کہانکا

۲۵

اک حال یہ رہتا نہین دم بھر کبھی ظالم
اے زار ہے کیا بھیک ترے درد نہانکا

۶

آشیان پہونکا ہے کیون مجہہ خانمان برباد کا
یعنی فصل گل مین بارو کیا لیا صیاد کا

ہے دہوان یہ آسمان آہ دل ناشاد کا
صور اک ادنیٰ سا آلہ ہے مری فریاد کا

ہر رگ گردن کی میری سخت جانی دیکہہ کر
مُردنی سی چہائی موہنہ فق ہوگیا جلاد کا

جوش وحشت مین نہ پوچہو کچہہ دل وحشی کا حال
ٹکڑے کر دیتا اگر ہوتا قفس فولاد کا

خوف سے کرنا پڑا اونکے مجہے ضبط فغان
ورنہ ہلتا یہ عرش اعلیٰ میری اک فریاد کا

۲۶	آجکل ہندوستان مین فخر گیتی سے خطاب زار ہے عرش برین رتبہ مرے اوستاد کا	۸

محفل سے جو دورتہ کہڑا اٹھا
مین تہا کہ عدو کا مدعا تھا

پامال اسے کیون کیا ہے تمنے
یہ دل نہ تہا مخزن وفا تہا

اچھا ہوا آگئی جو یون موت
مین زیست سے سیر ہوچکا تہا

کیونکر نہ وہان بھٹکتا پہرتا
ساتھی میرا دل سا بےوفا تہا

رنگت تہی اودا اس وجہ سے
دامن مرے خون سے بہرا تہا

دل لیکے نہ بات پوچہی پہر کچہہ
ظالم یہ [illegible]

کل اونکی [illegible]
[illegible] دیدہ آرزو کہلا تھا

۲۷	نالے جو کیے تو ہنسکے بولے کیون حضرت زار آج کیا تہا	۸

بیخود ہون افاقہ مجہے ایدل نہین ہوتا
مقتل مین بہی نظارہ قاتل نہین ہوتا

قابو مین ہمارے یہ کبہی دل نہین ہوتا
کچہ لطف نہین زیست کا حاصل نہین ہوتا

صدمون سے افاقے مین کبہی دل نہین ہوتا
کیا سیر ہے اوس بزم مین شامل نہین ہوتا

کیا وجہ تیرے رُخ کے مقابل نہین ہوتا
کیون آج فروغ مہ کامل نہین ہوتا

صیادونے کیا ذبح کئے طائر گلشن
کیون باغ مین اب شور عنادل نہین ہوتا

اظہار تمنا کی یہ ضد ہے کہ کبھی مین
اوسسے نگہ لطف کا سائل نہین ہوتا

ہرچند یہ راتون کو نکلتا ہے چمک کر
پر اونکے برابر مہ کامل نہین ہوتا

۲۸
ہے زار کیا ضبط فغان خوف سے اونکے
ہرچند کہ قابو مین مرا دل نہین ہوتا
۷

فراق گیسوئے پرخم مین پیچ وتاب رہا
تمام رات شب غم مجھے عذاب رہا

تمام عمر مرے دل کو اضطراب رہا
جہان رہا وہان آوارہ وخراب رہا

وہ رند ہون کہ پس مرگ بھی ہوس نگئی
مزار مین بھی خیال خُم شراب رہا

شب وصال رقیبون نے کیا فریب تو دئے
رہا فقط تو میرے حال پر عتاب رہا

یہ خوف ہے کہ جہان مین کہین نہو اندھیر
تمہارے رُخ پہ جو دو چار دن نقاب رہا

ضرور غیر کے گھر وہ کرینگے رات بسر
جو آج برج مین [illegible] کے ماہتاب رہا

۲۹
جو اونکی [illegible] تو یا تھا
تمام رات مجھے زار پیچ وتاب رہا
۱۶

جو روز حشر تمہارا گناہگار آیا
عذاب نار بھی کرتا ہوا پکار آیا

تڑپ کو چین نہ اک دم تہ مزار آیا
قرار کو نہ کبھی عمر بھر قرار آیا

مرے مزار پہ ہمراہ غیر یار آیا
خزان کو ساتھ لیے موسم بہار آیا

اُمید وصل مین جب زار دلفگار آیا
تو ہنسکے بولے چلو اور اک شکار آیا

تمہارے ساتھ رقیب سیاہ کار آیا
دل حبیب سے ملتا ہوا غبار آیا

شب دعا نہ اثر کو مرے قرار آیا
ہزار بار گیا اور ہزار بار آیا

فراق میں سبب زیست ہی عذاب اپنا
اوٹھا جو درد جگر سے مجھے قرار آیا

اثر کا پر نہ کسی جا لگا پتہ اسکو
تمام عرش پہ نالہ مرا پکار آیا

زمین سے تا بفلک چھا رہی ہے ہا ہو سی
الٰہی خیر ہو یہ کون سوگوار آیا

خزان ہے ساتھ تو برق و شرار ہین ہمراہ
عجب طرح سے مرا موسم بہار آیا

یہ بے سبب نہین آثار رنج چہرہ پر
ضرور ہی کہ ترے دل مین کچھ غبار آیا

یہی دلیل مجھے یکدلی کی کافی ہے
شراب آپ نے پی اور مجھی خمار آیا

جھکی ہین خوشۂ انگور پھر تسلیمات
یہ کون گلشن عالم مین بادہ خوار آیا

نہین خبر کہ جلا کسکا آشیان صیاد
جو صحن باغ سے اوڑتا ہوا غبار آیا

پکار اوٹھا مرا خرمن یہ مال حاضر ہی
جو اونکی آتش رخ سے کوئی شرار آیا

۸	تڑپ تڑپ کے بنے بیقرار سرتا پا عجیب شکل سے نزار آپ کو قرار آیا	۳۰

شب الم تھا وہ جوش گریہ لہو بہا نکلے آب تن کا
نہ ایک قطرہ بھی خون کا نکلے جو لین وہ نشتر رگ [illegible]

کبھی جو تڑپون زمین پہ آکر تو چرخ ہفتم کو کانپ اوٹھاؤن
جو آئے وحشت تو چیخ اوٹھون جگر کرون [illegible] تن کا

نہین خبر مجکو کون ہون مین یہ جوش وحشت نے گم کیا ہی
نہ کچھ پتہ ہیرے نام کا ہے نہ [illegible] کچھ مرے وطن کا

جو ہوکے گم کاروان تن سے بجسب قسمت مثال [illegible]

ہزاروں دل جسمیں ڈوبتے ہیں پتہ نہیں اوس چہ ذقن کا
جو روے روشن کو دیکھ پائے تو شرم سے ماہ ڈوب جائے
فسردہ ہو چاندنی سمٹ کر جو عکس دیکھے ترے بدن کا
زمین ہے چھوٹا سا ایک تختہ کسی کے تابوت کی علامت
فلک کو دیکھا تو میں یہ سمجھا نشان ہے چادر کفن کا
جو دو قدم تم ہوئے خراماں فلک ہلا کانپ اوٹھے ملائک
زمین سے تا آسمان ہے قائل تمام عالم ترے چلن کا
جو روے انور کو اونکی یوسف بھی بھول کر زار دیکھ لیتا
زمین پہ غش کھاکے لوٹ جاتا نہ رہتا کچھ ہوش تن بدن کا

۳۱

انکار وصل جاناں تو مجسے گر نکرتا
دریا میں ڈوبتا کیوں کیوں اتنے غوطے کہاتا
آتش کا خوف ہوتا دوزخ میں گر نہ مجکو
گھبرا کے کیوں نکلتی گھر سے مرے شب غم
خود پہونچتا تڑپ کر میں تھی وہ بیقراری
چھوٹی سی رات تھی کل ارمان ہی دل میں لاکھوں

چپ ہو کے بیٹھ جاتا میں اتنا شر نکرتا
دانتوں سے اونکے دعوائے گوہر اگر نکرتا
میں چشم خونفشاں سے دامن کو تر نکرتا
گر اتنا تنگ اوسکو درد جگر نکرتا
آنے میں اتنی جلدی گر نامہ بر نکرتا
اس رات کو خدا اچھا یارب سحر نکرتا

۳۲

کرتے نہ تنگ مجکو روز فراق گر وہ
میں زار ادھر کی دنیا ہرگز اودھر نکرتا

۵

عشق دل سے ترا اوٹھ گیا سو پچان نگیا
کسکو سکتہ ہو اد یکھ کے روے انور

سر سودا نگیا خواب پریشان نگیا
کون ہے وہ جو تری بزم میں سے حیران نگیا

وحشت کی خاک نہ کس روز اڑائی مینے
کون سے روز مین جنگل مین پریشان نگیا

ہر بشر تیرے تصور مین رہا مست خیال
ذکر تیرا کبھی اسے گیسو پیچان نگیا

۳۳

زار اک عمر کٹی چاک ہوا دامن زیست
پر کبھی دل سے خیال رخ تابان نگیا

۵

قبر مین دھیان رہا بادیہ پیمائی کا
بعد مردن بھی نہ سودا گیا سودائی کا

جب مزار شہدا کی کہین دیکھی ظلمت
یاد عالم ہمین آیا شب تنہائی کا

کیون شب غم کی مقابل ہے تری زلف سیاہ
اسکا کیا قصد ہے کچھ معرکہ آرائی کا

اک نہ اک روز لحد ہی مین سونا ہی ضرور
یاد عالم نکرین کیون شب تنہائی کا

۳۴

کیونہ شاعر تجھے ای زار کہین بلبل ہند
دور تک پھیلا ہی شہرہ تری گویائی کا

۵

دل پر داغ کو مین تختہ گلشن سمجھا
تن زخمی کو مین اک پہولونکا گلبن سمجھا

سخت تھی چوٹ جو کہائی جگر و دل نے مرے
تیرے جوبن کو مین دو سنگ فلاخن سمجھا

جوش وحشت نے بڑھائی مری ہمت یا نتک
ہفت افلاک کو اک پردہ دامن سمجھا

خاکساری مین بھی اسد دل کی تعلّی نگئی
شجر طوبی کو اک شاخ نشیمن سمجھا

جب قیامت مین چہپ کر نکل آیا یہ زار
مہر محشر کو مین داغ دل روشن سمجھا

۳۵

ردیف بای موحدہ

۱۲

غرض نہ گل سے ہمین ہی نہ خار سے مطلب
اگر ہے کچھ تو ہوئے اوس گلعذار سے مطلب

چہل پہل نہ زمانے کی دیکھنے پائے
نہ نکلا سادگیِ سوز گار سے مطلب

نہ اہلِ بزم کو ساقی سے کچہ ہوئی تکرار
نہ جام سے کو رہا بادہ خوار سے مطلب

یہ انقلاب زمانے کی خوبیان دیکہیے
کہ شاہ کو نہین رہتا شکار سے مطلب

مین چاہتا ہون او نہین چاہتے ہین وہ مجکو
غرض نہ گل سے ہمین ہے نہ خار سے مطلب

کسی نے دلکا فسانا کہا تو یون بولے
ہمین نہین ہے کسی بیقرار سے مطلب

شب فراق او نہین پیچ و تاب رہتا ہی
جنہین ازل مین ہوا زلفِ یار سے مطلب

رہا ہے عارض خوبان پہ بنکے گرد ملال
پس فنا ہی نکلا غبار سے مطلب

نہین ہے رند کو جب واعظِ خدا سے غرض
عبث ہے شیخ کو پہر بادہ خوار سی مطلب

شب وصال کدورت کو دل سے دور کرو
پڑئے خدا نہ کہو اب غبار سے مطلب

شب فراق وہین پائمال کر دیتی
اگر نہوتا مجھے زلفِ یار سے مطلب

۳۶	شب فراق مین اے زار بیکسی کو مری اگر ہے کچہ تو غمِ ہجر یار سے مطلب	۶

تہوڑی پلائے مجکو جو وہ نوجوان شراب
تجسے بہت نہ مانگون مین پیر مغان شراب

یہ ولولے رہینگے نہ رندون کے ساقیا
ہے موسم بہار تلک میہمان شراب

جو دیکہتا ہے ہنستا ہے رندون کے حال پر
لائی کہان سے خاصیت زعفران شراب

کہتی ہے باغ مین ہی بلبل پکار کر
پیتا ہے عشق گل مین پئیے باغبان شراب

اک رند پر ہوس ہون دعا ہے مری یہی
بہر دے خدا زمین سے تا آسمان شراب

۳۷	عشاق پر جو بارشِ تیر نگاہ ہے اے زار پیکی آیا وہ ابرو کمان شراب	۵

داغ جگر کو دیکھ کے ڈرتا ہے آفتاب
اوس شعلہ رو کے حسن سے ڈرتا ہے آفتاب
دہشت سے شکل بید لرزتا ہے آفتاب
سو سو طرح کے رنگ بدلتا ہے آفتاب
کہتا ہے کون اوٹے اوٹھا یا نقاب کو
دامان ابر سے نکل آیا ہے آفتاب
رہتا ہے یون طپان جو تپ غم کی آگ سے
اس شعلہ رو کی یاد مین جلتا ہے آفتاب

۳۸
ملتی نہین مگر شرر عشق سے نجات
گو نزار لاکہہ طرح سنبہلتا ہے آفتاب

ہوگیا ہے شیخ بہی اب مست پی پیکر شراب
مانگتا پہرتا ہے ہم رندونسے اک ساغر شراب
مین زہ میکش ہون جو اپنے ہاتہہ اوٹھاتا ہون کبہی
آسمانسے حورین اکثر آتی ہین لیکر شراب
خوب ہی کہل کہیل کر زاہد ہوا محو جمال
میکدے مین پیگیا جو آکے اک ساغر شراب
واعظا گلشن مین پہر اودی گہٹائین چہا گئین
ہو گئے مدہوش مین پہر رند پی پی کر شراب

آج اوس مست شراب حسن کی آمد ہی نزار
ساقیا انگور کی بہتر سے ہو بہتر شراب

۳۹ ردیف باے فارسی ۷

حال تو آکے کبہی پوچہین مرا پیار سے آپ
چہیتے پہرتے ہین عبث طالب دیدار سے آپ
آنکہہ اوٹہائین تو بپا شور قیامت ہوا ہی
حشر آجاے نقاب اوٹہائین جو رخسار سے آپ
خواہش بوسۂ ابرو نہ کبہی جائیگی
گر گلا کاٹتے زاہد میرا تلوار سے آپ
ہم کو تنگی طرح پہینک کے کم ظرفی سے
صفت شیر و شکر ملتے ہین اغیار سے آپ
عمر تو طے ہوئی للہ بروز محشر
مجہکو محروم نہ کہین کہین دیدار سے آپ

رہگئی ہائے یہ حسرت مرے دلمین باقی | حال پوچھا نہ کبھی تمنے مرا بیمار سے آپ

۴۹

ہنے مانا کہ نہو گا کوئی مجھہ سا اب زار
جسم کو میرے مشابہ نکرین بیمار سے آپ

۷

چپ شب وصل نہ ہو جائیے آپ | کچھہ تو مجھہ زار سے فرمائیے آپ
کٹ گئی عمر مری فرقت مین | اب تو اسطرح نہ ترسائیے آپ
لوٹیے لطف وصال آج کی رات | اسقدر یار نہ شرمائیے آپ
ہم نہ سمجھینگے کبھی اے ناصح | جائیے غیر کو سمجھائیے آپ
پیچھے ہونا مرے ناصح ناصح | پہلے موںہہ اپنا تو بنوائیے آپ
مین کوئی دیو نہین ہون صاحب | یون شب وصل نہ گبھرائیے آپ

ہم بھی اے زار کرینگے اب کوچ
جائیے آج چلے جائیے آپ

۴۱ ردیف ثاے فوقانی ۱۰

اتنی تشویش ہے کیون ای دل زار آچکی رات | ہم نکالینگے ترے دل کا غبار آچکی رات
کچھہ عجب زور و نہہ ہے یہ دل زار آچکی رات | عرش پر پہونچا تڑپ کر کئی بار آچکی رات
شاید اوس زلف معنبر کا پڑا ہے سایہ | ہے یہ کیا وجہہ کہ ہے تیرہ و تار آچکی رات
اونکو جانا تہا گئے پر یہ ستم کرکے گئے | لے گئے دل سے مرے صبر و قرار آچکی رات
دامن ابر مین چمکی جو کہین برق طپان | مین یہ سمجہا کہ نہہ اجلوۂ یار آچکی رات
تپک رہا ہے جگر عاشق بیتاب یہان | اوڑ رہے ہین مرا مشتعل سے شرار آچکی رات

عمر بھر پھر کوئی موقع نہ ملے گا ایسا
کیون نہ لوٹین تیرے جوبن کی بہار آجکی رات

تنگ آیا ہون شب غم سے دعا کرتا ہون
اوسکے کوچے مین ہے بستر زار آجکی رات

جوش وحشت مین بھلا صبر کی طاقت کیسی
ہم اوڑا دینگے گریبان کے تار آجکی رات

۴۲

کیون نہون آتش غیرت سے سراپا آتش
غیر کے گھر مین وہ مہمان ہین زار آجکی رات

۸

گھر غیر کے یارب کہین جائے شب فرقت
صورت سے مجھے پھر کہ نہ دکھلائے شب فرقت

اب جان ہی لیکر کہین جائے شب فرقت
پھر ہو نہ سبب مجھے پھر کہ نہ دکھائے شب فرقت

وہ وعدے پہ اپنے جو نہ آئے تو نہ آئین
ای کاش مجھے صبر ہی آجائے شب فرقت

پژمردہ ہوا غنچۂ دل اسکے اثر سے
کچھ اور شگوفہ نہ کھلائے شب فرقت

تقسیم ازل مین جو ہوئی رنج و مصیبت
حصے مین پڑی میرے بلا ہائے شب فرقت

پائی جو تصور مین اونہین دیکھ کی تسکین
یاد آئی بہت پھر تو جفا ہائے شب فرقت

ڈھارس تو بندھی دل کی شب ہجر کسی طرح
جگنو ہی چمک کر نظر آئے شب فرقت

۴۳

ای زار شب ہجر مین کہتا ہون یہ ہر دم
پیدا اسے کرتا نہ خدائے شب فرقت

۸

کوٹھے پہ سویا ناز سے قاتل تمام رات
قربان ہوا کیا مہ کامل تمام رات

وعدہ پہ اپنے کل جو نہ آیا دغا شمع رو
سونی پڑی رہی مری محفل تمام رات

سویا ہون مین جو چاہ زنخدان کی یاد مین
دیکھا ہی خواب مین چہ بابل تمام رات

دریا پہ میکشی کو جو آیا وہ ماہرو
مانند کہکشان رہی ساحل تمام رات

بیخود تصور گل عارض مین دل رہا
کاٹا کیا بہشت کی منزل تمام رات

کالا پہاڑ کاٹتا ہے رات ہجر کی
سختی میں کٹتی ہی رہی اے دل تمام رات

مستِ خیالِ چشم پری دل تمہارا تھا
کیفیت شراب تھی حاصل تمام رات

۴۴	اوس شعلہ رو کی یاد میں اے زار دیکھنا تڑپا ہے مثل برق و شرر دل تمام رات	۶

ہم وفادار اگر ہیں تو ہمیں یار بہت
مال اچھا ہے ہمارا تو خریدار بہت

رنگ پر آئی نہ کیوں آبلہ پائی اپنی
ہمکو صحرا ہے مغیلان میں بہت خار بہت

اسقدر ناز نہ کر حسن پر اپنے اے شوخ
تجھسے اچھے ہیں زمانے میں طرحدار بہت

وہ بھی حیران ہیں کہ کس کس سے لگا بیٹھے ہیں جی کو
ایک تو آپ سے بنے اور خریدار بہت

یہی مرضی ہے تمہاری تو چلو یونہیں سہی
ہمکو دلدار بہت تمکو خریدار بہت

اے فلک کیوں ہمیں باتوں میں اوڑاتا ہے تو
تجھسے دیکھے ہیں زمانہ میں فسوں کار بہت

ایک پیدا نہیں ہوتا تری آنکھوں کا جواب
یوں تو اس باغ میں ہیں نرگس بیمار بہت

سب سے بڑھکر ہی رہی خرابی اپنی
ہمنے دیکھے ہیں فن عشق کے شہر یار بہت

	اب بھی کیا بر سر الطاف نہ وہ آئینگے کر چکے جور و جفا تمپہ وہ اے زار بہت	

۴۵	ردلیف ثائے مثلثہ	۵

اُس حور کی ہے سجدہ دلا آرزو عبث
انسان اگر پری کی کرے جستجو عبث

رکھتے نہیں جو شیخ شراب گزک سے کام
قرآن میں پڑھتے ہیں مگر اشہدو عبث

معدوم ٹھہرا جب دہن لاجواب یار
اہل سخن کو اب نہیں ہے پھر گفتگو عبث

رہ گئی یاد وصل مین اونکی رولاتی ہی | کرتا ہے آپ ہجر نگار الہو عبث

لکہا مٹے گا بخت کا ہرگز کبھی نہ زار
کرتے ہو آپ اشک سے تم شست و شوعبث

۴۶ ردیف جیم معجمہ ۵

آئی ہی موت پوچھنے مجھہ زار کا مزاج | صحت سے بدلا آپ کے بیمار کا مزاج
قاتل سر نیاز سے اوٹھہ اوٹھہ کے راہ مین | فتنے ہین پوچھتے تری رفتار کا مزاج
رہتی ہمیشہ ضد سی ہی تیوری چڑھی ہوئی | اوس برق نور کو ہے ملا نار کا مزاج
کل شب کو لین تھی مینے بلائین جو خواب مین | بگڑا ہے اونکے گیسوئے خمدار کا مزاج

جب سے کسی نے سر پہ چڑھایا ہی اوسکو زار
ملتا نہین ہے طرۂ طرار کا مزاج

۴۷ ۷

اوس پری کی یاد مین ہر صورت بنا دیوانہ آج | قابل تصویر ہے کیفیت تنجانہ آج
مٹ گیا اس پردۂ دنیا سے الفت کا نشان | ہو گیا لبریز میری عمر کا پیمانہ آج
بزم مین اوس شمع رو کی آمد آمد کا [illegible] | جل رہا ہے طائر دل صورت پروانہ آج
دامن محشر کی وحشت مین اوڑا ایسی [illegible] | بیخودی مین کام آئی ہمت مردانہ آج
دل کسیکا زیر مدفن ہو بلا سے [illegible] | وہ خرامان شوق سے آجائین بیباکانہ آج
فتنۂ رفتار نے برپا کیا تیر [illegible] شر | جسطرف دیکھا ہمین آیا نظر ویرانہ آج

بعد مدت [illegible] ہوا رونق فزا وہ شمع رو
کیون [illegible] شن زار اوس سے ہو مرا کاشانہ آج

۴۸	ردیف حاے حطی	۹

چلا تھا جذبۂ دل تیر جانستان کی طرح
وفور شوق سے پھر کھنچ رہا کمان کیطرح

وہ بیقرار ہون باغ جنان مین بھی شب وصل
تڑپ تڑپ کے رہا مرغ نیمجان کی طرح

مثال برق نہین ہے قیام کی صورت
سدا نصیب کو گردش ہے آسمان کیطرح

ہزار فکر کرو مجھسے چھپ ہی نہین سکتی
جو تم ہو جسم کی صورت تو مین ہون جان کیطرح

زبان عجز سے خالی شب فراق نہین
قفس مین یاد ہے بلبل کو بوستان کیطرح

سنا رہی آنکھ ہے چتون کے ہین نئے انداز
نکالی آپ نے ہین یہ کہان کہان کیطرح

نگاہ خنجر قاتل سے ہٹ نہین سکتی
اگرچہ ہون مین طپان مرغ نیمجان کی طرح

ہماری آہ سے سیدھی ہوئی مثال سنان
کھنچے ہوئی تھی جو شمشیر امتحان کی طرح

۴۹	ہماری ظلمت عصیان بھی نثار آخرکار ہے چھا گئی شب فرقت مین آسمان کیطرح	۶

خجلت سے پھر جہان مین ہرگز نہ آئی صبح
صورت جو دے قمر کی اگر دیکھ پائے صبح

کرتی ہے یاد اسکی پریشان شب وصال
یارب نہ منھ کسیکو جہان مین دکھائی صبح

غارت عدو ہوا وہ یہ ملکر دعا کرین
ہوتی قبول ہے یہ سنا ہے دعاے صبح

لطف شباب حسن کو لوٹینگے جاکے ہم
سنتے ہین چل رہی تھی چمن مین صبای صبح

گلشن مین ہو رہا ہے خرامان وہ شمع رو
ہے عکس آفتاب سے بڑھکر ضیای صبح

	شام شب وصال گذرتی ہے دم مین نثار ہوتی ہے پھر تو جان پہ نازل بلاے صبح	

۵۰ ردیف خاء ۸

مین آتش فرقت سے ہوا ہون ہمہ تن سرخ
خون سرخ نگہ سرخ جگر سرخ بدن سرخ

ہین پان کی رنگت سے لب غنچہ دہن سرخ
ایسے ہین نہ یاقوت نہ ہین لال یمن سرخ

وحشت مین شرر ریز ہوئین جو مری آہین
پہگنے لگے صحرا تو نظر آئے ہرن سرخ

کیا دصبا خون پتنگون کا کیا ہے
جو شام سے تا صبح رہی شمع لگن سرخ

توڑا جو جھٹک کر نہین سر رشتۂ الفت
کیون آج ہے پھر ہو نہ یہ ترا عہد شکن سرخ

کس شعلۂ آتش کے سراپا پہ ہوا ہون
رہتا ہے تپ ہجر سے جو سارا بدن سرخ

بے جرم ہے مجھے خون سے نہلایا ہے اونسے
ڈالین مرے لاشے پہ پس مرگ کفن سرخ

وہ حور لقا آئے جو اے زار درے گھر
ہو جائے یہ غصے سے ابھی چرخ کہن سرخ

۵۱ ردیف دال مہملہ ۶

محب یا عاشق جو جہان مین نہ ملا مرے بعد
ہو گیا حشر زمانے مین بپا میرے بعد

دشمنون کو نہ رہا ہوش سر و پا کا ذرا
دوست کا حال ہوا بے سر و پا میرے بعد

جان اور دل کی بہی جائے نہ کہین سختی سے
نرم اوس بت کا ہو دل میرے خدا میرے بعد

ناز بیجا کا نہ پایا جو اوٹہانے والا
اوس پری کی نہ رہے ہوش بجا میرے بعد

شوق ایسا ہے کہ ہر صبح تری کوچے مین
پہلے مین جاتا ہون اور ہوش مرا میرے بعد

زار اس سوچ مین مرتا ہون کہ کیا ہو گا حال

دوست کا حال اگر غیر ہوا میرے بعد

۵	ردیف ڈال	۵۲

شیخ کرتے ہیں جب تماشا بھانڈ
کیا اوڑاتے ہیں تیرا خاکا بھانڈ

شیخ عالی جو آئے محفل میں
چار گز اپنے قد سے اوچھلا بھانڈ

عید آئی ہے وصل کا دن ہے
آئے مجرے کو دستہ بستہ بھانڈ

شیخ عاشق ہوا تو ہم بولے
ہے بتوں کا بھی کوئی اچھا بھانڈ

ہو مبارک کہیں خوشی سے زار
گائے اوس رشک گل کا سہرا بھانڈ

۵	ردیف ذال	۵۳

فائدہ دیگا نہ اس درد کو سر کا تعویذ
درد دل دور ہو وہ ایسے اثر کا تعویذ

صبح وصل سے میرے جو بہت ڈرتے تھے
باندھکر آئے ہیں اب خوف وخطر کا تعویذ

عمر بھر تھی جو بلاؤں کی سپر میرے لیئے
جوڑکر آئے مری گور کے گھر کا تعویذ

التجب آکے حسینان جہان میری کریں
ہاتھ آجائے اگر دست قمر کا تعویذ

پھر حسینوں کی محبت نہ کبھی میں کرتا
زار ملتا جو مجھے درد جگر کا تعویذ

۱۱	ردیف راے مہملہ	۵۴

لفظ بوسہ جو نکالیں وہ دہن سے باہر
طپش دل مجھے پہونچاے وہیں دم بھر میں
کیا تری زلف معنبر کی ہے خوشبو پہونچی
کیا ستم فصل بہاری میں کیا یہ صیاد
کیا کرون حال بیان اونسے یہ ہے عجب حسن
فصل گل میں یہ کیا ظلم بنا کیون صیاد
ہون وہ وحشی کہ بس مرگ ابھی وحشت نکلی
عید ہے آج وہ مہمان ہوے ہین میرے گھر
خوش بیان وہ ہون کہ دم بھر میں کہون شعر ہزار
زار وہ ہون کہ ہوا کا بھی لگے گر جھونکا

کیون نہون پہول کے اوس وقت میں گزار ہا ہر
کبھی وحشت میں جو نکلون میں وطن سے باہر
کیون نکل آئے ہرن دشت ختن سے باہر
قید بلبل کو کیا تو نے چمن سے باہر
حرف مطلب نہیں نکلیگا دہن سے باہر
لا کے بلبل کو کیا ذبح چمن سے باہر
پھاڑ کر ہاتھ نکل آئے کفن سے باہر
کیون مسرت میں نہون جامۂ تن سے باہر
لطف ممکن نہیں ہو میرے سخن سے باہر
روح اس تن سے نکل جائیگی سن سے باہر

۵۵	زار آنسو نرگسیں بعد فنا بھی دیکھو بجہ اشک آج نظر آئے کفن سے باہر	۹

مثل موسیٰ کے ہون غش آیگا شیدا ہو کر
حضرت دل رہ مقصود ملی دان شاید
کم یار کے مضمون لکھے تھے اومین
صفت لینے کو حسین تھے مجھے بوسہ کی ہوس
ہون وہ لاغر کہ گئے جھپٹ کے ساتھی مجھکو
قصور کا کام تھے کرنے کو مرے نالۂ دل
نکلے ارمان مرے دل کے تری مقتل میں

جلوہ دکھلاؤ اگر برق تجلی ہو کر
جلوہ کعبہ کو بھی ہو آئین کلیسا ہو کر
چھپ گیا آنکھوں سے کاغذ مری عنقا ہو کر
رہگیا یوسف دل کام مرے سودا ہو کر
راہ میں ہون میں پڑا نقش کف پا ہو کر
رہگیا حشر ترے کوچہ میں برپا ہو کر
بن کے فرہاد کوئی کوئی تمنا ہو کر

کوچہ یار مین تنہا ہے مجھے چھوڑا دل نے
ہائے کمبخت دغا دے گیا اپنا ہوکر

۵۶ | کونسی شکل ہے اے زار مرے جینے کی
آنکھ وہ مجھ سے چرا تے ہین سیجا ہوکر | ۵

تکلف سے چڑھائے پھول جاکر قبر دشمن پر
کمر باندھ ہوا اوٹھو مقتل کو آؤ میان سے کھینچو
پس مردن جو سن لینگے خبر میری دشمن سے
بڑی مشکل سے خار و خس کئے تھے جمع چن چن کر

چُبھنے کانٹے نہ اوسنے ہائے اگر بستر کفن پر
لگا دُ تیغ میرا خون ناحق ہمیری گردن پر
پریشان خاک اُڑاتے آئینگے وہ میرے مدفن پر
گری پڑتی ہے بجلی آج کیون میرے نشیمن پر

۵۷ | بیان کس سے کرون اے زار اپنا حال ورد کر
بگڑتا اور بھی ظالم مری فریاد و شیون پر | ۵

ردیف زای

دل مین ہے اوس زلف کا سودا ہنوز
اوٹھ گئے اس پردۂ دنیا سے ہم
وحشت دل کا یہ اب تک ہے اثر
ہے دل پُر سوز کی تاثیر یہ

غیر ہے وحشت مین حال اپنا ہنوز
پر نہ اوس رُخ کا اوٹھا پردا ہنوز
مجھسے ڈرتا ہے مرا سایا ہنوز
آتشین ہے دامن صحرا ہنوز

۵۸ | شعر سنکر زار تیرے اہل رشک
چپ ہین مثل ساحل دریا ہنوز | ۵

چمن مین دیکھا ہو جسنے بہار کا انداز
کسیطرح نہین پہلو مین ہے قرار سے

وہ دیکھے ہیرے دل داغدار کا انداز
عجب ہے آج دل بیقرار کا انداز

ژخ حضور پہ کیونکر نہ چہائے زلف اندہیر
جو پوچہے مجہسے تو اے ماہرو برابر ہے

اوڑا لیا مری شبہائے تار کا انداز
فلک کے جور کا اور تیرے پیار کا انداز

کبہی نہ حور و پری پر مین جان دونگا زار
کہان ہین اون مین وہ انداز یار کا انداز

۵۷ ردیف سین مہملہ ۶

کیونکر نہ میرے ورگ سے ہو آسمان اداس
پہرتا ہی ہر روش پہ جو ای باغبان اداس

ہے تجہ پہ مہربان شب مہ و ماہرو
رنگ بہار زرد ہی پہولونکا منہ ہی لال

اسد مرخیال کیا غم اعدا کا آگیا

رخصت ہو مہمان تو رہی میزبان اداس
آنکہو مین کیون ہے آج تری بوستان اداس

بن پڑتی کچہ نہین تو ہی پہ آسمان اداس
بلبل جو مرگیا ہے تو ہی بوستان اداس

جو ہین وصل مین ہو مرجہا نجان اداس

۵۸ کیا بوستان مین آج شگوفہ کہلا ہی زار ۹
پہرتا ہے ہر روش پہ جو یون باغبان اداس

توڑ ڈالا قید مین گہبرائے جب جلکر قفس
فصل گل آئی رہا صیاد کر بہر خدا

کیا کیا باد خزان نے ہائے اس گلشن کا حال
ایک سی دونون کی صورت ہی کرون کیونکر شناخت

لگ گئی سرپیٹنے کے حسرت مری اس خاک مین
کوئی اچہا پہل نہ پایا ہمنے اسکی چاہ مین

پر نہ کوئی بہی ہوا پیدا مرا فریاد رس
مرنہ جائین اب تڑپ کر دو مرغان قفس

جس طرف دیکہو پڑے ملتے ہین ہمکو خار و خس
ہے کمر یہ اونکی یا ہے یہ مرا تار نفس

درد دل کہوتا نہ ایسا تہا کوئی فریاد رس
عمر بہر باقی رہی چاہ زنخدان کی ہوس

نام بلبل کا مٹا دیتا جہان سے یک قلم
کیا کرے پر کچھ نہین چلتا ترا صیاد بس

اوج وحشت مین تڑپ کر مرغ دل پہونچا وہان
خواب مین بھی تھی بلایک کو نہ جسکا دسترس

تم تو مشہور جہان اے زار دانا تھے کبھی
دام کاکل مین پھنسے پھر جا کے کیون لیے پیش و پس

۵۹ — ردیف شین منقوطہ — ۵

بیٹھے کس فکر مین ہین یار خموش
ہو گیا مر کے تو بیمار خموش

آج دل نے وہ اوٹھائی فریاد
چپ ستم کیش بھی اغیار خموش

تیری محفل مین ہین بیٹھے اغیار
شکل نقش در و دیوار خموش

منع تم لاکھ کرو عاشق کو
پھر ہونگے لب گفتار خموش

رعب چھایا ہے سخن کا اے زار
سنکے ہو جاتے ہین اغیار خموش

۶۰ — ۵

فصل گل ہے بیچتے ہین ہر جگہہ گل گلفروش
جسطرف دیکھو نظر آتا ہے عالم سبز پوش

دختر رز کا لوٹ لو جوبن صدا دیتے ہین رند
جھومتے ہین عالم مستی مین ہر سو بادہ نوش

میری آواز در پتھر کو کر دیتی ہے آب
کیون نہون اغیار سنکر صورت ساحل خموش

دیر کیا ہے کھینچکر خنجر کرو قتل عوام
ہر طرف حاضر ہین مقتل مین تمہارے سرفروش

سیکڑون دل زار پھر ہونگے گرفتار بلا
بڑھ کے آئے گا کاکل مشکین تری گر تا بدوش

۶۱ ردیف صاد مہملہ ۵

دنیا ہین زار تم نکرو مال و زر کی حرص
انسان کی آب کہوتی ہی لعل و گہر کی حرص

قطرہ وہ تو ہے بحر وہ ذرہ تو آفتاب
لازم نہین ہے دل تجہے بر و بحر کی حرص

سمجہا ہین اب کہ رشتۂ جان نحیف کو
پہونچا ئیگی عدم مین تمہاری کمر کی حرص

پہونچون تڑپ کے عرش برین پر ہزار بار
وحشت تو کیا کریگی مرے بال و پر کی حرص

اس کہنہ سالگی پہ ہے بگڑا امیر زار
کرتا ہے آفتاب جو داغ جگر کی حرص

۶۲ ردیف ضاد معجمہ ۶

شاہ سے کام نہ افسر سے غرض
ہے گدا کو ترے بستر سے غرض

ذبح کے وقت فنا ہی کر دے
یہ ہے الگی ترے خنجر سے غرض

شوق پہونچائیگا نامہ میرا
نامہ بر سے نہ کبوتر سے غرض

پیر کو دشت نوردی سے ہی کام
سر وحشی کو ہے پتھر سے غرض

ہے ہمین جام مے ناب کی چاہ
کچہہ نہین چشمۂ کوثر سے غرض

زار ہم مست ہین اوس کوچہ کے
کیا ہمین آمد محشر سے غرض

۶۳ ردیف طاے ۶

ہے جبین کا جو آج آیا خط
ہمنے پیشانی سے لگایا خط

تمنے مجھسے جویون چھپایا خط
دیکے گل کیا جواب تو قائل
آج مسرور کیون ہو اے قاصد
دیکھکر خط مین سوز دل میرا

کیا کسی غیر کا ہے آیا خط
حلق پر سیرے گر لگایا خط
سچ بتا مجکو کس کا لایا خط
پرزے پرزے کیا جلایا خط

زار کیا کوئی پردہ دار ہین
تمنے اوس سے جویون چھپایا خط

۶۴	ردیف ظاے	۵

ہے آج دل نے عجب شر کیا خدا حافظ
گیا کا وہ صبح وصل ہاے کہہ جانا
کسی طرح نہین امید زندگی کی مجھے
عدو کے گھر جو گئے وہ تو رات بھر دل آہ

تڑپ تڑپ کے فلک پر گیا خدا حافظ
ہم اب تو ہوتے ہین رخصت ترا خدا حافظ
عجب بلا مین ہوا مبتلا خدا حافظ
تڑپ تڑپ کے پکارا کیا خدا حافظ

۶۵	جو زار کوچہ جانان کا قصد کرتا ہون پکارتا ہے دل بیوفا خدا حافظ	۵

ردیف غین معجمہ

جلتا شب فراق نہین اے خدا چراغ
وہ تیرگی بھری تھی کہ روشن نہین ہوا
کرتا ہے خون لاکھہ پتنگون کا رات کو

ای ماہ آسمان دکھا دے ذرا چراغ
مٹی کا میری کوئی اگر بنگیا چراغ
دیتا نہین کسیکو مگر خونبہا چراغ

کہہ رحم بیکسی پہ مری آج او صبا
میرے مزار کا نہ خدارا بجہا چراغ

سمجہا مین وہ نہ آئینگے وعدہ غلط ہوا
اے زار کیون ہے شام ہی سے جہلملا چراغ

۵	ردیف فاے	۶۶

کیون ہزارون ہون سخن کے اب نہ خواہان ہر طرف
بوے گل کی طرح پہیلے ہین سخندان ہر طرف

چشم روشن ہو تو آئے آدمی کو وہ نظر
جلوہ گر ہے جلوہ رخسار جانان ہر طرف

دامن محشر نہین کرتے ہین کیون ہم پہر بہی چاک
تیرے وحشی پہر رہے ہین کیون پریشان ہر طرف

آج وہ گل آئیگا کیا سیر کو گلزار مین
عیش کے اے باغبان کیون ہین یہ سامان ہر طرف

سلسلہ دیوانگی کا کہیہ نہ نکلا آج زار
عشق گیسو مین رہے ناحق پریشان ہر طرف

۱۰	ردیف قاف	۶۷

الٰہی خیر ہو کیا ہوگی انتہاے فراق
جب انتہاے قیامت ہی ابتداے فراق

خدایا غیر کے گہر ہی کہین یہ جاے فراق
نہ مجکو پہیر کے پہر منہ کبہی دکہاے فراق

ملا کے زہر بنائے طبیب شربت وصل
تو بوے گل سے سبکتر بنے دواے فراق

یہ کس غریب کے آہونکا شور برپا ہے
نکل اوہی در و دیوار سے صداے فراق

یہ فکر کیون ہے مشوش ہو کسلیے اتنے
نگاہ ناز ہے کافی پے قضاے فراق

جفا و جور سے الفت کی انتہا یہ ہے
پکارتا ہون شب وصل مین بہی ہاے فراق

شب فراق سے دم ناک مین ہوا ہیرا
مثال خار نہ کیون پھول سو کہہ کر نیجا ہین
جہان مین اور نہین ہے علاج اسکے سوا
دعا یہ ہے اسے غارت کرے خدا فراق
ہے چل رہی چمن دہر مین ہوائے فراق
جو ہے تو جام ہلاہل ہے اک دوائے فراق

جہان مین صورت عشرت کبھی ہوئی نہ نصیب
تمام عمر رہی زار ہائے ہائے فراق

۶۸	ردیف کاف	۱۰

کھینچے گا ہوا خواہ کو برباد کہانتک
قامت سے ترے ہوگا وہ پامال کسی روز
مین اونکی ہوا خواہی مین ہون نسے حاضر
نالے جو مین کرتا ہون تو فرماتے ہین ہنسکر
مدت سے تری صورت زیبا نہین دیکھی
دے بوسہ مجھے صدقہ حسن رخ انور
دم بند قفس مین ہو مرا جلد خبر لے
سب پر نظر لطف ہے ہمپر نظر قہر
ہون کشمکش نزع مین کر قتل خدارا
میرے لیے ہونگے ستم ایجاد کہانتک
ٹھہرے گا ترے سامنے شمشاد کہانتک
دیکھون وہ کرینگے مجھے برباد کہانتک
خاموش رہین آپ یہ فریاد کہان تک
اب صبر کرے یہ دل ناشاد کہانتک
امید مین دل خون ہو پریزاد کہان تک
رکھے گا ستم مین مجھے صیاد کہانتک
آخر یہ ستم اور یہ بیداد کہانتک
یہ جور و ستم او ستم ایجاد کہانتک

۶۹	دن رات ستم کرتے ہین اے زار وہ مجھپر اندوہ ستم سے کرون فریاد کہانتک	۷

بازآیا شرارت سے نہ چرخ کہن اب تک
دیتا ہے شب غم وہ ہے رنج و محن اب تک

جور وزانزل اوس رخ انور کو ملا تھا — مہتاب مین وہ نور ہے پرتو فگن ابتک
جوبن پہ ابھی ہاتھہ کسی نے نہین ڈالا — محفوظ ہے گلچین سے بہار چمن ابتک
مرنے پہ بھی کچھہ سوز دروانی نہوا کم — اک شعلہ آتش ہے ہمارا کفن ابتک
تاثیر کو کس دل سے دعا ڈھونڈ رہی ہے — پھرتی ہے پریشان سر چرخ کہن ابتک
بنجاتے ہین شمع دیکھہ کے نور رخ روشن — عاری ہے تکلم سے ہمارا دہن ابتک

۷۰ — کس شعلہ آتش کے سراپا پہ مرے ہو
اے زار جو ہے سرخ تمہارا بدن ابتک — ۵

نازک دہن ہے تنگ تمہارا یہان تلک — ہنس ہنس کے بات آتی جو دلسے زبان تلک
اللہ رے میری دل مضطر کی ہمتین — سو بار اوڑ کے پونچہہ گیا لامکان تلک
کھینچون شب فراق اگر دل سے کوئی آہ — بہہ جاے ہو کے آب ابھی آسمان تلک
وہ برق ہون کہ اپنا ہی خرمن جلاونگا — اوٹھا کوئی شرر تو گیا آشیان تلک

۷۱ — کب تک مین زار صدمۂ فرقت اوٹھاونگا
اندوہ غم سے دل مضطر کہان تلک — ۱۲

اسطرح خاک کرے گی مرا خرمن کب تک — بازآ ظلم سے برق شرر افگن کب تک
دق کریگا مجھے اے دل شہ مدفن کب تک — مضطرب رکھیگا او جان کے دشمن کب تک
ابرو وخال کا سودا نہ کبھی چھوڑونگا — مین بھی دیکھون مجھے لوٹینگے یہ رہزن کب تک
ہے قسم تجکو بھی جلاد چھری پھیرے جا — سخت جانی یہ کریگی رگ گردن کب تک
اک نہ اک روز صبا اسکو بجھا دیگی ضرور — روشنی دیگا چراغ سر مدفن کب تک
خاک کرکے نہ اوڑاؤ مجھے پھر کوچہ مین — چھوڑ دو منہ کو مسیحان یہ بچپن کب تک

دیکھون نیرنگ جفا آپ کہا حب تاکے
ایک دن داغ جگر کھول دے جوہر اپنے
آرہی ہے کسی اوجڑے ہوئے مدفن سے صدا
پھر حق دشت غریبان مین نکلجائے وے
کھول دے کنج قفس موسم گل آیا ہے

سرخ پیچھے گا مرے خون سے دامن کبتک
بن کے چمکیگا چراغ تہ دامن کب تک
مجکو پامال کرے گا سم توسن کب تک
تجکو پامال کرون وادی ایمن کب تک
رو ئیں صیاد تجھے طایر گلشن کب تک

۷۲	رحم کر تنگ ہون اس وحشت دلسے ای زار اسے جنون چاک کریگا مرا دامن کب تک	۵

ردیف کاف فارسی

کل جما تہا جو کسی بزم مین اغیار کا رنگ
اشک خون روتا ہو اور منہہ سے لہو تہوکتا ہی
جب کہین گلشن خوبی کا بیان ہوتا ہی
بوسہ دینے پہ افسردہ وہ ہو جاتے ہین

ہان نہ پوچھو جو ہوا میرے دل زار کا رنگ
بے طرح آج ہے ایجان تہے بیمار کا رنگ
دیکھے اوسوقت کوئی میرے دل زار کا رنگ
ہائے دیکھے کوئی اوسدم گل رخسار کا رنگ

۷۳	وصل مین ہائے وہ اوس شوخ کا ہنسکر کہنا حضرت زار نہ دیکھین مرے گلزار کا رنگ	۵

بھری ہے آتش غم کی مری بدن مین آگ
درخت ہین گل لالہ کے ہر طرف پہولے
شرر فشان مرے نالے ہین دشت وحشت مین
ہوا ہے تختۂ تابوت جل کے خاک سیاہ

پس فنا نہ لگی چادر کفن مین آگ
لگائی کسنے ہے یہ تختۂ چمن مین آگ
نہ کیلئے لگی ہر تار پیرہن مین آگ
لگائی کسنے الہی مرے کفن مین آگ

رقیب سنکے یکایک کباب ہوتے ہین
بہری ہی حضرت زار آپ کے سخن مین آگ

۷۴	ردیف لام	۵

اوس ستمگر کا کچہہ نہ پوچہو حال
نامہ بر تجکو اوسکے سر کی قسم
دل کے دینے مین کی اگر تکرار
روز کرتے ہو وعدۂ فردا

ایک ٹہوکر سے دل کیا پامال
کبہی پوچہا ہے اوسنے میرا حال
بولے اچہی نہین یہ قیل و قال
کس قیامت کی ہی یہ سیکہی چال

۷۵	حضرت زار زار ہو گئے تم عشق مین ہائے یہ ہوا کیا حال	۶

ای خرامان سرو عشوہ در نزاکت زار گل
گرچہ رنگینی سخن دارد بہ لب بسیار گل
شد رگ گل وقت تشبیہ میانش در عدم
تا شدہ زخمی بنوک تیر نگہت اے صنم
شاید از گلشن صفت در گلخن از فیض ہوا

در چمن چم کن کہ شد از خویشتن بیزار گل
لیک از شرست نیامد بر سر گفتار گل
نسبت گل با رخش کردم کہ شد ہموار گل
استقامت میکند در بوستان سرخار گل
پردہ ہائے عنکبوت انگیز داز ہر تار گل

۷۶	زار این آن عہد گلچیر ست کز خوانی غزل از زبان نطق ریزد آخر گفتار گل	۵

دولہ ہو چہوڑ دے صیاد خیال بلبل
رقت آتی ہے ہمین دیکہہ کے حال بلبل

تجپہ پڑ جاے اولٹ کر نہ وبال بلبل
گل سے پوچہے کوئی اسوقت ملال بلبل

جو کہے وہ اوسے سو جانسے منظور کرے
فصل گل جاتی ہے آتا ہے خزان کا دورہ

گل سے کہدو کہ کرے رد نہ سوال بلبل
دیکھو ن کس آنکھ سے میں ہاے زوال بلبل

۷۷

چھوڑ دو زار پڑو تم نہ اس آفت مین کبھی
یاد قمری کی ہے کیا کیسا خیال بلبل

۶

نہ ہوئی تاب کہ دیکھین رخ جانان شب وصل
صدقے ہین اوسپہ ہوا اور کبھی قربان شب وصل
رات چھوٹی ہے نکلجانے دے ارمان دل کے
اُدسے اک دولت کونین ہے حاصل دل کو
اسگھڑی بھی تو نہ جھنجھٹ سے ہوا دل خالی

دور سے تکتے رہے دیدۂ حیران شب وصل
وحشت دل نے کیا اور ہی ساماں شب وصل
اتنا جھنجھٹ نہین کرتے ارے نادان شب وصل
ہیچ ہے آگے مرے تخت سلیمان شب وصل
ایڑیون تک ہین تمہارے گیسوئے پیچان شب وصل

شوخی و شرم مین تکرار رہی حیا رہیہ
ایک نکلا نہ دل زار کا ارمان شب وصل

۷۸

ردیف میم

۱۱

مثال غنچہ ہین پژمردہ ہجر یار مین ہم
خود اپنے آپ سے گم ہین فراق یار مین ہم
وہ زار ہین کہ نہ دیکھا ہوا فلک نے ہمین
وفاے عشق بتان مین کمال حاصل ہے
یہان ہے جوشش شوق اور وہان غرور حسن
وہ خاصیت نہین پاتے ہین ہجر جانان مین

کبھی نہ پھولے پھلے موسم بہار مین ہم
الٰہی گھر مین ہین اپنے کہ ہین مزار مین ہم
مثال سرمہ رہے چشم روزگار مین ہم
زمین پہ نام خدا ایک ہین ہزار مین ہم
نہ اختیار مین وہ ہین نہ اختیار مین ہم
جو پا رہے ہین اثر آہ بیقرار مین ہم

عیان ہے قدرت حق جلوہ گاہ آتش سے
سمجھتے فرق نہین کچہ بھی نور و نار مین ہم

نہ رُک سکی شب فرقت تڑپ مرے دل کی
رہے نہ جوشش اُلفت سے اختیار مین ہم

نکل سکینگے نہ اس دام سے قیامت تک
پہنسے ہین حلقۂ زلف دراز یار مین ہم

کیا جنون نے ہمین گم نہین خبر اتنی
پڑے ہین کونسے اُجڑے ہوئے دیار مین ہم

۷۹	نکالتے کسی صورت سے وصل کی تدبیر جو ہوتے زار کہین اپنے اختیار مین ہم	۱۲

ہوا مین گم مجھے اپنا نشان نہین معلوم
گیا تڑپ کے کہان سے کہان نہین معلوم

کمر ہے یار کی کیون بے نشان نہین معلوم
یہ وجہہ کیا ہے جو گم ہے دہان نہین معلوم

خزان نے باغ جہان سے اسے اوجاڑ دیا
بنے گا ابکی کہان آشیان نہین معلوم

نہین خبر کہ جنون کیون ہے جوش پر اتنا
مثال برق ہے دل کیون طپان نہین معلوم

ہجوم آہ فلک سے نہین پھرا ابتک
گیا کدہر کو مرا کاروان نہین معلوم

برنگ خار سکہا دیتی ہے ہر اک گل کو
کریگی کیا مرے حق مین خزان نہین معلوم

یہ کسلئے دل مضطر مین پھر رہی ہے آگ
برنگ شمع ہین کیون استخوان نہین معلوم

چھپا ہے کس سے مرا نام اس زمانے مین
وہ کون ہے جسے میرا مکان نہین معلوم

کہا جو مینے نہین درد دل سے تم آگاہ
تو ہنسکے کہنے لگے ہمکو ہان نہین معلوم

بیان تو بہت تہا طرارادہ کے آگے پر
کہان گئی ترے قاصد زبان نہین معلوم

تھمے گا کب مری آنکھونسے اشک کا طوفان
بہے گا کب تلک آب روان نہین معلوم

۸۰	برنگ بو جو چمن مین ہون زار پنہان کسیکو آج مرا آشیان نہین معلوم	۸

ضعف نے ... اٹھائے دمِ رفتار قدم
غش میں آئے جو چلے بھول کے دو چار قدم

دیکھو وہ خم میں مے ہوش ربا رکھی ہے
میکدے میں کہو بہکے نہ خبردار قدم

جوش میں بڑھتی رہی مست خرابی اپنی
منزلِ عشق میں پڑتے رہے سرشار قدم

کوئی گرویدہ سودا اسے محبت نہ بنے
منزلِ غم میں نہ رکھے کوئی زنہار قدم

صدقے تلو بار ہو العطش پا بر محشر
فتنۂ حشر نے چومے دمِ رفتار قدم

جھنگی کھائی جو کیا دشت نوردی کا قصد
ہو گئی موجِ سلاسل میں گرفتار قدم

کھا کے غش گرتے ہیں گھبرائے ہوئے وحشت میں
ٹھوکریں کھاتے ہیں اس دشت میں ہر بار قدم

۸۱	در کعبہ ہے یہ کچھ میکدۂ عشق حسین اس جگہ زار نہ بہکے دمِ رفتار قدم	۵

کوچۂ دلبر میں پھر جاتے ہیں ہم
زخمِ دل پھر تازہ کر لاتے ہیں ہم

پیاس میں اشکِ رواں پیتے ہیں ہم
بھوک میں خونِ جگر کھاتے ہیں ہم

باز آتا ہی نہیں اس عشق سے
کتنا اے دل تجھکو سمجھاتے ہیں ہم

کہتے ہو ہر بار تم مجھ سے کہ جا
لیجیے خوش رہیے اب جاتے ہیں ہم

دیکھ کر زلفِ درازِ یار زار
سانپ کے مانند بل کھاتے ہیں ہم

۸۲	ردیف نون	۱۳

ہر ایک رنگ میں کہتے ہیں آشکار ہوں میں
کبھی ہوں گل کبھی غنچہ کبھی بہار ہوں میں

شگفتگی میں بھی سنگِ لحد کی نار ہوں میں
فسردگی میں چراغِ سرِ مزار ہوں میں

یہ کس کے آنے کا اے دل امیدوار ہوں مین
جو اس طرح ہمہ تن چشم انتظار ہوں مین

یہ کس کی آتش فرقت سے بیقرار ہوں مین
کہ مثل برق تڑپتا تہ مزار ہوں مین

نہین ہے نعمت کونین سے غرض مجھکو
بس اک نگاہ کرم کا امیدوار ہوں مین

شب وصال مین بھی مرغ نیمجان کی طرح
تڑپ تڑپ کے رہا ہوں و بیقرار ہوں مین

پڑا ہوا ہوں زمین پر مثال نقش قدم
تمہارے در کا اک ادنی سا خاکسار ہوں مین

بھری ہی ہر رگ و پے مین ہی مے رنگین
جناب شیخ پرانا شراب خوار ہوں مین

کھڑی ہے گھیرے ہوئے چار سو نگاہ کرم
یہ کس کریم کا یارب گناہگار ہوں مین

جدھر کو دیکھیے برستی ہے مایوسی
دل فسردہ کا اوجڑا ہوا دیار ہوں مین

خطا کوئی کرے آئے بلا کسی کے سر
پیار دلنے کیا ہے گناہگار ہوں مین

ہوس پکار کے خود کہہ رہی ہی محفل مین
پلائے جا ابھی ساقی کہ ہوشیار ہوں مین

۸۳	یہ فیض ہے مرے اوستاد کا کہ اب اے زار سخن کے ملک مین یکتائے روزگار ہوں مین	۱۰

آئے جو ہم چمک کے تری جلوہ گاہ مین
روشن ہوئے چراغ تجلی کے راہ مین

ڈر ہے بپا نہ حشر کرین جلوہ گاہ مین
آفت کی شوخیان ہین تمہاری نگاہ مین

شوخی یہ ہے سبب ہین چشم سیاہ مین
فتنے بھرے ہین حشر کے اونکی نگاہ مین

اوٹھتے ہین جب تو ضعف سے گرتے ہین کھا کی غش
چلتے ہین جب تو ٹھوکرین کھاتے ہین راہ مین

دیکھے ہوئے ہین محفل جانان کے رنگ ڈھنگ
لاتے نہین بہشت کچھ اپنی نگاہ مین

موسی کی طرح دیکھ کے آتا ہے سبکو غش
شعلے ہین طور کے تری برق نگاہ مین

بیٹھے کبھی تو اوٹھ کے بیابان کو چل دیئے
اوٹھے کبھی تو بیٹھ رہے تھک کے راہ مین

ہندو کہین ہوئے تو مسلمان کہین بنے
کالی گھٹا مین برق تجلی کی ہے جھلک

پہنچے کبھی حرم مین کبھی خانقاہ مین
جگنو نہین چمکتے ہین زلفِ سیاہ مین

۸۴

کہتا ہے زار دل شبِ فرقت مین بار بار
ہو جسکے تو فلک کو ہلا دون اک آہ مین

۳۲

ہون غرقِ گناہون مین تو ڈوبا ہون خیالِ حسن
دل دے کے گرفتار ہوئے زلفِ رسا مین

بچپن مین رہے چین سے آغوشِ حیا مین
مہندی ہی نہین ہرگز دلِ عشاق ملے ہین

ہمراہ ہے شوخی تو حیا مین ہی شرارت
رو رو کے ملی خاک مین سر پیٹ کے حسرت

تلوون سے ملا گر نہ کسی دل کو تو ظالم
دیکھو کہین اٹھتا تو نہین فتنۂ محشر

مٹی مین ملے تو نظر آیا یہ تماشا
گو پیار سے سو بار بلاؤ گے ولیکن

ارمان ہین حسرت ہی تمنا ہی شبِ وصل
جو کچھ ہے انگین کے ذرے ہی گو ملے ہین

خورشید قیامت کی طرح رہتا ہے روشن
چپ چاپ اوٹھے لگ کے سنگے صدا غرش مین ہو

کہتا نہین کچھ حال ترے ناز و ادا کا

بیٹھا ہون جھکائے ہوئے سر یادِ خدا مین
آفت مین پھنسے جان پڑی سخت بلا مین

جوبن نے ابھارا تو بھرے اور ہوا مین
شوخی ہے لہو کی یہ تمہارے کفِ پا مین

کس ٹھاٹھ سے آئے ہین مری بزمِ عزا مین
تاثیر نہ آئی مگر آغوشِ دعا مین

یہ داغ سا کیا ہے ترے نقشِ کفِ پا مین
کیا دھوم اوٹھا شور جو بزمِ شہدا مین

خاک اوڑتی نہ دیکھی تھی کبھی راہِ فنا مین
اوٹھگی نہ شوخی تری آغوشِ حیا مین

کس کس کو کرین منع جو ہو ایک تو تنہا مین
وہ خضر کو حاصل نہ ہوئے آبِ بقا مین

ہے جلوۂ انوار دلِ اہلِ صفا مین
وہ درد بھرا تھا مری فریاد و بکا مین

شوخی مین حیا ہے تو شرارت ہے حیا مین

ایسی تو ہوا کوئی معطر نہیں ہوتی — کیا پھول بھرے ہین نفسِ بادِ صبا مین
یا میری دعا ہے کہ پریشان ہے فلک پر — یا تیر تمہارے ہین کہ اوڑتے ہین ہوا مین
اک بوسہ ہی لیتے نہ فقط لب کا لیا ہے — ناحق کو خفا ہوتے ہو ایجان ذرا مین
ہین بندۂ بُت ہون مجھے کیا کام حرم سے — واعظ مجھے کیون لوٹتا ہے راہ خدا مین
فتنون سے قیامت کے لپٹ جاتی ہے جا کر — مٹی جو ترے کوچہ کی اوڑتی ہے ہوا مین
سنتا نہیں دنیا مین جو کوئی تو ہوا کیا — فریاد کرونگا تری درگاہ خدا مین
تا حشر نہ ہوگی مجھے اسطرح سے صحت — عیسی کوئی تھوڑا سا ملا زہر دوا مین
اس عشق مین آپ آب بنا گل کے تن زار — کشتی مری خود ڈوب گئی بحر فنا مین
تا حشر ملی کوچہ کاکل کی نہ پھر راہ — چھوٹا نہیں جو پھنس گیا اس دام بلا مین
اک حال پہ یکسان کبھی رہتا نہیں ظالم — تقدیر کا چکر ہے مرے بخت رسا مین
طے عمر ہوئی خواہش دنیا مین و لیکن — دو چار قدم بھی نہ چلے راہ خدا مین
اک دل تھا فقط نذر کیا اوسکو تمہارے — کیا خاک ہے حسرت کی سوا دست گدا مین
بیٹھے بھی تو بیٹھے وہ کسی غیر کے گھر پر — آئے بھی تو آئے وہ مرے اہل عزا مین
ہنس ہنس کے ہنساتے ہین دلِ عاشق مضطر — اٹکھیلیان آفت کی ہین انداز و ادا مین
اللہ سے کیا موت مری مانگ رہے ہین — مشغول جو اسطرح وہ ہین آج دعا مین
مٹی کسے دینے کو چلے خیر ہو عشاق — کچھ خاک سی اوڑتی نظر آتی ہے ہوا مین

۸۵	نکہت نے کیا زار مجھے ہائے وہ حیران رکھا نہ کسی کام کا بزم شعرا مین	۳۲

مشہور ہو گر تم ستم و جور و جفا مین — تو ایک ہے ہم بھی ہین محبت مین وفا مین

تا عمر گرفتار رہے رنج و بلا مین
میرا دلِ بیتاب نہین زلف رسا مین
آباد ہو دل یا کہ ہو برباد و لیکن
کنیائی ہوئے جاتے ہو کیون سچ تو بتادو
آتی ہین نظر عالم الفت کی بہارین
آفت مین پہنساتے ہو عبث جان کسیکی
ہمنے تو بہت منع کیا پر یہ نہ مانا
جو سیر ہے اپنے دل پُر داغ مین حاصل
وہ زار ہُون دیکھا نہ کسی نے مجھے ابتک
اُمید وصال بُت کافر نے کیا خاک
بسمل نہ رکھو بہر خدا قتل ہی کر دو
جسوقت جنازہ مرا لوگون نے اوٹھایا
دیکھا جسے بیخود ہی بنا کر اُوسے چھوڑا
جس مال کو سمجھے تھے کہ بہتر ہی یہ سب سے
اُمید کبھی ہے تو کبھی حسرت دل ہے
دھوکے مین نہ رہنا انہین آسان سمجھکر
وہ ضبط کرین لاکھہ مگر رُک نہ سکیگا
سایہ کی طرح مجھسے رہا دُور ہمیشہ
کیون دیر لگائی ملک الموت نے ابتک

آیا ہمین کچھ لطف وفا مین نہ جفا مین
بجلی ہے کہ چھپ چھپ کے چمکتی ہی گھٹا مین
ممکن نہین جو دخل کرین شان خدا مین
دل کسکا بندھا ہے گرہ بند قبا مین
قدرت کا تماشا ہے تری رُخ کی ضیا مین
کیون خُون ملاتے ہو مرا رنگ حنا مین
دل آپ ہوا جاکے گرفتار بلا مین
وہ لُطف نہین گلشن جنت کی فضا مین
بُوے گل تر کی طرح اوڑتا ہُون ہوا مین
برباد ہوا اس ہوس بے سروپا مین
کیون خاک ملاتے ہو عبث میری شفا مین
دیکھے کوئی اوسوقت کا ماتم رفقا مین
اعجاز ہے تیری نگہ ہوش ربا مین
پر کہا تو برا الجھا وہ باز ار جزا مین
کیونکر نہ کٹین زیست کے دن خوف ورجا مین
مشکل سے گذرتی ہین یہ ہین قہر کی شا مین
انداز تبسم لب اعجاز نما مین
دل نے نہ کبھی ساتھہ دیا رنج و بلا مین
ہم دیر سے بیٹھے ہین تمناے قضا مین

مین یون ہی پہ زیارت کے بکھیڑون مین پڑا تھا
بطرح سے منہ ڈھانپ کے رویا شب فرقت
اب خیر نہین اس دل بیتاب کی لوگو
سو سو کرین کہا نہین نہ ملی پردہ دلدار
گھر بھول گئے پہونچے بھی کوچہ مین جو انکے
چوٹی کی گرہ پر مجھے ہوتا ہے یہ دہر کا
اب چاہین ہمین قتل کرین یا وہ جلا ہین
چھپ چھپ کے لب بام وکہاتے ہین تماشا
سنگر کسی گہنگرو کی صدا مست سے ہو ہین
چھپتی ہوئی پہرتی ہے وہ خود عرش پر پنہا
سمجھے کہ کہین پر کوئی پامال ہوا ہے

اس عشق نے ڈالا مجھے اک ربلا مین
آیا نہ مگر خاک اثر میری دعا مین
شوخی نے جگہ پائی ہے آغوش حیا مین
منزل بھی کوئی طے نہ ہوئی لغزش پا مین
بل پڑ گیا گردش کا مری بخت رسا مین
دل ہو نہ کسی کا ترے گیسوے رسا مین
ہم رکھ چکے مدت سے قدم راہ رضا مین
کچھ دیر سے تکرار ہے شوخی و حیا مین
بے وجہ نہین شور مزار شہدا مین
ڈر سے ترے آتی نہین تاثیر دعا مین
بڑھتی ہوئی دیکھی کبھی گرمی جو ہوا مین

۸۶
میخانہ مین زار آتے ہو کیون رکھ کے عمامہ
کیا آپ بھی اب ہو گئے مردان خدا مین
۵

ٹکراؤن سر کو اے شب فرقت کہان کہان
کس کس جگہ پہ فتنہ رفتار مین اوٹھے
آغاز ہے ابھی تو ذرا سیر دیکھیے
کس کس جگہ پہ رنج و مصیبت اوٹھاوینگا

لیجائیگی مجھے مری وحشت کہان کہان
برپا ہوئی چلن سے قیامت کہان کہان
رسوا مجھے کریگی محبت کہان کہان
آئیگی سر پہ عشق کی آفت کہان کہان

۸۷
ہیگین یہ کب تلک دل مردہ کے داغ زار
روشن چراغ ہون سر تربت کہان کہان
۷

اپنے عاشق پہ عنایت کی نظر ہے کہ نہیں
اے پری کچھ تجھے میری بھی خبر ہے کہ نہیں

طلب بوسہ پہ جھنجھلاتا ہے کیوں غور تو کر
کچھ ترے نخل محبت کا ثمر ہے کہ نہیں

شام غم کم نہ ہوئی آگیا روز فردا
یا الٰہی شب فرقت کی سحر ہے کہ نہیں

دل سے کس شوق سے کہتا ہے جگر او ٹھہر او ٹھہر
تیری فریاد میں کم بخت اثر ہے کہ نہیں

اپنے کوچہ میں جو پایا مجھے [illegible] [illegible]
بولے جھنجھلا کے کہ تیرا کہیں گھر ہے کہ نہیں

آگئی فصل خزاں خاک ہوا موسم گل
بلبلو کچھ نہیں گلشن کی خبر ہے کہ نہیں

۱۵	لوٹتے پھرتے ہو جو آج کو فغاں سے بے خوف زار کچھ روز قیامت کی خبر ہے کہ نہیں	۸۸

آفت ہے شرارت ترے انداز سخن میں
شوخی ہے قیامت ترے [illegible] میں

ممکن نہیں ہرگز وہ کبھی لعل یمن میں
سرخی کا جو عالم ہے لب غنچہ دہن میں

چیخ اوٹھی قیامت کوئی سو بار جھجک کر
شوخی وہ بھری تھی دم رفتار چلن میں

چھوڑا نہ مجھے دست جنون نے پس مردن
باقی نہ رہا تار بھی دامان کفن میں

آہیں مری وحشت میں شرر ریز ہوئی ہیں
ڈر ہے نہ کہیں آگ سلگے چرخ کہن میں

کیوں پھونک دیا بلبل نالاں کا نشیمن
صیاد نے کیوں خاک اوڑائی ہے چمن میں

دنیا میں کبھی صورت عشرت نہیں دیکھی
اک عمر کٹی سوز و غم و رنج و محن میں

الفت کی ملی تھاہ نہ ہمکو کبھی لیکن
گرنے کو تو سو بار گرے چاہ ذقن میں

گلشن میں یہ کس غنچہ دہن کی ہوئی آمد
گل پھولے سماتے نہیں کیوں جامۂ تن میں

دھوکا ہوا خورشید پہ لوگوں کو یکایک
تھی روز قیامت و چمک داغ کہن میں

بھڑکایا ہے غیروں نے مجھے خوب جلا کر
ناصح نے مرے آگ لگائی ہے بدن میں

پہنچا جو اونہوں نے تو صدا زخم سے آئی | اب کچھ نہیں صرف اک رمق جان ہے تن میں
شرمندہ وہ مجھ سے صبح وصل ہوئے ہیں | کاٹو تو لہو آج نہیں اون کے بدن میں
پہ گرم روی کرتے ہو ہنگام دعا کیوں | دیکھو نہ کہیں آگ سے لگ جائے چرخ کہن میں

۸۹ — اوستاد نے اک روز مرے مجھ سے کہا یوں
تو زار شہنشاہ ہوا ملک سخن میں — ۱۰

ہے خواب مرگ ہم کو اسی پیچ و تاب میں | دیکھیں کہاں میں گیا وہ [illegible] خواب میں
لیتا ہے دل بہ ناک خناب پہلے ہی سے دم | ہم ہاتھ جب لگاتے ہیں اوسکے نقاب میں
تعبیر بد ہے دیکھیے کس کا گلا کٹے | تلوار ہم نے دیکھی ہے بے طور خواب میں
ریش جناب شیخ کبھی پھر نہ ہو سفید | دل جائے گر سیاہی قسمت خضاب میں
ہاتھوں سے دل کے چین نہ اک دم ہوا نصیب | مانند برق عمر کٹی اضطراب میں
وہ ہوں سیاہ کار کیا دفن جب مجھے | پہنچی زمین گڑ پڑی میں عذاب میں
رہتی ہے رات دن شب فرقت سی اشکبار | کیفیت سحاب ہے چشم پر آب میں
اس ڈر سے موت بھی نہیں آتی ہے میرے پاس | ایسا نہ ہو پھنسے کہیں جا کر عذاب میں
دیتے ہیں آفتاب کو شوخی سے خیرگی | فتنے بھرے ہوئے ہیں تمہاری نقاب میں

۹۰ — سمجھا یہ زار میں کہ شب وصل آ گئی
اختر حجاب گیا جو شب اضطراب میں — ۱۰

پنہاں نہیں ہوا رخ روشن نقاب میں | اک اور آفتاب چھپا آفتاب میں
اگر شریک ہو گئے بزم شراب میں | صد شکر شیخ جی ہوئے داخل ثواب میں
دیتا ہے عرش تک کو ہلا اضطراب میں | بجلی کی ہے تڑپ دل خانہ خراب میں

راحت مین تہا جسے یو ہین ڈالا عذاب مین
ڈر ہے مجھے کہین نہ قیامت بپا کرے
برسات آگئی یہ ہی فصل شراب ہے
کچھ ہی کہا کسینے نہ قاتل کو روز حشر
شام شب وصال سے آتا ہے روز عمر
ہوتا ہے رنگ شعلۂ آتش کی طرح سرخ

یارب بُرا ہو آگ سے لگے انقلاب مین
شوخی نے جگہہ پائی ہے شرم و حجاب مین
ساقی نے دختِ رز کو رکہا کیون حجاب مین
کیا چوک ہو گئی نظر انتخاب مین
مٹی خراب ہے مری اس انقلاب مین
بنتے ہو رشک مہر قیامت عتاب مین

۹۲	کعبے کو ہو مٹتے ہوئے جاتے ہین زار آج جسطرح کوئی مست ہو کیف شراب مین	۱۱

لا کہہ بلبل قفس تنگ مین فریاد کرین
حشر ز اصور کو کیون کہتے ہین سب اہل جنون
ورق دل پہ ہے اوس شوخ کی کھینچی تصویر
نام میرا جو زبان پر ہے کبھی آجاتا
ہین وہ مجنون کہ اگر جوش مین آئین اپنے
ہین نئی روز جفائین دل پر غم پہ سہون
نہین ہو گا کوئی ہمسا بہی ستم کش پیدا
پہر زمانے مین جفا کش نہ ملیگا مجہسا
سوئے باغ آسئے خرامان جو اگر سرو روان
دیکہہ دیتا ہے دفنا ئین جو کعبے مین مجہے

یہ وہ صیاد نہین ہین کہ جو آزاد کرین
ہو ہپا حشر جو ہم بہول کے فریاد کرین
آکے ہیبت مری اب مجنون و فرہاد کرین
ہنسکے کہتے ہین کہ اوس شخص کو کیون یاد کرین
چاک دامان قیامت دم فریاد کرین
روز دو ایک ستم تازہ ترا ایجاد کرین
گہٹ کے مرجائین نہ ہرگز کبھی فریاد کرین
اونسے کہدو کہ وہ دل کہول کے بیداد کرین
پیشوائی سر تعظیم سے شمشاد کرین
بعد مرنے کے نہ مٹی مری برباد کرین

	منزل عشق کی راہین اونہین تبلادو زار	

جھکاؤ یون نہ گردن کو سر محفل نہ چپ بیٹھو | ہنسو بولو جو آئے ہو نہین کچھ شرمسار ہو نہین

۹۴ | کہان ہین حضرت زار اونکی حالت پوچھتے کیا ہو
کہین پر پیکے ئے جاب میٹھے ہو نگے بادہ خوار ہو نہین | ۱۱

بحر طوفان ہے چشم زار نہین
سخت اس دل سے تنگ آ گیا ہون
ایک چتون مین ڈھیر ہین لاکہون
کسطرح ہوگی بعد مرگ بسر
رات دن مین طپان مثال برق
کونسا ایسا داغ دل ہے مرا
انتہا کہا جائیے عدد کی قسم
لاکہہ ٹکڑے ہین دامن اسکے
سب پہ یکسان نہین لطف و کرم
کیون چھپاتے ہو حال دل اپنا

برق ہر قلب بیقرار نہین
کسی صورت ہمین قرار نہین
دام مردم ہے چشم یار نہین
قبر مین کوئی غمگسار نہین
کوئی بھی ہمسا بیقرار نہین
جو چراغ سر مزار نہین
دلمین گر آپ کے غبار نہین
کوئی ہمسا بھی دلفگار نہین
کون ہے جو گلے کا ہار نہین
زار کیا کوئی پردہ دار نہین

۹۵ | ہم تو سب کچھ کرین مگر آئے زار
زندگی کا کچھ اعتبار نہین | ۸

تمہاری بزم مین دشمن کا کوئی کام نہین
...ے در پہ کسی غیر کا قیام نہین
امید غیر کی غیر خیال خام نہین
تمہارے در پہ جو دربان ہو ئے تو ہم ہی ہوئے

بہشت کافر بدکیش کا مقام نہین
بہشت کافر بدکیش کا مقام نہین
بہشت کافر بدکیش کا مقام نہین
یہ شک ہے کسی دشمن کا اہتمام نہین

لیے ہین کاسہ سر اپنا ہاتھ مین عشاق — تمہاری بزم مین کوئی بغیر جام نہین

جہڑک کے مرتا ہے کیون شمع کی پتنگے کو — مین رند شیخ ہون تیرا کوئی غلام نہین

خدا نے صرف یہی عیب تم مین رکہا ہے — کہ محض جہوٹے ہو اسمین کوئی کلام نہین

۹	یہ میرے نالو پہ کیون ہنس رہے ہو خوش ہو کر رولا نہ تمکو دیا ہو تو زار نام نہین	۹۶

اس طرح چپ ہون بیٹھا مین انکی انجمن مین — گویا زبان نہین ہے مرے دہن مین

بعد فنا بہری ہے آتش مرے بدن مین — ڈر ہے کہین نہ شعلے جلنے لگین کفن مین

کیا وجہ ہے آشیانہ بلبل کا پہونک ڈالا — صیاد نے اڑائی کیون خاک یہ چمن مین

لکہا ہے مینے جل کر سوز نہان کو آخر — آتش بہری ہوئی ہے خط کی شکن شکن مین

غوطے لگا کے آخر پہونچا تہ زمین مین — نکلا نہ عمر بہر پہر گر کے چاہ ذقن مین

شوخی نے گہر کیا ہے ناز و ادا مین تیرے — فتنے بہرے ہوئے ہین ظالم تری چلن مین

وہ سوختہ جگر ہون بسمل کیا جو اسنے — بدلے لہو کے نکلی آتش مرے بدن مین

برباد کر کے چہوڑا رنج و الم نے آخر — یارون نے ہاتہ ملکر لوٹا مجہے وطن مین

۹	جل جل کے زار دشمن ہوتے ہین خاک یکسر تاثیر برق بخشی حق نے ترے سخن مین	۹۷

ہین عجب بلا کی طبیعتین کہین دل مین رحم ذرا نہین

یہ جو ظلم کرتے ہو رات دن تو تمکو خوف خدا نہین

یہ خوشی کا وقت ہے جان جان یہان کرتے آہ و بکا نہین

ہے شب وصال کی یہ گہڑی کوئی بزم اہل عزا نہین

وہ بدن ہُوں جسمین کہ جان نہین وہ مرض ہُوں جسکی دوا نہین
وہ چمن ہُوں جسمین کہ بُو نہین وہ چمن ہُوں جسمین صبا نہین

جو نقاب رُخ سے اوٹھاتے ہو تو جہان کو جلوہ دکھاتے ہو
سرِ بام چڑہتے ہو روز تم میری جان تمکو حیا نہین

او نہین کسطرح سے یقین ہو مرے عشق صدق پہ ای خدا
وہ جو کہتے ہین کہ مِلا ہمین ابھی کوئی اہلِ وفا نہین

مین ہُوں ظاہرا مین فقیر گو ہے دماغ عرش پہ پر مرا
جو نظر ہین تیرے بجُون نہ مین کوئی اِس طرح کا گدا نہین

وہ ادا نہین کہ جو وقت پر نہ دے کام خنجرِ تیز کا
جو نہ مار ڈالے جہان کو وہ نگاہِ ہوش رُبا نہین کی

نہ رہیگا ایک طرح سدا تمہین لا کہہ رُوپ دکھائیگا
یہ ہے خون عاشقِ خستہ تن کوئی رنگ برگ حنا نہین

کبھی یادِ حق بھی کیا کرو کہین جاکے زار کوئی گھڑی
شب و روز عیش جو کرتے ہو تمہین خوف روزِ جزا نہین

۱۲ ۹۸

جوشِ جنون سے تھا رہی وادیٔ پُر خار مین
اُوٹھ نسکے گر کے پھر ہوش نہ تن کا رہا
گھر سے نہ نکلے کہین بھُول کے باہر کبھی
ہو گی قیامت بپا گر وہ چلے دو قدم
ملکِ نزاکت مین ہے کسکی حکومت کا زور

آئے نہ ہم بھُول کر سیر کو گلزار مین
نقشِ کفِ پا نبے کوچۂ دلدار مین
عمر بسر ہو گئی سایۂ دیوار مین
حشر چھپا بیٹھا ہے فتنۂ رفتار مین
یوسفِ ثانی ہے کون مصر کے بازار مین

دل ہے زیادہ ہیرا دولت کونین سے
قدر نہین اسکی پر چشم خریدار مین

جلوۂ انوار ہے حسن سے تیرے عیان
طور کا عالم ہے اُس چاند سے رخسار مین

صورت تقدیر ہے آنکھ بھی مجھسے پھری
گردش بخت آگئی ابروے خمدار مین

ایسی تو ہوتی نہین رنگ مین شوخی کبھی
سرخی مے ہے ضرور شیخ کی دستار مین

عشق مین ہم ہوگئے زاہد خالق شناس
شیخ و برہمن رہے سبحہ و زنار مین

موسم برسات ہی خضر [illegible] مل گیا
آب بقا کا مزا پایا دہ گلزار مین

۹۹	دیکھینگے آپ سیکڑون کوہ تجلی یہان زار گئے پوچھنے ہم جلوہ گہ یار مین	۱۹

برق طپان کے ساتھ ہی فصل بہار مین
شوخی بھری ہوئی ہے دل بیقرار مین

رہتا ہون رات دن مین طپان ہجر یار مین
قابو مین دل رہا نہ جگر اختیار مین

ارمان مچل رہے ہین دل بیقرار مین
حسرت نے گھر کیا ہے ہمارے دیار مین

جو آب و تاب ہے ورد دندان یار مین
وہ بات ہی کہان گہر شاہوار مین

آتش بھری ہوئی ہے دل بیقرار مین
جل جائیگا جنازہ کا تختہ مزار مین

اودھی گھٹائین اور چھلکتے ہین جام سے
ای شیخ پی بھی لے کہین ایسی بہار مین

مرنے کے بعد بھی نہوئین حسرتین جدا
لاکھون نئے مزار بنے ہین مزار مین

معمور آج خانۂ دل نور سے ہوا
اوترا ہے کون آسمان اہل دل جبری دیار مین

تھم تھم کے ایک جگہ پہ برستا نہین کبھی
شوخی برق آگئی ابر بہار مین

بعد فنا چمکتے ہین داغ جگر مرے
روشن چراغ ہوتے ہین کنج مزار مین

ہر شو چھلک رہے ہین پیالے شراب کے
بجلی چمک رہی ہے قالب پر بہار مین

رکتے نہین کسیکا کہا مانتے نہین
ہم توڑتے ہین توبہ کو فصل بہار مین

ستو آفتاب حشر نکل آئینگے ابھی
ذرّے سے چمک اوٹھے جو ہمارے غبار مین

چنتا ہون پہول نرگس شہلا کے باغ سے
مصروف ہو رہا ہون ہرن کے شکار مین

صیاد نے اسیر کیا بلبل چمن
کیسا کہلا دیا یہ شگوفہ بہار مین

ہر سو کہلے ہوئے ہین گل تر سدا بہار
کیفیت چمن ہے دل داغدار مین

دل ہین سیاہی شب ہجران ہی بہر رہی
جلتا نہین چراغ کبہی اس دیار مین

ارمان و حسرتین دل مردہ کے ڈہیر ہین
اس کے سوا نہین کوئی شئے ہے مزار مین

100

وہ بت سوال وصل پہ کہتا ہے ہنسکے زار
ہین تجہسے یان ہزار تو ہے کس شمار مین

19

جوشش وحشت مین نکلجاتے ہین
عرش اعلی کی خبر لاتے ہین

جب تری یاد مین گہبراتے ہین
کبہی روتے کبہی چلاتے ہین

بہلے کرتے ہین وہ وعدہ شب کا
پہر مرے سر کی قسم کہاتے ہین

ہین جو وحشی ترے کوچہ کے پری
دشت مین نشو و نما پاتے ہین

اپنی صورت کا تماشا گل تر
سر تربت ہمین دکہلاتے ہین

ہائے رہے غیر کے گہر جانے کو
اب مرے سر کی قسم کہاتے ہین

کیا گریبان کا نہین خوف انہین
شیخ کیون پاس مرے آتے ہین

رند دینگے نہ مے ناب کا جام
زاہد و یہ تمہین بہکاتے ہین

جب مچلتا ہے دل زار تو ہم
کوچہ یار دکہا لاتے ہین

جب وہ ہنستے ہین تو اونکے دندان
گہر ناب کو شرماتے ہین

بیٹھ جاتے ہین کبھی اوٹھ اوٹھ کر
کوئی کہتا بھی تو کچھ اوس سے نہین
مانتا ایک نہین ہے افسوس
جانتا ہے کہ یہ سبل ہے تیر سے
دیکھکر غیر کے ہمراہ ادھر ہین
رات کو خوب اوڑاتے ہین مزے
کبھی آجاتے ہین کوچے مین ترے
بات تک کرتے نہین غیرت سے

کبھی گر گر کے سنبھل جاتے ہین
آپ ہی آپ قسم کھاتے ہین
کتنا اے دل تجھے سمجھاتے ہین
کیا تماشا تجھے دکھلاتے ہین
رات دن خون جگر کھاتے ہین
صبح جب ہوتی ہے شرماتے ہین
کبھی جنگل کو نکل جاتے ہین
دیکھکر وہ مجھے شرماتے ہین

101	شعر سنکر ترے حاسد اے زار سانپ کی طرح سے بل کھاتے ہین	19

کوچۂ یار مین جب جاتے ہین
لگ گئی آگ سی سر سے پا تک
سیر کرتے ہین کبھی گلشن کی
حالت زار پہ ہنستے ہین کبھی
آہ کرتے ہین کبھی گھبرا کر
شکوہ کرتے ہین مقدر سے کبھی
پہونچتے ہین کبھی ویرانے مین
اوڑتے ہین ریگ بیابان بنکر
پیچ مین رہتی ہین دلکو ہر دم

سر کو دیوار سے ٹکراتے ہین
آہ دل کھینچ کے پچھتاتے ہین
کبھی جنگل کی ہوا کھاتے ہین
غم سے آنسو کبھی بھر لاتے ہین
کبھی خود آپ کو سمجھاتے ہین
اشک خون سے کبھی گھبراتے ہین
جانب دشت کبھی جاتے ہین
بادِ صرصر کی طرح جاتے ہین
زلف کی یاد مین بل کھاتے ہین

بچے ہی گل بنکے کبھی اوڑتے ہین
غنچہ بنکر کبھی مرجہاتے ہین

مانگتے بھیک ہین سایل بنکر
دامن ہجر کو پھیلاتے ہین

سوز غم مین ثمر و خون جگر
اشک خون مین نہین سمجھاتے ہین

سیر کرکے چمنِ عالم کی
جانے والے ہین چلے جاتے ہین

جب کبھی وحشت مین ڈر لگتا ہے
اپنی وحشت سے لپٹ جاتے ہین

حسرت و یاس کے ظالم انبوہ
تیرے کوچے مین چلے آتے ہین

یا الٰہی ملک الموت کو بھیج
اب تو اس زیست سے گھبراتے ہین

کھینچتا ہون جو کبھی تیر آہ
عرش کے لوگ بھی چلّاتے ہین

کبھی تکتے ہین مثالِ نرگس
بنکے سنبل کبھی بل کھاتے ہین

۱۰۲ — کچہ نہین اسکے سوا زار غذا
رات دن خون جگر کھاتے ہین — ۸

کیونکر صفت کرین تیری ماہرو کرین
عنقا کی باؤلی ہین جو ہم جستجو کرین

تردامنی کا حال ہمارے نہ پوچھیے
دامن نچوڑ دین تو فرشتے وضو کرین

وہ کیا پھرے کہ دونون جہان ہمسے پھر گئے
پھر پڑین جو آپ کی ہم آرزو کرین

دستار و ریش سے رہین اپنے وہ ہوشیار
بیباک جیسے شیخ نہ یون گفتگو کرین

وہ بخیہ گر ہین ہم کہ شب وصل مین جناب
آنچل کو آپ کے رگ جان سے رفو کرین

باد خزان کرے ہین دامان زیست چاک
تعریف اپنی گل جو ترے روبرو کرین

وحشت مین گم ہوا ہون نہ پاؤ گے ہمین کبھی
احباب گر تلاش مری چارسو کرین

۱۰	اے نزار گر رقم صفت ماہرو کرین	۱۰۳

عمر عزیز اپنی کٹی قیل و قال مین　　ڈوبا ہوا ہون اب عرق انفعال مین
ڈوبا ہوا ہون خواہش امر محال مین　　رہتا نہین مزاج مرا اعتدال مین
وقت غضب مین رہتا ہے پاس نگاہ ناز　　لطف کرم چھپا ہے تمہارے جلال مین
جوبن یہ وہ ہے جسکی کہ کچھ انتہا نہین　　یہ حسن وہ ہے جو نہین آتا خیال مین
تکرار باہمی کا مزا کچھ نہ پوچھیے　　حاصل ہین لطف وصل جواب و سوال مین
رنج فراق سے کوئی خواہش نہین رہی　　امید چھپ گئی مری گرد ملال مین
وعدہ کبھی کیا تو کبھی پھر مکر گئے　　اک عمر کٹ گئی ہے اسی قیل و قال مین
بیباک ہو چلا ہے یہ منہ سے لگے انکے جور　　اب دل کسیکو بھی نہین لاتا خیال مین
دیوان مین لکھ رہا ہون صفت انکی آنکھ کی　　مصروف ہو رہا ہون شکار غزال مین

۲۲	اے نزار حل ہوا نہیں عقدۂ محال مدت گذر گئی ہے خیال وصال مین	۱۰۴

آیا دل بیوفا بلا مین　　کیا دخل ہم پری خدا مین
دل پھنس گیا گیسوئے رسا مین　　بجلی سی چھپ گئی گھٹا مین
واعظ ہو مزا جو روز محشر　　مجھکو پکڑین مری خطا مین
نیچی آنکھین بناوٹین ہین　　شوخی ہے چھپی ہوئی حیا مین
کس تفتہ جگر نے آہ کھینچی　　گرمی جو یہ بڑھ گئی ہوا مین
آئے انداز یاد دل کے　　بجلی چمکی اگر گھٹا مین
شوخی نے کیا ہے آنکھ مین گھر　　نکلتے ہین بھرے ہوئے ادا مین

انداز کرم کے ہین ستم مین — ہین لطف و فا تری جفا مین

کھینچا شب غم ہزار لیکن — آیا نہ اثر مری دعا مین

صحت مجھے اسطرح نہ ہو گی — کچھ زہر ملا دیے دوا مین

جوبن کی حقیقتین کھلین گی — آنچل اگر اوڑ گیا ہوا مین

تیری نہین کچھ خطا ہے اے دل — خود پہنس گئے جا کے ہم بلا مین

دنیا سے اوکھڑ گیا دل زار — اب زیست سے سیر ہو چکا مین

اے ضعف تو ہی سنبھال لے اب — تکتا پہرون کس کا آسرا مین

برسات مین ہین وصال کے لطف — مے نوشی کا ہے مزا گھٹا مین

کیون بو سے دماغ ہے معطر — کیا پہول ہین دامن صبا مین

مٹنے لگا نام اس جہان سے — خاک اوڑنے لگی رہ فنا مین

چھپ چھپ کے او لیتے ہین وہ آنچل — تکرار ہے شوخی و حیا مین

تھمتے نہین اشک خون کسیدم — مصروف ہون رات دن دعا مین

روتے ہین ملک بھی سنکے فریاد — ہے درد بھرا مری صدا مین

سر پر آئی مصیبت عشق — چارہ نہین مرضی خدا مین

۱۰۵

صورت تری زار ہو گئی کیا
اس عشق مین کیا سے کیا ہوا مین

۷

جلوہ یار کا عالم مہ تابان مین نہین — برق خاطف مین نہین مہر درخشان مین نہین

منزل عشق مین کسنے نہین کہائی ٹہوکر — کون ہے وہ جو گرا چاہ زنخدان مین نہین

اب جو ہے دُر دندان مین ترے اے گل رو — اُس صفائی کی چمک گوہر غلطان مین نہین

دھجیان جوش جنون مین ہوئی ہین اڑائی اسکی — نام کو تار بھی باقی مرے دامان مین نہین

ضعف مین عالم تصویر بنی ہے حسرت — خاک ہونے کی بھی طاقت مرے ارمان مین نہین

ہوگئی عکس نگین گیسوے پیچان مین ترے — میری قسمت کی سیاہی شب ہجران مین نہین

١٠٦	زار جو جلوہ کہ ہے داغ جگر مین اپنے وہ قیامت کی چمک مہر درخشان مین نہین	٩

ہم اپنی جان سے تنگ آئے ہوئے ہین — قسم کھا نہین گھبرائے ہوئے ہین

تری فرقت مین گل کھائے ہوئے ہین — نتیجہ عشق کا پائے ہوئے ہین

ہماری آہ سوزان کا اثر ہے — تجھے کاکل جو بل کھائے ہوئے ہین

جفا و جور سے عاجز نہ ہونگے — ہم اپنے دلکو سمجھائے ہوئے ہین

سر محفل نہ بولین گے کبھی وہ — کہ مجھسے آج شرمائے ہوئے ہین

نہ کیونکر وہ عدو کے پاس جائین — مرے سر کی قسم کھائے ہوئے ہین

دکھاتے ہین اسے برق تجلی — دل مضطر کو بہلائے ہوئے ہین

نہین اوٹھتے قیامت کو بھی عشاق — کسکی ٹھوکرین کھائے ہوئے ہین

١٠٧	شکیب و صبر سے عاجز ہون اے زار مرے دشمن یہ ہمسائے ہوئے ہین	١٨

شب فرقت بھی ہے مجھے عادت فریاد نہین — شکل تصویر ہون انداز فغان یاد نہین

مست ہون کوچہ دلدار کا از خود رفتہ — کون ہون مین مجھے اتنا بھی تو اب یاد نہین

سخت جانی سے نڈر ہون مجھے ڈر ہے کسکا — خوف قاتل نہین اندیشہ جلاد نہین

کوچہ زلف مین کتنے نہین کھائی ٹھوکر — کون ہے وہ جو رہ عشق مین برباد نہین

کسکو سمجھائین کہین کس سے کرین کیا آخر
جب کبھی باغ مین جاتے ہین تو رو دیتا ہی
آہ کے ساتھ نکل آتے ہین آنسو میرے
باغ مین سیر کو بخوف و خطر جاؤن گا
دشت وحشت نے سہائی مجھے شکل مردم
چنچتا ہے دل مضطر کہ ہوے مفت خراب
اپنی ہستی پہ نظر کر کہ حقیقت مین ہی کون
نسل سے سچ ہے کہ ہوتی ہی محبت سبکو
مین تو مقتل مین جھکائے ہوئے سر ہون لیکن
وصل مین بھی نہین فرقت کیطرح استقلال
کس سبب سے نہین معلوم ہے قمری کو پسند
بے گناہون کو جو یون قتل کیا کرتا ہے
ہو بہ جیسے گرم نہ صاحب مرا نازک ہے دماغ

اپنے قابو مین ہمارا دل ناشاد نہین
قابل سیر ہمارا دل ناشاد نہین
کثرت ضعف سے اب طاقت فریاد نہین
فصل گل ہے مجھے اندیشۂ صیاد نہین
کہتے انسان ہین کسے اتنا بھی اب یاد نہین
صبر کہتا ہے کہ محنت تری برباد نہین
قطرۂ آب سے بڑھکر تری بنیاد نہین
کون ایسا ہے جسے خواہش [illegible] نہین
مارتے پر بھی مجھے راضی مرا جلاد نہین
کیا کرون مین کسے قابل دل ناشاد نہین
قامت یار سے بڑھکر قد شمشاد نہین
خوف خالق کا بھی تجھکو ارے جلاد نہین
شب فرقت مجھے خو دعادت فریاد نہین

١٠٨	حضرت زار کے پہلو مین رہا کرتے تھے کیا ابھی بھول گئے تمکو وہ دن یاد نہین	١٥

مدفن کے بھی لیے مجھے دو گز زمین نہین
قائل ہون دیکھ لون جو کمر اپنی آنکھ سے
مجھسا نہین جہان مین کوئی بھی دلفگار
ایسا فلک نہین نہ جسمین جفا کی خو

آوارہ جہان کا ٹھکانا کہین نہین
مجکو سنے ہوئے کا کسی کے یقین نہین
ہمسا کوئی زمانے مین ہمکن حسین نہین
جسکا نہون یہ بت کوئی ایسی زمین نہین

فرقت مین مثل برق تڑپتا ہون رات دن
قابو مین اپنے یہ دل اندوہ گین نہین

کسدن بدن نہین مرا سوز نہان سے سُرخ
اشک رواں سے کب مری تر آستین نہین

دن رات مے کشی ہی مرا کام زاہد و
رند سیاہ کار ہون پابند دین نہین

دیکھا نہین مجھے نگہہ خشمگین سے کب
کسدن وہ میرے حال پہ چین بر جبین نہین

اگر سرہانے حال مرا پوچھین پیار سے
اتنا بھی آسرا تو دم واپسین نہین

دلمین خیال ہے رُخ روشن کا ہر گھڑی
ناحق کا یہ گمان ہے مکان ہی مکین نہین

باد خزان نے کب نکیا اوسکو پایمال
کسدن ورے چمن مین ہوائین چلین نہین

روز ازل سے ضد ہی رہی حسن و عشق مین
اہل وفا جہان مین کوئی نازنین نہین

آوارہ کو بکو ہے مثال ہواے گرم
دل کا مرے جہان مین ٹھکانا کہین نہین

بک بک کے مفت کرتا ہے خالی دماغ کو
مجکو تو تیری بات کا ناصح یقین نہین

۱۰۹

پہرتے ہو جنگلون مین بگولے بنے ہوئے
دُنیا مین زار ٹھیک تمہارا کہین نہین

۱۶

جب پے قتل وہ تلوار اوٹھا لیتے ہین
ہم بھی کس شوق سے گردن کو جھکا لیتے ہین

چھیڑتا کیون ہے فشار آکے ہمین مدفن مین
ایک کونے مین پڑے ہین ترا کیا لیتے ہین

نگہہ ناز سے کرتے ہین قیامت برپا
چال سے حشر کے فتنون کو اوٹھا لیتے ہین

جب طبیعت کبھی گبھراتی ہے تنہائی مین
دل سے ہم درد کو چٹکی سے بلا لیتے ہین

پہلے سے فرقہ زہاد مین ہو جاتے ہین
جاکے میخانہ مین ہم نام خدا لیتے ہین

حسرت وصل مین کر لیتے ہین ٹھنڈا دل زار
اونکی تصویر کو سینے سے لگا لیتے ہین

لوٹتے ہین ترے جوبن کے مزا ای گلرو
لطف جی بھر کے شب وصل اوٹھا لیتے ہین

لپٹے رہتے ہین خیالِ رُخ تاباں تیرے
ہین جو اچھے وہ ستاتے نہین سایل کو کبھی
اشک پیتے ہین جو لگتی ہے ہمین پیاس کبھی
گیسوؤن مین ترے خود جان کے پہنستی ہین ری
ہین وہ وحشی جو کبھی جوش مین آجاتے ہین
عرش پر اوڑ کے پہونچتا ہے دماغ دلِ زار
کوچہ یار کے جو بیٹھنے والے ہین لوگ
کبھی وحشت مین اوٹھاتے ہین بہت سا سر پر

وصل کا ہم شب فرقت مین مزا لیتے ہین
نیک ہین وہ جو دعائے فقرا لیتے ہین
بہوک جب لگتی ہے تو خون کو کہا لیتے ہین
آپ سے آپ ہم اب سر پہ بلا لیتے ہین
آسمان کھینچ کے ہم سر پہ اوٹہا لیتے ہین
جب کبھی بوسۂ نقشِ کفِ پا لیتے ہین
کب وہ سایہ ترا ای بال ہما لیتے ہین
کھینچکر ہم کبھی سوتون کو جگا لیتے ہین

۱۱۰	جھونٹ کو سچ بنا دیتے ہین دم بھر مین زار کسقدر زودون کی بڑھکر شعرا لیتے ہین	۷

کب مین اوس آنکھ کا شہید نہین
ہنسکے کہتے ہین دیکھکر مجھکو
لوگ کہتے ہین ہے مگر ہوئیگے
نگہہ لطف غیر پر ڈالین
دل وہ کیا جسمین ہو نہ یاد بتان
ضعف نے کردیا ہے مجھے مجبور

کونسے روز مجکو عید نہین
دل ترا قابل خرید نہین
سنتے ہین صرف چشم دید نہین
آپ کی ذات سے بعید نہین
آنکھ کیا جسمین شوق دید نہین
طاقت گفت اور شنید نہین

۱۱۱	نالۂ دل سے پھونک دین افلاک زار کچھ آپ سے بعید نہین	۱۶

پھر آوارہ الفت جہان مین کو بکو ہون
اوڑائی وحشت مین جا بجا کے خاک آرزو ہون

ترے جوبن کو دیکھا ہمنے ہر اک ماہ رو برسون ... رہا ہے جلوہ نور تجلی روبرو برسون

رہے ہو جس بت کافر سے اپنے روبرو برسون ... تعجب ہے نہ ہو اب اوسکی میری گفتگو برسون

وہ مجنون ہون کہ صحرا مین مرے دامان وحشت کو ... کیا ہے سوزن خار مغیلان نے رفو برسون

ہزارون سال حسرت بیٹھکر مدفن پہ چیخی ہے ... مری تربت پہ گھبراتی پھری ہی آرزو برسون

صبا کی طرح دم بھر بہی کبھی ٹھہرا نہ گلشن مین ... مثال نکہت گل مین پھرا ہون کو بکو برسون

بڑھا ہے گریہ بے صرفہ کا جوش اسقدر زیادہ ... بجائے اشک تر آنکھون سے ٹپکا ہے لہو برسون

ہم آغوش تمنا ہم رہے ہین ایک مدت تک ... پھرے ہین اپنی وحشت سے لپٹ کر کو بکو برسون

نہ پہونچا کچھ رگ گردن پہ صدمہ سخت جانی سے ... ترے خنجر سے قاتل ہمنے رگڑا ہی گلو برسون

ہوئے ہین مشورے میرے ستانے کے یہی پیہم ... رہی ہی اونسے اور اس آسمان سے گفتگو برسون

رکھا آوارہ گردی نے مجھے اک عمر سودائی ... بگولون کی طرح صحرا مین گھوما چار سو برسون

مے رنگین کے پینے پر اوٹھے ہین عمر بھر جھگڑے ... رہی ہے حضرت زاہد کی مجھسے گفتگو برسون

گھمایا گردش تقدیر نے دولاب کی صورت ... پھرایا جوش وحشت نے پریشان کو بکو برسون

شکروحی نے مجکو سرخرو رکھا پس مردن ... مثال خس اوڑائی [illegible] پھری چار سو برسون

کسی آئینہ رو کے حسن روز افزون کو دیکھا ہے ... رہی ہے صورت حیرت نمایان روبرو برسون

۱۵	ہزارون سال حسرت نالہ دل بنکے چیخی ہے ہماری چشم ترنے زار رویا ہے لہو برسون	۱۱۲

چمن پہ آئی ہے تازہ بہار ساون مین ... ہوا ہے دختر رز کا ادبھار ساون مین

چمک رہی ہے اودہر کر سحاب مین بجلی ... تڑپ رہا ہے دل بیقرار ساون مین

ہنجھک کے چونک پڑے جب چمک گئی بجلی ... ڈرے ہے جو آئی بلا کی پھوہار ساون مین

چہل پہل چمن زار مین ہوئی پیدا
کھینچی چین سے بے خوف وصل کی راتین
بجھیگا اب میری آنکھون سے اشک کا طوفان
پھڑک اوٹھیگی طبیعت مثال برق طپان
سہانی رُت سے طبیعت مین چلبلاپن ہے
چمک چمک کے مرا آشیان تپاتی ہے
دکھایا ابر کرم نے نکھار جو بن کا
تڑپ اوٹھا دلِ مضطر چمک گئی بجلی
خیال وصل ترا او بتِ ستم ایجاد
خزان کی شکل سے گم ہین حواس اُسکے بغیر
پڑا ہے ہجر مین اوجڑا ہوا دل مضطر

اوسیہر کے رنگ پہ آگئی بہار ساون مین
ملا ہے مجھسے مرا گلعذار ساون مین
مراد کہا ئینگے یہ جو بہار ساون مین
چمک اوٹھے گا دلِ داغدار ساون مین
مچل رہا ہے دل بیقرار ساون مین
اوڑا ئے برق نے انذار یار ساون مین
ہوا عروس چمن کا سنگار ساون مین
برس پڑے قطرۂ اشکبار ساون مین
مرے گلے کا ہوا آکے ہار ساون مین
اوڑا ہے برق کیصورت قرار ساون مین
خزان کی ہے یہی اک یادگار ساون مین

جنابِ زار یہ چمکین ہین قیامت تک
[illegible] ین دختر رز کی بہار ساون مین

۱۶۳

۱۴۱

اسیصورت سے ہجر یار مین اب دن گذرتے ہین
مری تربت پہ وہ کس ناز سے ہو کر گذرتے ہین
کسیکو پیار کی آنکھونسے دیکھو با وفا بنکر
تمہین گنج دولت دنیاسی ہین سمجھے ہوئے بڑھکر
شب وصل آکے چپ پہلو مین سو رہتے ہین خوش ہوکر
دکھایا ملکِ حسن و عشق نے کچھ اور ہی عالم

کبھی گبہرا کے روتے ہین کبھی فریاد کرتے ہین
کہ ہر گام پر تسلی سے ترستی ہین پامال کرتے ہین
ہزارون صدقے ہوتے ہین ہزارون تم پہ مرتے ہین
تمہین پر جان دیتے ہین تمہین پر فخر کرتے ہین
نہین یونہی طرح چھیڑا رہے ناوان کرتے ہین
مین اونپر فخر کرتا ہون وہ مجھپر ناز کرتے ہین

بنا لیتے ہین وہ باتون ہی باتو مین مجھے جھوٹا
قیامت دیکھیے ہر بار دل لیکر مکرتے ہین

مری تربت پہ وہ آتے ہوے کچھ خوف کہاتے ہین
جھجکتے ہین ٹھٹکتے ہین دبے جاتے ہین ڈرتے ہین

چلن سے روز ہوتی ہے قیامت اک نئی برپا
ترے جوبن سے اوٹھتے رات دن فتنے ابھرتے ہین

زمانہ کانپ جاتا ہے فلک گردش مین آتا ہے
کبھی ہم جوش وحشت مین اگر فریاد کرتے ہین

نہین سنتا کوئی اس دہر مین اپنی تو کیا ہوگا
خدا کے پاس جا کر اب تری فریاد کرتے ہین

نہ دن کو صبر ہوتا ہے نہ شب کو چین ملتا ہے
غم فرقت مین کس مشکل سے میرے دن گذرتے ہین

جو ہوتی ہے کبھی وحشت تو پہرون خاک اوڑاتے ہین
اوٹھاتے ہین فلک سر پر اگر فریاد کرتے ہین

۴۱۱ — نہ پوچھو ہمدمو کیا ہے جناب زار کی حالت
کبھی سر پہوڑتے ہین اور کبھی فریاد کرتے ہین — ۱۰

بھول جاتا دل حزین نہ کہین
یاد کرنا مری کہین نہ کہین

ڈر یہی ہے کہ برق تابان کو
پھونک دے آہ آتشین نہ کہین

حضرت دل کی فکر کیا لوگو
یہ بھی مل جائینگے کہین نہ کہین

کوچۂ یار مین وہ دل جائے
جسکو دنیا مین ہو زمین نہ کہین

باغ کی سیر کو تو جاتے ہو
دیکھو مچلے دل حزین نہ کہین

دل مضطر ہے اس مین بندھا
کھل پڑے زلف عنبرین نہ کہین

جسکو گردون نے پیس ڈالا ہے
ہون وہ ای ضعف تن ہمین نہ کہین

طالب وصل مین تو پھر ہون مگر
ڈر ہے وہ پھر کرین نہین نہ کہین

پڑ رہینگے جگہہ ملیگی اگر
گوشۂ دل مین ہم کہین نہ کہین

اونکے لب آئے جان دے دینا

ترے روز جو ... یکھتے ہین
کہان ہے مگر ... غم
نہ پایا کوئی راست و ...
تری محفل خاص مین اب ...
جھلک تیرے عارض کی اے مہر انور
جو ہین کوچۂ یار کے رہنے والے
جفا و ستم کی نہین انتہا مجھپہ
گلے تیرے ملتے ہین اے کج ادا جو
جھکا دیتے ہین اپنے سر کو وہین ہم

قیامت کے رنج و الم دیکھتے ہین
نہ تم دیکھتے ہو نہ ہم دیکھتے ہین
غلط سارے قول و قسم دیکھتے ہین
نئے جلوے روز اے صنم دیکھتے ہین
اگر دیکھتے ہین تو ہم دیکھتے ہین
کوئی دم مین راہ عدم دیکھتے ہین
وفا و حیا تجھہ مین کم دیکھتے ہین
وہ پھر اپنے سر کو قلم دیکھتے ہین
اگر ابروے یار خم دیکھتے ہین

۱۱۶	سبب حضرت زار کیا ہے جو ہم یون تمہین ہر گھڑی محو غم دیکھتے ہین	۱۱

سامان اسی آنکھہ مین دونون جہان کے ہین
یہ زرد زرد نالۂ آتش فشان کے ہین
عنقا کو ڈھونڈھ لاتی ہے فکر رسا مری
حرص و ہوا ہے خواہش دنیا ہے فکر زر
پھیلے ہوئے ہین نقش چمن جو ہر طرف
منھہ زرد ہی عدو کا طبیعت اداس ہے
آوارہ جہان مین کہین نہین قیام

جلوے اسی نگاہ مین کون و مکان کے ہین
ڈر سے دھوئین اوڑے ہوئے آسمان کے ہین
مجھسے کہان چھپینگے وہ ایسے کہان کے ہین
یا رب یہ کیسے سخت مقام امتحان کے ہین
صیاد یہ تو تنکے کسی آشیان کے ہین
سارے یہ سر کھرے خونہان کے ہین
بتلائین کیا کہ کون ہین ہم اور کہان کے ہین

سیکھا ہے طرز تاب دل بیقرار سے — انداز سب اوڑے ہوئے برق طپان کے ہین

ہم غمزدون کے حال کو کیا پوچھتا ہے خضر — بچھڑے ہوئے غریب کسی کاروان کے ہین

اس سمت بھی نگاہ کرم چاہیے صنم — ادنی غلام ہم بھی ترے آستان کے ہین

۱۱۷ — جلتے ہین زار دیکھ کے حاسد ہمین مدام — ۱۰
شہرہ جو دور دور ہماری زبان کے ہین

گیسوؤن مین اوسکے دل پھنسکر نکلسکتا نہین — وقت جو آتا ہے سر پر پھر وہ ٹل سکتا نہین

کوچہ دلدار مین شاید سنبھل جائے مگر — گلشنون مین تو دل مضطر بہل سکتا نہین

سب بدل سکتے ہین پر افسوس ہے تو ہے یہی — دل کسی صورت سے اوس بت کا بدل سکتا نہین

خواہش وصل صنم ہے محض امر محال — یہ وہ ارمان ہے کبھی دل سے نکلسکتا نہین

جان بلب بیمار غم ہے المدد اے ضعف تن — اب یہ حالت ہے کہ کروٹ تک بدل سکتا نہین

پھونکتا ہون کلام گرم سے ایک ایک کو — مجھپہ ہرگز دشمنون کا وار چل سکتا نہین

وصل کی شب وہ نہ بیٹھین بیٹھے تو کچھ غم نہین — دل ورا دو ہاتھ بھی کیا اب وہ چل سکتا نہین

داغ دل کا اسطرح ممکن نہین رہتا ہے سبز — بے ورے اشکونکے الپا پھول پھل سکتا نہین

دور ہو سکتی نہین دل سے مرے غم کی خلش — یہ وہ کانٹا ہے جو سینہ سے نکل سکتا نہین

۱۱۸ — ضعف نے اے زار مجھکو کردیا وہ ناتوان — ۱۱
آنکھ سے آنسو تلک میرے نکل سکتا نہین

عدو سے ملنے مین بھی اب مجھے کچھ عار نہین — وہ کون ہے کہ جو میرے گلے کا ہار نہین

مین فرط ہجر سے کس روز اشکبار نہین — وہ کون روز ہے جسدن مین بیقرار نہین

یہ بے ثبات ہے دنیا کہ ایک لحظہ کو — تسلی دل ابنائے روزگار نہین

وہ کون ہے جو پھنسا ہو نہ دام دنیا مین
کسی جہان مین امید کشود کار نہین

زمین نہین کوئی ایسی جہان ہو نہ کچہ غم
بشر نہین کوئی ایسا جو سوگوار نہین

عدو کی کہائیے اچھا ذرا قسم تو بھلا
جو دلمین آپکے ای ماہرو غبار نہین

نہین یہان کسی شی کو ہمیشگی ہرگز
یہ دار فانی ہے اسکا کچہ اعتبار نہین

وہ دل نہین وہ طبیعت نہین وہ شوق نہین
وہ سیر باغ نہین اور وہ بہار نہین

شباب مین نہین اوٹھتے ہین ولولے کسکو
وہ کون ہے جسے اس عمر کا خمار نہین

ہمیشہ رکہا ہے مست خمار مدہوشی
کیا مجھے کبھی ساقی نے ہوشیار نہین

۱۱۹ — عجب بلا مین گرفتار ہون کرون کیا زار
او نہین ادا پہ مجھے دل پہ اختیار نہین — ۱۰

کس روز میری آنکہ سے طوفان بپا نہین
کب حشر میرے نالون سے برپا ہوا نہین

ہمسا کوئی جہان مین اگر دوسرا نہین
تو ہمسا بھی ابھی کوئی اہل وفا نہین

مٹی کا کوئی اپنے اگر بنگیا چراغ
تھی تیرگی یہ اوسمین کہ روشن ہوا نہین

خنجر سے جو کہ تیز ہو وہ نہین نگاہ
لاکھون کو قتل جو نکرے وہ ادا نہین

واجب ہے اپنے عاشق مضطر کا مارنا
دشمن کا قتل آپ کو ہرگز روا نہین

وہ درد ہے جسکا کہ معدوم ہے علاج
یہ مرض وہ ہے جسکی کہین بھی دوا نہین

ہر چند لاکھہ فکر ہوئین اسکے واسطے
پر درد دل مرا کسیصورت گھٹا نہین

جہنجہلا کے یون کہا مجھے کوچہ مین دیکھکر
کم بخت تو ابھی مرے در سے ٹلا نہین

وہ بزم جام مے نہین وہ لطف گل نہین
وہ سیر باغ دہر نہین وہ ہوا نہین

خواہان ہون زار صرف تری اک نگاہ کا

۱۲۰	ویسی تو مجبپہ حق کی عنایت بہی کیا نہین	۱۲

چمکتا ہے جو نور حق ترے روی درخشان مین
نہین پاتے ہین ہرگز بات ہم وہ ماہ تابان نہین

رکھو نہین نام غمنامہ اگر اسکا تو ہے واجب
بھرے ہین حسرت و افسوس کے مضمون دیوان نہین

ہوئی مینخانے مین پھر دور جنت زر جوبن کی متوالی
گھٹا مین اوودی اوودی چھا گئین اب پھر گلستان نہین

شکست توبہ کا برپا ہوا پھر شور مسجد مین ہو
اوٹھا پھر بر شوخی آگئی پھر برق تابان مین

گھٹا اوٹھی بہار آئی چمن مین چمن مین جام چھلکے
بھلا پھر صبر ہو کسطرح دیوانے سے زندان مین

ذرا فصل جنون آنے تو دو جلدی ابھی کیا ہے
ہزارون چاک آئینگے نظر میرے گریبان مین

کرینگے پرزے پرزے دامن محشر کے دیوانے
قیامت آئیگی فصل جنون فتنہ سامان مین

گرفتاران کاکل مین گنی جاتی ہین جو ہین تک
پھنسے ہین دل پریزادون کے انکی زلف پیچان مین

نہ کشت بخت ان مین ذرا حاصل ہوا ہرگز
جو کیفیت نظر آئی ہے میرے زخم خندان مین

سنا ہے جب سے حال غیر متغیر ہوئی حالت
لگی ہے ایک آتش سی جگر مین ہم دل جانان مین

کسی صورت نہین دم بھر ٹھہر سکتا وہ وحشی ہون
پھرا کرتا ہون برسون گھومتا کوہ و بیابان مین

۱۲۱	جناب زائر تحسین نمبر ہے اس کم سنی مین بھی نکلے ہین تمنے کیسے کیسے نادر شعر دیوان مین	۵

مستی پہ ہے ہماری بادہ خواری اندنون
کیون نہ آئے باغ مین فصل بہاری اندنون

کیون نہ اک طوفان ہو میری اشکباری اندنون
کیون نہ بحر غم ہوا آنکھون سے جاری اندنون

برق تابان چھا رہی ہے چل رہا ہے دور جام
جھوم کر آتا ہے ابر نو بہاری اندنون

موسم برسات ہے فصل جنون کا دور ہے
جوش پر آئیگی میری اشکباری اندنون

زائر کسکے ہجر مین اسطرح بیتاب ہے

نہ اسلئے ساتھ خدا کے لئے مجھے رکھنا
فلک پہ ہے یہ نہین جلوۂ مہ تابان
یہ جسم زار مرا معدن صعوبت ہے
تڑپ کو دیکھ کے اسکی مین خوف کھاتا ہون

دل طپان کا لگ ہو مزار پہلو مین
چمک رہا ہے دل داغدار پہلو مین
جگر مین داغ اگر ہین تو خار پہلو مین
کریگا کیا یہ دل بیقرار پہلو مین

۱۲۶	وہ دن بھی یاد کرو جب کہ روز رہتے تھے جناب زار کے اے گلعذار پہلو مین	۵

اسطرح ہو رہا ہے سینہ مین داغ روشن
وہ ماہ ہو خرامان اگر سیر گل کو شب مین
بعد فنا یقین ہے کردے اسے ہو مین گل
نور رخ معانی رونق فزا ہے دل مین

جسطرح ہو اندھیری شب مین چراغ روشن
رخ کی چمک سے فوراً ہو جائے باغ روشن
ہو گر لحد پہ میرے کوئی چراغ روشن
رہتے ہین شاعرون کے ہر دم دماغ روشن

۱۲۷	ای اہل حشر اسکی کیا پوچھتے ہو حالت ہے زار رشک محشر یہ داغ روشن	۶

ای شوخ فدا ہین ترے جوبن پہ ہزارون
ہو ڈال ذرا بہر خدا انکو تو قاتل
سمجھا نہین سب زخم دلی پیکان کی علامت
ڈوبا ہوا بیٹھا ہون گناہون مین سراسر
اللہ ری ان پھولون سے جوبن کی ترقی

شیدا ہوئے بیٹھے ہین انگین پہ ہزارون
چھینٹے ہین لہو کی ترے دامن پہ ہزارون
کانٹو نکی ہین نوکین جو مرے تن پہ ہزارون
تقصیر ہین باقی مری گردن پہ ہزارون
مرغان چمن چھائے ہین گلشن پہ ہزارون

۱۲۸	ای زار شب و روز جمع رہتے ہین اب تو سر پیٹنے والے ہے مدفن پہ ہزارون	۷

نالے کرون تو حشر کو سر پر اوٹھاؤن مین ۔۔۔ چھیڑون تو سارے اہل عدم کو جگاؤن مین

نار جہنمی کا نمونہ ہے تن ہمیہ ا ۔۔۔ کس طرح سے اس آگ کو یارب بجھاؤن مین

آخر کہان تلک مین اوٹھاؤن یہ آفتین ۔۔۔ لالہ کی طرح کب تلک اب داغ کہاؤن مین

یہ آب وتاب خاک مین ملجائے سب ابھی ۔۔۔ اے طور داغ دل اگر اپنا دکہاؤن مین

مدفن پہ میرے قصد ٹہلنے کا ہوا اگر ۔۔۔ آنکھین ہزار راہ مین تیری بچھاؤن مین

وہ گلبدن ملے جو چمن مین مجھے کہین ۔۔۔ پھر پھول کر نہ جامۂ تن مین سماؤن مین

۱۲۸	اے زار اوٹھاؤن ہجر کے صدمے کہانتلک کب تک تپ فراق سے آنسو بہاؤن مین	٧

اس عشق نے ہزارون مجنون بنادیے ہین ۔۔۔ لاکھون نے بنائے گھر اسنے ڈہا دیے ہین

جنگل کے جنگل آہ دل نے جلادیے ہین ۔۔۔ اشکون نے اپنے لاکھون دریا بہادیے ہین

اک سر ہزار سودا کا مین بنا ہون مصداق ۔۔۔ فکر وطن نے لاکھون جھگڑے لگا دیے ہین

اک خلق کا صفایا ابرو نے کردیا ہے ۔۔۔ شمع نگہ نے لاکھون بے سر بنا دیے ہین

کشتے لحد پہ اپنے یارب کیا اندھیرا ۔۔۔ کسنے مرے چراغ مدفن بجھا دیے ہین

باد خزان نے گلشن پامال کیون کیا ہے ۔۔۔ صرصر نے کیون گلونکے بوٹے تپکا دیے ہین

۱۲۹	دشمن کی تو ہی طاقت ہے کیا تمہارے آگے اے زار اچھے اچھے تمنے رولا دیے ہین	۹

رات دن تیری صنم یاد کیا کرتے ہین ۔۔۔ کثرت درد سے فریاد کیا کرتے ہین

ارے نادان کوئی اسطرح بھی رہتا ہوگا ۔۔۔ یون کہین وصل مین فریاد کیا کرتے ہین

روز سہتا ہون نئے جور دل پر غم پر ۔۔۔ روز وہ اک ستم ایجاد کیا کرتے ہین

یون گمشتگی دل کا یقین ہے تو اب
ہے یہ نیرنگی الفت کہ ترے کوچے مین
حضرت دل بھی مجھی جاتے ہین چلنے کو ابھی
اونکے کوچے مین لگا رہتا ہی پہرا دن رات
اونکے کوچے مین جو لیجاتے ہین شوق کبھی
آگئی فصل جنون خیر سے اب اپنی
لوٹ لیتا ہون لپک کر ترے جوبن کو مین

تب لپیٹے چیر کے سینے کو دکھاتا ہون مین
سایۂ نقش کف پا نظر آتا ہون مین
جب کبھی کوچۂ دلدار مین جاتا ہون مین
کبھی جاتا ہون وہان سے کبھی آتا ہون مین
آپ کی حضرت دل خیر مناتا ہون مین
پرزے پرزے ترے ای چرخ اوڑاتا ہو نہین
کبھی تنہا جو کہین راہ مین پاتا ہون مین

۱۴۲

جب کبھی جوش جنون زار سے مجھے ہوتا ہے
اشک خون آنکھ سے گھبرا کے بہاتا ہون مین

۱۵

صبر اب مجھ سے کیا جاتا نہین
کب شب فرقت مین گھبراتا نہین
یا الٰہی بھیج دے اب موت کو
سخت ایذا دے رہا ہے مجکو تنگ
وعدۂ فردا وہ کب کرتا نہین
ہو گئے سینہ قلم مین سو شگاف
الحذر اے سوزش زخم درون
اونکے کوچے مین چلا اے دل تو پھر
دل نہین کہتا کہ یکا مانتا
تیر ابرو اور ترچھا تیغ سا

لب ترے ای جان کچھ بھاتا نہین
کب مرا ہونٹھون پہ دم آتا نہین
یہ ستم مجھ سے سہا جاتا نہین
ہجر مین کیون دم نکل جاتا نہین
کب مری جھوٹی قسم کھاتا نہین
حال دل اس سے لکھا جاتا نہین
آہ کسی صورت سے چین آتا نہین
شوخیون سے اپنی باز آتا نہین
کون ایسا ہے جو سمجھاتا نہین
ای دل محزون تجھے بھاتا نہین

چہاتی پہٹتی ہے جو کرتا ہون خیال
حالت دل ضعف نے کردی تباہ
ہاے لوٹون کسطرح جوبن کو اب
پیر شوخی نے دیے باہر نکال

حال دل مجسے کہا جاتا نہین
اب تو پہرون ہوش مین آتا نہین
اونکو تنہا بہی کہین پاتا نہین
اب وہ غیرونسے بہی شرماتا نہین

۱۳ ۳

نزار کب حیران نہین کرتا ہے دل
تنگ کسیدن مجسے جنو اتا نہین

۱۴

ہر قدم پر اوسکے پر بافتۂ رفتار ہین
گہورنے کو ہم جنہونکے پیچہے چلے جاتے ہین روز
ہنس نہ ہنسنے کے سبب نہین بگڑیگا ساتہی کوئی بہی
ویہ مین پیتے ہین مے مسجد مین پڑہتے ہین نماز
سچ بتا کس شخص کا ہے قتل منظور نظر
غیر کا خط ہمسے پوشیدہ کیا ہے کس لیئے
ہمکو تنکے کی طرح پہینکا ہے کم ظرفی سے دور
وعدۂ فردا پہ پہر صورت بہی دکہلائی نہین
ضبط ہو سکتا نہین ممکن کسیصورت سے اب
ایکدن پامال بہی قدمونسے کردے ہمین
آنکہ سے جاری ہے خون منہ سے لہو ہے تہوکتا
ایک آہ آتشین سے خاک کردیگی ضرور
یہ نگاہ یار ہے یا نوک تیر تیز ہے

دیکہہ کر جن دلربا کے جانسے بیزار ہین
منفعل گل ہین ای صبا ہم رونق گلزار ہین
اپنے مطلب کے ہین دنیا والے کسکے یار ہین
زاہد وہ نہین زاہد او میخوار وہ نہین میخوار ہین
کیون چڑہی ہی غصے سے تیری ابروے خمدار ہین
سب طرحسے ہم تو تیرے محرم اسرار ہین
غیر سارے آجکل تیرے گلے کا ہار ہین
محض جہوٹے آپکے ایمان سب اقرار ہین
جوشش عشق نہان سے سخت ہم لاچار ہین
کون مدت سے ترے وارفتۂ رفتار ہین
آج عاشق کے بگڑے ہوئے کچہ تار ہین
آج ہم اے چرخ تجہسے برسر پیکار ہین
تیغ براں ہین کہ اونکی ابروے خمدار ہین

۱۳۴	حضرت زار اب نہین کچھ آپ مین باقی ہے دم سب فنا ہونے کے اب تو آپ کے آثار ہین	۷

کچھ حیا چشم فتنہ گر مین نہین — شرم شوخی بھری نظر مین نہین
یان تلک گھلے ضعف ہے اب — طاقت گریہ چشم تر مین نہین
یا پہونچتی نہین مری آہین — یا اثر آہ بے اثر مین نہین
اونکے آتے نہ مجھے کرے بیدار — درد ایسا کوئی جگر مین نہین
بیکسی رو رہی ہے سر پکڑے — کچھ بھی اس دل سے اوجڑ گھر مین نہین
دھار اشکون کی کیون نہین تھمتی — چاک اگر دامن نظر مین نہین

۱۳۵	کون ایسا حسین ہے جو آج حضرت زار کی نظر مین نہین	۹

شعلے جو ہین ہر رگ بدن مین — آتش یہ لگائینگے کفن مین
آیا ہے حسن اب گہن مین — گل ہو گئی شمع انجمن مین
غمخوار نہین کوئی وطن مین — ہین خار بھرے ہوئے چمن مین
یارون نے لگائی آگ تن مین — لوٹے گئے زار ہم وطن مین
آہون کے شرارے جا لگے ہین — تارے نہین گنبد کہن مین
آئی کیسی خزان الٰہی — اس پھول بھرے ہوئے چمن مین
ہر سو خندان ہین لالہ و گل — ہے آگ لگی ہوئی چمن مین
اوبھرے نہ کبھی کہان نکلنا — ہم ڈوب گئے چہ ذقن مین

	سوز غم سے بس بنا زار شعلے جلنے لگے کفن مین	
۱۳۶	ردیف واو	۱۹

پھونکے گا کون طور پہ برق و شرار کو
پامال کیجئے نہ دل بیقرار کو

ڈھا جائے گھر پہ جوش ہے ابر بہار کو
خرمن جلے یہ لاگ ہے برق و شرار کو

آہوں نے اپنی تیغ اوٹھایا فشار کو
سوز دروں نے پھونک دیا خود قرار کو

کیا کیا دئے فریب دل بیقرار کو
قاصد بنا کے بھیجدیا غمگسار کو

اٹھلائے ہی برق تجلی اِدھر اُدھر
دیکھا نہین مگر شرر آہ زار کو

داماں تر کو ساتھ نہ لین کیون ہے روز حشر
ٹھنڈا کرینگے اس سے جہنم کی نار کو

اللہ ری اپنی وحشت دل بعد مرگ بھی
پریون نے آکے گھیر لیا ہے مزار کو

تابش کا ابر لحد جوش ہے ظلمت کا اسکو جوش
ذروں سے اپنی پھوٹ پڑی ہے غبار کو

کیون ہمکو چھیڑتا ہے عبث اے عذاب قبر
سوز دروں فشار نہ دے اب مزار کو

توبہ کرین ہزار ہمین پر نہین یقین
شاعر بھلائین نہ مئے خوشگوار کو

آئی نہ ہمکو وصل کی لذت شب وصال
جنت مین جام مے نہ ملا بادہ خوار کو

یان خون خشک ہے شب غم دیکھ دیکھکر
وان خواب عیش سے نہین فرصت قرار کو

مہمان روز آتے ہین ایسے کہین بھلا
کیونکر بٹھائین دل مین نہ ہم تیر یار کو

لاکھوں برس کا جو شور مچائیگا شور حشر
جنبش نہ دے سکیگا ہمارے مزار کو

غمخوار ہے کہ یہی ملاتے ہین خاک مین
مونس سمجھ نہ درد و غم و ہجر یار کو

صدقے اوتار و تر نہین اوڑتی مین بلبلین
سانچے مین ڈھالتی ہین عروس بہار کو

پہلے کہاں تھی او ہمین یہ نازک مزاجیاں
جوبن نے اونکے ناز سکھایا بہار کو

یہ سادگی تو دیکھو کہ کہتے ہین وقت وصل
لوٹے نہ کوئی آج ہماری بہار کو

۱۳۷

کافی ہے روشنی ہمین داغ جگر کی زار
رکھدین الگ اوٹھا کے چراغ مزار کو

۸

جھانکتے ہین ہم در و دیوار کو
دیکھین شاید جمال یار کو

بھول جائین طور کو موسیٰ ابھی
دیکھ لین گر جلوہ گاہ یار کو

جلوہ آتش مین ہے شان خدا
ایک سمجھین آپ نور و نار کو

آسے نہ بہر عیادت وقت نزع
ہو گئی تسکین دل بیمار کو

یہ وہ موسم ہے ہلال کی جگہ
گلفشان دیکھا دہان مار کو

مجمع محشر یہ کیا ڈالین نظر
دیکھ لینگے جلوہ گاہ یار کو

اپنا پیراہن بنا دیتے ہین روز
پردہ ہائے عنکبوت ہر تار کو

۱۳۸

زار اب باندھو کمر طبیا زہد
ہو چکی صحت دل بیمار کو

۶

لطف ہو کعبہ مین بھی گر کوئی میخانہ ہو
بیخودی ہو وہی کیفیت مستانہ ہو

خواہش ساغر جمشید نہین ہے مجھکو
کسی میخانہ کا ٹوٹا ہوا پیمانہ ہو

ہو طبیعت تو فدا ہو اوسی ماہ نو پر
دل اگر ہو تو اوسی شمع کا پروانہ ہو

پھرتا رہتا ہون شب و روز اوڑایا ہوا
مجھسا یارب نہ کوئی دہر مین دیوانہ ہو

اونکی محفل مین کوئی دخل نہین پا سکتا
خواہ اپنا ہو کوئی یا کوئی بیگانہ ہو

پانی گھل گھل کے ہوا ہجر مین اب آنکھونکا
کیون لبریز نہ تری عجز کا پیمانہ ہو

ہر گھڑی پیش نظر جلوہ میخانہ ہو
مے چھلکتی ہوئی چلتا ہوا پیمانہ ہو

اونکی محفل مین کوئی دخل نہین پا سکتا
خواہ اپنا ہو کوئی یا کوئی بیگانہ ہو

مست ہین کوچہ دلدار کے ہمتو واعظ
خلد جائے وہ ترے ساتھ جو دیوانہ ہو

ساقیا خم کے اوچھلنے کی گھڑی ہے [illegible]
برگ گل سے بھی سبک تر کوئی پیمانہ ہو

بادل اوٹھا ہے گھٹا چھائی ہے کالی کالی
شیشہ مے ہو چھلکتا ہوا پیمانہ ہو

سیر ہو شیخ جو اس شکل سے گھر جائین
خم مے سر پہ ہو اور ہاتھ مین پیمانہ ہو

دشت مین چارون طرف پھرتے ہین ہمارے

خدا رکھے سلامت اونکے اِن سیاہ خیمین کو
بلا سے ہو میں مرنے کو کوئی بے خانمان بس یا
رقیب روسیہ نے اسقدر اونکو بنایا ہے
تقاضا ہی یہی وحشت جنون کا ہر گھڑی مجھسے
اوڑاؤ خاک کی صورت نہ مجکو اسطرح ہر سو
ہنسو بولو کرو الفت کی باتین پیار سے باہم
خفا ہو جاتے ہین جتنے جسقدر رجی جاتے ہین جھنجھلا کر
ہوئی ہین اسکے سبب سے کیسی کیسی ہائے تکلیفین
اوڑا دینگے زمین آسمان کی دہجیان جا کر
نہ اندھیرے مین تشبیہ رخ کو دے تو دون لیکن

کہ جب آنچل ڈھلا جھمک جھمک کے دیکھا ہنسکے جوبن کو
کرو تم شوق سے پامال آکر میرے مدفن کو
کہ اب پہچان بھی سکتے نہین وہ دوست دشمن کو
اجازت ہو اگر تو لوٹ لین مین اونکے جوبن کو
ہنسو بولو ذرا چھوڑو بھی اب اے جان الجھن کو
شب وصلت نہ شرماؤ جھکاؤ یون نہ گردن کو
کسی صورت سے مین ہرگز نہ اب چھوڑونگا دامن کو
خدا غارت کرے جلدی جہان سے اپنے دشمن کو
اگر دینگے پرسش حشر مین تیرے پرینے مین گو دامن
کہین ہٹا لگے یارب نہ انکے روے روشن کو

۱۴۱

مجھے ہوتا ہے دہوکا برق کا اے زار وہ جسدم
نکہر کر بام پر چڑھتے ہین چمکاتے ہین جوبن کو

۵

روز فراق اونکو مری اور خبر نہو
جاے وہ کوچہ بت کا جہان نصیب ب
ہو جاے محو ذکر گیہان سے نام ہجر
کرتے تو ہوا اشارہ ابرو یہ بار بار

کہنے کی بات ہے جو دعا مین اثر نہو
جسکا زمانہ نے بہرین کہین اور گہر نہو
یارب شب وصال کی ہرگز سحر نہو
ڈر ہے مجھے جہان کہین تیرہ روز بد نہو

۱۴۲

دامن مین کچھ چھپائے ہوئے ہین وہ آج آکے
دھڑکا مجھے یہ ہے کہ کسی کا جگر نہو

۱۲

رخ روشن ذرا مجکو دکھاؤ
بہت مجھ پر جفائین کر چکے ہو
غلام بے درم اپنا بناؤ
خدا کیواسطے اب باز آؤ

مین عاجز آ گیا قید قفس سے
رہائی کی کوئی صورت بتاؤ

ذرا وہ بہی تو دیکھین حال بیمار
یہان تک کوئی جا کر اونکو لاؤ

کہان ہو اے مرے غمخوار و ہمدم
مجھے قید جدائی سے چہڑاؤ

خدا کے واسطے اے اشک حسرت
مری خاطر نہ اپنی جان گنواؤ

کوئی جا کر فقط اونسے یہ کہدے
وہ مرتا ہے اوسے تم دیکھ آؤ

تمہین ہم اب بہی سمجھاتے ہین دیکھو
وفا سے حضرت دل باز آؤ

دم رخصت خدا کیواسطے یار
ذرا تم پاس سے میرے نہ جاؤ

نہ اتنی بے رخی سے کام لو اب
مین مرتا ہون مجھے صورت دکھاؤ

تمہین سمجہاتا ہون اے حضرت دل
کسی صورت سے اب بہی باز آؤ

۵	جناب زار اب تم بہی سر بزم کوئی دو چار شعر اپنے سناؤ	۱۴۳

چاند پہلے ہمسری یار کے قابل تو ہو
آ کے ٹہرے سامنے یہ قدر اوسے حاصل تو ہو

ہمسری کیجیے گا میری رقیب دیکھیے مقابل تو ہو
پہلے میری طرح سے عاشق کامل تو ہو

زہر ہی دست دید کیجیے تہوڑا سا اپنے ہاتھ سے
درد فرقت سے کبہی صورت شفا حاصل تو ہو

خاک کر ڈالون ابہی دم آہ آتش بار سے
بزم مین کیونکر رقیب بے ادب داخل تو ہو

۱۹	تب سمجھے گر ناز زار تدبیر رقیب روسیہ آپ کے قابو مین پہلے آ گیا یہ دل تو ہو	۱۴۴

گیسوئے یار ہوئی صورت اژدر ہمکو
کاٹ کہانے لگی یہ زلف معنبر ہمکو

نت مٹہے بہلادے دئے بخت نے چکمہ ہمکو
صورت چرخ پہر آیا کیا گہر گہر تمکو

اسلئے جام مئے ناب دے اے حضرت شیخ
لطف کیا دیگا بہلا چشمہ کوثر ہمکو

کر کے سیر ازل و عرش یہان آئے ہین
اب کہان دیکھیے لیجائے مقدر ہمکو

ہو کوئی اور فلک اور زمین اور مقام
دل مضطر کے برابر نہین ہوگی ہر گز
شکل تصویر گلہ اُف نہ نکالینگے کبھی
ہین وہ مے کش کہ اوڑاتے ہین ابر ہر روز
رستم و زال کے جاتے ہوے پر جاتے ہین
آپ کے عارض خورشید شمایل کا خیال
یون تو دیکھے ہین زمانے مین ارو سوق
اتنا بھاری خم مے کس سے اوٹھیگا ساقی
گر وہ ہی حور نہین ساتھ مین تو اے واعظ
نہین معلوم کہ کیون آج دم سیر چمن
خانہ دشمن ناپاک مین ڈہوندہا گولا کہہ

اس جہان مین تو نہین چین گہڑی بھر ہمکو
لا کہہ دکھلائے تڑپ برق چمک کر ہمکو
جتنا جی چاہے ستالے وہ ستمگر ہمکو
عرش سے بادہ گلفام کے ساغر ہمکو
لیگیا کھینچ کے جس جا پہ مقدر ہمکو
خواب مین دہوکے دیا کرتا ہی اکثر ہمکو
نظر آیا نہ کوئی آپ سے بہتر ہمکو
دیتا ہلکا سا کوئی جہانٹ کے ساغر ہمکو
گلشن خلد ہی دوزخ کے برابر ہمکو
دیکھکر ہنسنے لگے غنچہ پر زر ہمکو
نہ ملا پر نہ ملا شوخ ستمگر ہمکو

اتنی کثرت سے ہین آفاق مین اشعار زرا
جسکے لکھنے کے لیے چاہیے دفتر ہمکو

۱۴۵ ردیف ہای ہوز ۱۱

تیور کو چڑھاتا رہا دلدار ہمیشہ
بھولے سے نہ دی خواب مین تسکین کبھی آکر
بڑھتا ہی رہا صرصر عالم کا بگولا
اک روز بھی آیا شب وعدہ [illegible]
وحشت مین غم و حسرت و یاس [illegible]
سوسنی کی طرح روز ان تلوار کا [illegible]
وان لوٹتے ہین کیفیت [illegible]

کھینچے رہا مژگانون کی تلوار ہمیشہ
یہ چرخ رہا برسر پیکار ہمیشہ
گھٹتی ہی رہی رونق گلزار ہمیشہ
ہوتے رہے عہد سے ترے اقرار ہمیشہ
غمخوار مرے رہتے ہین بیمار ہمیشہ
تکتے ہین ترے طالب دیدار ہمیشہ
یان کس کی ہی حسرت مری غمخوار ہمیشہ

ہو لطف اگر رند اوچھالا کرین آکر
واعظ ترے سر سے تری دستار ہمیشہ

وہ رند ہین ای شیخ کہ رہتا ہی برابر
پیش نظر اپنے در خمار ہمیشہ

کیا وجہ ہی ای شیخ بتا مجکو جو تا کے
تو مجھسے رہا بر سر پیکار ہمیشہ

۱۴۶	پہلو مین مرے آکے کسی روز نہ بیٹھا دھوکے مین رکھا اوسنے مجھے زار ہمیشہ	10

فرقت مین رہا دل کا یہی کام ہمیشہ
سر پیٹا کیا صبح سے تا شام ہمیشہ

بتقدمی ناب کا اک جام مجھے دے
ساقی رہے دنیا مین ترا نام ہمیشہ

انسان کو ہر وقت مین ہر حال مین ہی چاہئے
لازم ہی کہ سوچ کے ہر کام ہمیشہ

لیتے رہے اغیار تو بوسے ترے پیہم
اور ملتی رہین زار کو دشنام ہمیشہ

سر پیٹتے ہین حسرت و افسوس لپٹ کر
دل دینے کا ہوتا ہی یہ انعام ہمیشہ

خوش ہوتا ہی کیا ای بت سفاک تو ہم بھی
رہتے نہین ایک سے ایام ہمیشہ

وہ رند ہون کرتا ہون شب و روز دعا مین
آباد رہے ہم سے خم و جام ہمیشہ

بدلا نہ مقدر نہ پھرا بخت سیہ ہائے
اوقت مین رہی گردش ایام ہمیشہ

آ آکے ترے کوچہ مین عشاق ستم کش
تکتے رہے حسرت سے در و بام ہمیشہ

۱۴۷	پایا نہ کوئی ثمرۂ نیک آج تک ای زار الفت مین رہے مفت مین بدنام ہمیشہ	12

کیون دل رہے نہ تیرہ دلستان کے ساتھ
لازم ہی میزبان کو رہے میہمان کے ساتھ

دوری ہی کہین شعلہ سوزان سے پھونک دے
ہی لاگ آہ دل کو مری آسمان کے ساتھ

وحشت مین اسقدر ہے فرقت کا جوش ہی
آتش کے شعلے اوٹھتے ہین آہ و فغان کے ساتھ

دنیا کے جب جینون سے اوکتا گیا ہی جی
اب دل لگائینگے کسی حور جنان کے ساتھ

[illegible]
سایہ جو پھر رہا ہی ترے ناتوان کے ساتھ

لگتا نہیں ہے سیر چمن میں دل نحیف
کرتا ہے جور و ظلم سے عشاق کو تمام
مجھ سی ہی کچھ نہیں ہے فلک کی نگاہ تند
کہنے لگے رقیب کہ آفت ٹلی چلو
کیا تاب تھی یہ ابر بہاری کی زار جو
لازم ہے تجھکو فصل بہاری میں ساقیا

الجھ ضد سی پڑ گئی ہے ہوا سے باغبان کے ساتھ
اک کیا دل لگا میں اس بت نامہربان کے ساتھ
کرتا ہے جور و ظلم یہ سارے جہان کے ساتھ
گھٹ کر جو دم نکل گیا ضبط فغان کے ساتھ
کرتا مقابلہ مژۂ خون فشان کے ساتھ
کر عقد دخت رز کا کسی نوجوان کے ساتھ

پھر کر ذرا تو زار ستم کش کو دیکھ لو
اسطرح بے رخی نہ کرو نیم جان کے ساتھ

ردیف یای تحتانی

دل یہ آنے لگی الفت میں تباہی کیسی
نہیں جیب کے اگر پیتا ہے تو تلا ہے شیخ
کب سے مقتل میں جھکائے ہوئے حاضر ہیں
وہیں دنیا سے گیا وصل میسر نہوا
تو نے الفت میں کیا ساتھ مرے کیا کیا
حسرت و رنج و محن یاس و الم محنت درد
ہوں بہت فکر میں بتلا دو یہ تم مجھکو کہ ہے
سچ بتا دو نے مجھے کیا شب کو کہیں جاگے ہو
مست ہیں کوئے دلدار کے ہم تو اے شیخ
سچ بتا دیکھ کے میخواروں کی بزم اے غلط
رنج پر رنج دیے جب کہ شب ہجر آنے
کیوں ہیں بکھرے ہوئے گیسوے رخ نورانی

پڑ گئی ہاے یہ افتاد الٰہی کیسی
دوڑتی ہے ترے منہ پر یہ سیاہی کیسی
قتل کیجے مجھے نا کردہ گناہی کیسی
آ گئی مجھ پہ مصیبت یہ الٰہی کیسی
میں نے اے شوخ ترے ساتھ نباہی کیسی
دیکھیں دیتے ہیں یہ محشر میں گواہی کیسی
دل مضطر میں تڑپ صورت ماہی کیسی
آج آئی ہے یہ بے وجہ جماہی کیسی
فر جمشید ہے کیا شوکت شاہی کیسی
ہو گئے پینے کو طبیعت تری جاہی کیسی
ہاے اسوقت مری روح کراہی کیسی
سر انور پہ سیاہی ہے الٰہی کیسی

۱۴۹ | گر نہین یاد گیا ہی کسی گل رو نے تو ن ج
حضرت زار کو آتی ہی حیا ہی کیسی | ۲۵

ضعف مانع ہی اگر گھر سے نکلنے کے لیے
دل کو پھر قصد ہوا پاؤن سے ملنے کے لیے
پہلوے یاس مین دم ہے نہ مچلنے کے لیے
پاؤن خالق نے دیے دشت مین چلنے کے لیے
مشغلہ کچھ تو ملے جی کے بہلنے کے لیے
دل بیتاب مین ارمان نکلنے کے لیے
آے رہنے کو ہین ارمان کہ نکلنے کے لیے
دی ہین آنکھین کف پا سے ترے ملنے کے لیے
دل بیتاب ہی طیار ہے چلنے کے لیے
اونکے کوچہ مین چلا دل تو پکاری ارمان
گیسوؤن مین کوئی بجلی سی چمک جاتی ہی
پورے ہونے کے لیے پیستی ہی ہر امید
گلشنون مین دل مضطر کو لیے پھرتا ہون
صورت نقش کف پا ہون نہین اوٹھ سکتا
اسلیے چھیڑتے ہین ناز سے وہ در پردہ
اشک خون جوشش طوفان نہین ہو نو ہو
نخل مہدی مین ملا دیتا ہون اشک خونی
فصد کرنے سے بھی پہلے دل بیتاب مرا
صبح وصل ہو جو رو کا تو کہا جنبش [illegible]

شوق گرچہ تو ہی ہمت کہین چلنے کے لیے
پھر چلے وہ مرے مدفن پہ ٹہلنے کے لیے
آے ہوتے اگر ارمان نکلنے کے لیے
ہاتھ ملنے کے لیے جان نکلنے کے لیے
دل ہی دیدہ مرا تم مجکو مچلنے کے لیے
حسرتین دل مین تڑپتی ہین نکلنے کے لیے
دل بہلنے کے لیے ہی کہ مچلنے کے لیے
سر ملا ہی رہ دلدار مین چلنے کے لیے
آنکھین ہر وقت مہیا ہین او ملنے کے لیے
ہم بھی آتے ہین مدت سے نکلنے کے لیے
دل بیتاب مچلتا ہی نکلنے کے لیے
دل مین ارمان مچلتے ہین نکلنے کے لیے
ڈھونڈھتا ہون کوئی سامان بہلنے کے لیے
لاکھ سامان کرو تم مرے ٹلنے کے لیے
ہاتھ آجاے کلیجہ کوئی ملنے کے لیے
وقت آخر مری آنکھون سے نکلنے کے لیے
سینچتا ہون مین اسے پھولنے پھلنے کے لیے
اوٹھ کھڑا کوچہ دلدار مین چلنے کے لیے
اب بھی رہا [illegible] ہم نکلنے کے لیے

حسرتیں ہین کہ مٹا ہین پئی سر کوبی
ہم نہ اے ضعف کر طاقت نہیں اوٹھنے کی ذرا
جلوۂ یار سے غش کھا گئے گر ارنی گو جہان
منزل عشق میں گرنے نہیں کھائی ٹھوکر
غش شب وصل جو آیا تو وہ ہنسکر بولے

اشک خون آنکھ سے طیار ہین ڈھلنے کے لیے
لب تک آتی نہیں ارمان نکلنے کے لیے
اک ہمین ہین کہ ہین طیار سنبھلنے کے لیے
کون اوٹھا نہیں اس راہ میں چلنے کے لیے
حوصلہ چاہیے ارمان نکلنے کے لیے

150

ہر شب وصل مین کیون زار یہ اسد رہتا
کیا یہی وقت ہے اک آنکھ بدلنے کے لیے

16

اللہ بچانا او نہیں حسرت کی نظر سے
دانتوں کی صفائی کہیں بڑھکر ہے گہر سے
اس ابر سے کہدو کہ سنبھل جائے تو برسے
ٹھہرا نہ ذرا چھپ گیا داغ جگر سے
دریائے بلا بن گئے بہے دیدۂ تر سے
بچا لیجیے لیک کہ وہ تیرے تیر کے پر سے
پھر کر کبھی کم بخت ادھر آیا نہ اودھر سے
وہ تفتہ جگر ہوں کہ اگر ہاتھ اوٹھاؤں
ہے برق تجلی کی جھلک آہ میں اپنی
اللہ رے اوس شوخ ستمگار کی وحشت
دوزخ میں جو پہونچے تو پھڑک گئے نظر سے
بکھری ہیں زلفیں نہیں شانوں پہ تمہارے
جل اوٹھیں مرے داغ جگر شمع کی صورت
کیون ابر کی صورت یہ جھڑی بندھ رہی ہے

نکلے ہیں کسی غیر کا منہ دیکھ کے گھر سے
نازک ہے کف یار رگ برگ گل تر سے
ابھی نہیں شوخی کی ہوس دیدۂ تر سے
خورشید فلک چھپ کے رہا ابر میں ڈر سے
افلاک کی بنیاد بڑھی دود جگر سے
اوٹھے جو کوئی فوج نمود زخم جگر سے
اوٹھنے کو تو سو بار اوٹھا درد جگر سے
پانی کی جگہ آگ ابھی افلاک سے برسے
چھایا ہوا رہتا ہے نقش برق و شرر سے
ڈرتی ہوئی ملتی ہے دعا اپنے اثر سے
آتش کو بجھانے کے لیے اپنی نظر سے
نکلے ہیں کہ لپٹے ہوئے رستے ہیں کمر سے
ہٹ جائے نقاب رخ روشن جو نظر سے
وہ غصہ سے کہدو جا کے کسی غیر کے در سے

لے لیگا خبر برق تجلی کی ذرا مین
اوٹھا کوئی شعلہ جو مرے دود جگر سے

۱۵۱	اس عمر پہ ای یار یہ پاکیزہ کلامی اللہ بچائے تمہین دشمن کی نظر سے	۱۹

کون سی بات نہ معلوم بنا رکھی ہے
شور محشر نے عجب دھوم مچا رکھی ہے

آنکھ سے زخمی دیدار کو کشتہ کرنا
ہائے افسوس مجھی کو یہ ادا رکھی ہے

سنگ و آہن کو گلا دیتے ہین آہین اپنی
ہر عبث قید سلاسل جو بنا رکھی ہے

صرف شوخی ہی بھری ہر تری آنکھون مین یا
کچھ حیا بھی کسی گوشہ مین چھپا رکھی ہے

ای پری بعد فنا بھی ترے دیوانون نے
اک قیامت سی تہ ہوش بپا رکھی ہے

آج کس ٹھاٹھ سے آئی ہر قیامت لینے
شہداؤن نے عجب دھوم مچا رکھی ہے

پھوٹ ہی نالون کی اور آہ و فغان کی گٹھری
اور چیز اسکے سوا قبر مین کیا رکھی ہے

تمہین لگ جائے نہ ہشیار ہوا ای نوشہ
دیکھ وہ خم مین مئی ہوش ربا رکھی ہے

موسم ہجر ہوا اور ہو یہ کلی غم کی ہری
کیا خزان کی نہین چلتی جو گھٹا رکھی ہے

ایسے ہنگامے ہزارون ہی نہ دیکھے ہمنے
حشر نے دھوم عبث اسکے بپا رکھی ہے

پیش حق حال ستم خوب کہینگے یہ زبان
اسلیے زخم سے تیغ ہمنے لگا رکھی ہے

ہون بہت تنگ تجھے میری قسم ای عیسیٰ
زہر کچھ اسمین ملا دے یہ دوا رکھی ہے

شاید آجائے کوئی آبلہ پا بعد مرے
اسلیے عشق نے خالی مری جا رکھی ہے

اختیار انکو ہر اب قتل کرین یا نہ کرین
ہمنے گردن تہ شمشیر جھکا رکھی ہے

خانۂ دل نہ خدا کے لیے ڈھاؤ میرا
اسمین ملکوت نے کعبہ کی بنا رکھی ہے

ضعف نے اپنے کیا ہر اوسے نظرون سے نہان
خاک تربت کے اوڑانے کو صبا رکھی ہے

کیون نہ دولت کو نہ مین سے مرا اپنا وطن
ہوس وصل صنم دل مین چھپا رکھی ہے

تھے چھپا آنکھ مین جب تک نہ تھا جوبن کا ابھار
آ گئی آنکھون مین جو شوخی تو حیا رکھی ہے

حسرت دیدہ کیون زار رہے آخر کار
نزع کے وقت بھی جب اوسنے حیا رکھی ہے

بانیٔ ظلم ہین دل لیکے جلانے والے
اور پھر چھیڑون سے غش غش کے رولانے والے

چال وہ کیا جو قیامت کو نہ برپا کردے
فتنے وہ کیا جو نہون حشر اوٹھانے والے

پھر حسینونکا ملے اور بھی یارب نہ مزاج
ہمسے دو چار جو ہون ناز اوٹھانے والے

حضرت دل جو مچل جائینگے اوس محفل مین
پھر تو پھر وہ نہین قابو مین ہین آنے والے

زر بکف نکلے ہین گلشن مین ہزارون غنچے
مفت ہین دولت قارون کے لٹانے والے

اپنے دامن کو سنبھالے ہوے وہ آتے ہین
فتنۂ حشر کو ٹھوکر سے اوٹھانے والے

دل عشاق بچھے ہین کہین ہون پامال
اوس سر راہ گذر ناز سے جانے والے

پھر مزا حضرت دل حشر مین فریاد کرین
اور گھیرے ہوے بیٹھے ہون بنانے والے

خواب مین بھی کبھی صورت نہ دکھائی گر
ہمسے چھپتے ہی رہے منہ کے چھپانے والے

لاکھ تعریف کرے خلد کی تو اے واعظ
کوچۂ یار سے اوٹھکر نہین جانے والے

تو نہوگا تو ترے وصل کی خواہش ہوگی
ہمتو جنت مین بھی تنہا نہین جانے والے

حشر بھی جائے گذر پہ نہو وعدہ پورا
تمسے دیکھے ہی نہین بات بڑہانے والے

[illegible] کیسے ہوے فتنون سے چلے آتے ہین
ایک ٹھوکر سے قیامت کو اوٹھانے والے

[illegible] ا درِ رہِ عشق مین ناکام رہا ہے
نام الفت تھے یہ دو چار مٹانے والے

ارے [illegible] جدا ہو وہ جگر سجتا ہے
یون شب وصل ڈراتے ہین ڈرانے والے

دیکھکر اپنی گلی [illegible] کہتا ہے وہ شوخ
ہم کسی کا نہین مدفن ہین بنانے والے

دل نہین ہے تو بتا دو [illegible] کیا ہے
کیون ڈھٹائی سے ہو تم آنکھ لڑانے والے

شغل عشق کو پورا نہ کیا [illegible]
محض ناداں ہے اگلے زمانے والے

بیوفا ان [illegible] نے مین نہوگا ای زار

۱۵۳

ہم بتوں سے نہیں اب دل ہیں لگانے والے

پوچھا اٹھا آج اور ہیں چشم سیاہ کے
فتنے جدا ان ہیں شوخ تری جلوہ گاہ کے
شعلے ہیں طور پہ تری برق نگاہ کے
زانوں میں بل اثر سے ہر کچھ دود آہ کے
جنت میں گر شہید ہیں تیغ نگاہ کے
چھٹتے نہیں ہیں فتنۂ محشر قدم قدم
جب میں چلا تو ساتھ تڑپ نے فزا دیا
ہونکا ادھر فلک تو ادھر خانۂ رقیب
دل کے سنبھلنے کا نہیں کچھ اور ہی علاج
سوا کسے کسے نکرینگی یہ شوخیان
کیوں ہمکو چھیڑتے ہیں نکیرین گور میں
چلتے ہیں دور روز چھلکتے ہیں جام مے
عقبیٰ میں باز پرس نہ کیونکر ملے نجات
سودا ہے سر میں سینہ میں آگ اور جگر میں داغ
نرگس کے پھول شاخ قلم سے نہ کیوں جھڑیں
اٹھلا کے طور پر یہ چمکتی ہے کس لیے
دیکھا نہیں ذرا کہ قیامت بپا ہوئی
بیخود وہ ہوں کہ پوچھ کے منزل کے سامنے
ہیں گردش زمانہ مفسد نے کس قدر
کیا خاک آئے مجھ محشر نگاہ میں

۳۱

کیا فتنے کھل کھلے تری نیچی نگاہ کے
محشر ہے یاں بھی ساتھ شہید نگاہ کے
محشر میں فتنے کھیلتے ہیں جلوہ گاہ کے
ٹکڑے ہوا میں اڑ رہے ہیں ابر سیاہ کے
دوزخ کو شعلے پھونکتے ہیں برق آہ کے
صدقے اوتر رہے ہیں عروس نگاہ کے
جب وہ چلے تو ساتھ ہوے فتنے راہ کے
کیا خوب چلے ہیں شان خدا ایک آہ کے
فتنوں کو روک لیجئے نیچی نگاہ کے
انداز ہیں ستم تری نیچی نگاہ کے
ماندے تھکے غریب مسافر ہیں راہ کے
واعظ یہ ہیں عذاب ہماری گناہ کے
گردن میں اپنے طوق پڑے ہیں گناہ کے
سو آفتوں میں جان پڑی مجھکو چاہ کے
مضمون لکھ رہا ہوں میں چشم سیاہ کے
بجلی کو پھونک دیں نہ کہیں شعلے آہ کے
محشر کے فتنے ساتھ ہیں برق نگاہ کے
پھر پوچھتا ہوں خود کہ نشان کیا ہیں راہ کے
بدلے نہ رنگ اونکے مگر جلوہ گاہ کے
دیکھے ہیں ہمنے رنگ تری جلوہ گاہ کے

زلفوں میں اوسکے چہرہ روشن کی ہے چمک
یا چھا رہا ہے ابر سیہ گرد ماہ کے

دیکھا ہے ہمنے خوب مرقع بہشت کا
سارے ہیں رنگ ڈھنگ تری جلوہ گاہ کے

اوٹھا وہاں جو اوسنے رخ نور سے نقاب
یاں داغ جل اوٹھے دل خانہ تباہ کے

جگنو نہیں ہیں یہ شب فرقت میں ہمنشین
اوڑتے ہیں کچھ شرر جو مری برق آہ کے

حوروں کے جگمگے نہیں آتے خیال میں
جو دیکھتے ہیں رنگ تری جلوہ گاہ کے

پورا اثر پڑا ہے تری چشم مست کا
بدلی ہیں رنگ ڈھنگ جو کچھ جلوہ گاہ کے

شوخی نہیں ہے برق تجلی میں اسقدر
فتنے بھرے ہوے ہیں تمہاری نگاہ کے

کرتے ہیں کوچ منزل عالم سے پیشتر
ہوتے ہیں جو شریک تری جلوہ گاہ کے

ساقی بھی ہیں اگر تری ہم رنگ ساز باغ
بدلینگے لاکھ رنگ تری جلوہ گاہ کے

کچھ پھول ہیں گلاب کے آج اونکے ہاتھ میں
ٹکڑے ہوں کہیں نہ دل خانہ تباہ کے

١٥٤

اے نزار آج برق کی شوخی کو دیکھیے
پھرتی ہے ساتھ ساتھ شہید نگاہ کے

١٢

پژمردہ پھول ہیں جو تری جلوہ گاہ کے
سارے ہیں معرکے یہ ہماری نگاہ کے

جب کی رہ تلاش میں آنکھوں سے جستجو
نقش قدم سے پاے نشان ہمنے راہ کے

باغ بہشت آنکھوں میں رضوان کے خار ہو
دیکھے جو رنگ ڈھنگ تری جلوہ گاہ کے

وان قتلگہ میں تیغ ادا اونکی رک گئی
یاں حوصلے گھٹے دل خانہ تباہ کے

سمجھے تھے جسکو برق تجلی کلیم طور
وہ اک جھلک تھی ساتھ مرے دود آہ کے

ٹکڑے پڑے ہیں پردے محمل لیلی کے بیچ میں
مجنوں سے کہہ رہیں رقیب بنے خواہ مخواہ کے

خواہش یہ ہے ملا کے کرے آسمان کو آہ
کچھ بڑھ گئے ہیں حوصلے ان دونوں آہ کے

دھوکے میں اونکی تیغ کو لپٹا لیا گلے
صدقے ہم ای جنون ترے اس اشتباہ کے

بن جائیں ترے کان کا موتی ہمت کے خود
جاگیں کہیں نصیب اگر مہر و ماہ کے

پڑ جاے عکس چہرۂ روشن اگر ذرا
مٹ جائین آئینہ کی طرح داغ ماہ کے

جب صورت قیام نہ دیکھی کسی جگہ
کونے مین پڑ رہی دل خانہ تباہ کے

۱۵۵	جو مٹ مین نہ آرہین وہ تہ نیون کے اسطرح گویا ستارے گرد چمکتے ہین ماہ کے	۱۳

تم ہوے آباد کیون کیسی کہی
ہم رہے ناشاد کیون کیسی کہی

چلکے زلف یار کا سوداگرین
ای دل ناشاد کیون کیسی کہی

سنکے شیرین سے کہا پرویز نے
مرگیا فرہاد کیون کیسی کہی

دم نہ بلبل کا نکل جاے کہین
چھوڑ ای صیاد کیون کیسی کہی

کہہ سکیگی کب شبیہ روی یار
مانی و بہزاد کیون کیسی کہی

چرخ سکہلا کر اوسے طرز جفا
بن گیا استاد کیون کیسی کہی

خوب شغل می کرین ای شیخ آج
عاقبت برباد کیون کیسی کہی

شعر میرے سنکے چپ رہیے نہ آپ
دیجیے کچھ داد کیون کیسی کہی

خون جسم زار مین باقی نہین
رحم او فصاد کیون کیسی کہی

دیکھکر آنکھین تری اللہ نے
کر دیے دو صاد کیون کیسی کہی

چھوڑ مجکو غیر کو کر زیر تیغ
ای ستم ایجاد کیون کیسی کہی

دختر رز کا جو ہو مجسے نکاح
مغ کا ہون داماد کیون کیسی کہی

۱۵۶	دل لگا کر ان بتون سے نار ہم ہوگئے برباد کیون کیسی کہی	۱۰

تو نبلے گئے تجھ سے [illegible] کے لیے
تو ہم بھی دہر مین پیدا ہوے وفا کے لیے

اثر نہین شب فرقت [illegible] دعا کے لیے
تو حکم ہی ہوا تھی کہین قضا کے لیے

[illegible] ہزار مین قاتل کی مرحبا کے لیے
زبان ایک ہمین عرض مدعا کے لیے

تمہارا منہہ جو بنا ہو گئے تم محبت کو
تمہاری طرح سے شوخی مین ایک ہی نکلے
دہان زخم مین تیغ اسلیئے لگائی ہے
شب فراق مین کیا خاک آرزو کیجے
ذرا تو نزع مین ڈہارس بندہی ہوئی تہی
ہماری آہ رسا کچہ تو رنگ لائی ہے

حضور حوصلہ ہنو اب یہ وفا کے لیئے
ہمارے خون سے شستہ ہوا اگر جنگ کے لیئے
کوئی زبان ہبی نو ہو عرض مدعا کے لیئے
اثر تلک نہین ملتا تری دعا کے لیئے
اوٹہین نہ آپ سرہانے سے اب خدا کے لیئے
جو آج حکم ملا عرض مدعا کے لیئے

۱۹۷	نہین کوئی مرض عشق کا علاج ہے زار جو ہی تو جام ہلاہل ہے اک دوا کے لیئے	۷

گر کوئی لاکہہ جور کرے یا جفا کرے
عشاق سے ہی شرم جو ہوتی تو کچہ نہ تہا
وہ عشق عشق ہے جو مچا دے جہان مین شور
جاتا ہے چہوڑ محفل جانان مین ایک ساتہ
کرتا ہون التجا مین اسلیئے ترک مدعا
خالی ہو وار کیون مجہے مرنا ہے آخرش

یہ دل وہ دل نہین جو وفا سے خطا کرے
پہر اوسکو کیا کرین جو حیا سے حیا کرے
وہ دل ہے دل جو ساتہ جفا کے وفا کرے
کمبخت دل کا کیا کوئی ہیرا آسرا کرے
ہو آرزو کسی کو نہ کوئی خدا کرے
کہدو کوئی ادا ہبی شریک قضا کرے

۱۹۸	زار اب کہان تلک مین اوٹہاؤن یہ ایذا دل کب تلک فراق کے صدمے سہا کرے	۱۰

جو اوٹہے موج خون زخم جگر سے
کہین سوتے مین اوڑ جائے نہ آنچل
مری افسردگی مجہسے نہ پوچہو
سر مدفن ہبی اک طوفان ہو برپا
جو دیکہا اپنے بسمل کو تڑپتا

تو لپٹے آ کے نوک نیشتر سے
بچے رہنا ذرا باد سحر سے
سنو یہ داستان شمع سحر سے
رکین آنسو نہ کیہو چشم تر سے
تو آنکہین بند کر لین اوسنے ڈر سے

وہی دن ہو وہ خود آئین الٰہی
وہ دل پہلو سے لیجاتے ہیں لیجائیں
فرشتے جل اٹھیں عرش بریں پر
پڑے انبار ہیں دل کے ہزاروں

ہماری آہ سوزاں کے اثر سے
ادا سے ناز سے نیچی نظر سے
جو آہ آتشین نکلے جگر سے
نہیں ممکن گذر اس رہگذر سے

۱۹۹	نسیم دامن گلچین سے جلے زار کہلے گا خوب داغ اس کے اثر سے	۵

یار تلک غم سے مبدل ہوئی ہیئت میری
صبح وصل کی امید بھلا ہو کیونکر
سننے والا کوئی فریاد کا پیدا نہوا
آرزو میں کہیں کہرام مچاتے ہونگے

ملک الموت ڈرے دیکھکے صورت میری
کچھ قیامت سے سوا ہی شب فرقت میری
مل گئی خاک میں سب ہیئت کی حسرت میری
پہنچتی ہوگی کہیں دشت میں وحشت میری

۲۰۰	نالہ و آہ و فغان رنج و الم کے باعث بڑھ گئی زار شب ہجر میں ہمت میری	۵

پھنس گئی غم میں بلا ہے شب فرقت میری
دلبر آزار ہو گیا خود وہ مجسم غم ہوں
یہ تو میں حضرت دل جانتا تھا اوں سے
خار تر مردہ کی صورت ہوا گھٹ گھٹ کے زار

پڑ گئی اور مصیبت میں مصیبت میری
آتے ڈرتی ہے مرے پاس مصیبت میری
رنگ لائیگی کسی روز محبت میری
مل گئی خاک میں اس عشق سے عزت میری

۲۰۱	سخت مجبور ہوں بزم شعرا میں اے زار روک دیتی ہے مجھے ہائے یہ لکنت میری	۹

دل کی کسی صورت کوئی امید بر آئے
اب کیسا اثر دل تو ترے نذر کر آئے
وحشت میں بیابان کی گو سیر کر آئے

کبھی ہو لی ہتھنی میں الٰہی ثمر آئے
جب دل سے دعا ہو تو دعا میں اثر آئے
پر اپنے قصور سے بھی ہم بیشتر آئے

ہر گرچہ دلبر مین قیامت کی ادا تھی
اوس فتنۂ محشر مین لگاوٹ بھی غضب کی
قربان ہوا اثر گریہ و زاری پہ ہماری
سمجھے کہ وہ بھی خاص علامت ہے خزان کی
گھبرا کے قدم جب رہِ وحشت مین نکالا

غمگین اونہین دیکھا جو ادھر سے اودھر آئے
کیا تاب مرہان سے کوئی پھر کر ادھر آئے
تاثیر فدا ہونے کو خود دوڑ کر آئے
سوکھے ہوئے جب پھول ہوا مین نظر آئے
افلاک سے ماتم کو فرشتے اوتر آئے

۲۰۲ — کرتا ہون دعا زار شب ہجر کی ہر دم
آخر کسی صورت تو دعا مین اثر آئے — ۱۲

ببہے دریا جو اشک چشم تر سے
نہ آیا رحم کچھ عشاق ا[illegible]سے
تصدق ناز کی کار کہہ دو تلوار
وہ بیکس ہون جو بیٹھے ہاتھ دھو مان
کہان اوتری ہے دستار فضیلت
لگائی تیغ قاتل نے تو آئی
بہے دامان محشر مین وہ جا کر
چلا وہ اور بڑھی یان بیقراری
نہین دم بھر ہے لینے چین دیتا
عدم سے کے بھید ظاہر ہو گئے سب
ہزارون چلدیے ملک عدم کو

ہوئے پیدا افلاک دو جگر سے
ٹپک کر رہ گئے ہر سنگ در سے
کرو تم قتل اب تیغ نظر سے
ابھی گر آسمان سے خوب برسے
کہو ای شیخ آتے ہو کدھر سے
صدائے مرحبا زخم جگر سے
اوٹھے فتنے جو اونکی رہگذر سے
تڑپ کر جا ملا مین نامہ بر سے
بہت تنگ آگیا درد جگر سے
جو باندہی تیغ اوس بت نے کمر سے
پھرا کوئی نہ بازار اوس سفر سے

۲۰۳ — نشان ملک عدم کا حضرت زار
ملا کچھ ہمین اونکی کمر سے — ۱۰

سب نکل جائین جو ضائے دل کے
آرزو سو بھی رہین گلے مل کے

ابھی کم سن ہو ڈر نہ جاؤ کہین
حال پوچھا جو اوسنے بیمار سے آج
قتل مجکو کیا عدو کو شاد
پھری مقتل سے موت آ کے گری
ایک برپا ہی حشر پہلو مین
کون گلرو ہی باغ مین آیا
اونکی تیغ ادا سے مقتل مین
نہین چھر مٹ ہین وہ حسینون کے

دیکھکر رنگ اپنے بسمل کے
جو صدا لبِ گزرے ہوگئے دل سے
آج ارمان نکلے قاتل کے
دیکھے تیور جو چشم قاتل کے
طور بے طور ہین مرے دل کے
غنچے ہنستے ہین آج کھل کھل کے
لاکھ ٹکڑے ہوئے مرے دل کے
گرد اختر ہین ماہ کامل کے

۲۰۴	منزل گیسو نے بتا ن نزار لٹ گئے قافلے بہت دل کے	۲۱

دیکھکر طور چشم قاتل کے
دیکھے جوہر نہ تیغ قاتل کے
جوش وحشت نے کردیا گمراہ
کھینچتے ہین جو دشت وحشت مین
نجد مین اوڑ رہی ہی خاک جو یون
سب بگڑ ہین یار اہل جہان
آگیا میرا ماہرو سر بزم
رنج فرقت نے کردیا برباد
دامن حشر چیر ڈالینگے
کاٹی کٹتی نہین ہی راہ فراق
غش سے آیا نہ ہوش مین بسمل

نہ رہے ہوش کچھ بجا دل کے
نکلے ارمان نہ ہائے بسمل کے
نہ ملے کچھ نشان منزل کے
کیا سنین شور وہ عنادل کے
کون ہی ساتھ ساتھ محمل کے
کون ساتھی ہی وقت مشکل کے
گل کرو سب چراغ محفل کے
لٹ گئے ہم قریب منزل کے
ہم ہین دیوانے کوے قاتل کے
کوس ہین سخت سخت منزل کے
سو گئے کیا نصیب غافل کے

نہ ملا بوسہ رخ انور
ہونٹہ تہک تہک گئے ہین ہل ہل کے

کھینچے راتون کو دشت وحشت مین
روئے ہم حسرتون سے ہل ہل کے

بے سبب برق ہین نہین شوخی
اپنے انداز اوڑا لیے دل کے

دوڑ کر خود وہ میرے گھر آئے
ہین کرشمے یہ جذب کامل کے

جھلملی شام ہی سے ہے شب وصل
رنگ دیکھو یہ شمع محفل کے

حسرت و یاس غم مین عمر کٹی
کبھی ارمان نہ نکلے بسمل کے

آج او نہین کھینچکر ادہر لائے
ہین ارادے یہ جذب کامل کے

کھا نہ بیٹھے او تہے آسمان یہ مریخ
ہتکنڈے دیکھے جو قاتل کے

دشت وحشت مین ہوش آجائے
لگین جھٹکے اگر سلاسل کے

۸	زیست کا لطف آپ دیکھ بھی لین حضرت زار سے گلے مل کے	۲۰۵

دیکھے جوہر جو تیغ قاتل کے
اوڑ گئے ہوش طائر دل کے

ابر آیا ہے یا دل اوٹھا ہے
سو رہو تم مرے گلے مل کے

سخت جانی نے سرخرو رکھا
ناز اوٹھانے پڑے نہ قاتل کے

دیکھ اونکا حجاب وصل کی شب
چھپ گئے دلمین حوصلے دل کے

نہ کرو اسکو پانون سے پامال
دیکھو پھوٹینگے آبلے دل کے

گردش بخت کے نہین ہین پیچ
سلسلے ہین مری سلاسل کے

نہ ہوئی کوئی آرزو پوری
رہ گئے دل مین ولولے دل کے

۷	حسرت و یاس و رنج و غم شب و درد زار ارمان نکلے دل کے	۲۰۶

کیونکر نہ بند ہونگے بند کس کے
دیوانے ہین سیکڑون برس کے

ہر دام بلا نہیں ہے کاکل
جاؤ گے کہاں یہاں سے پھنس کے

ہر دشت جنون سنبھل کے چلنا
ناوک ہیں یہاں ہر ایک خس کے

کیا قہر ہے یا خدا تبسّم
کشتہ کیا ہر بشر کو ہنس کے

خطِ کمرِ صنم ہے وہ شئے
عنقا بھی رہے جسے ترس کے

کاشانۂ عقل ترک کر کے
بندے ہوئے ہم اسی قفس کے

کس غنچہ دہن کی یاد میں زار
مرجھا گئے پھول رات بس کے

۲۰۷ ۲۴

ہم شبِ وصل اگر مونسِ جاناں ہونگے
دامنِ یار میں مچلے ہوئے ارمان ہونگے

جوش پر جب یہ مرے دیدۂ گریاں ہونگے
دونوں آنکھوں سے بہا نوح کے طوفان ہونگے

کچھ نہیں شورِ قیامت کا اُٹھانا مشکل
اِک مری آہ سے سوختہ ساماں ہونگے

آرزو میں مری کہرام مچائینگی کہیں
حسرتیں ہونگی کہیں داغِ دلِ سوزاں ہونگے

بے چینی ہوگی کہیں وحشت مری
خاک اُڑاتے ہوئے دل میں کہیں ارمان ہونگے

اُڑتے ہونگے کہیں صحرا میں بگولا بنکر
بادِ صرصر کی طرح گردشِ دوران ہونگے

برق کی طرح کہیں جاکے تڑپا اُٹھینگے
کہیں خنداں کہیں نالاں کہیں گریاں ہونگے

برق کی طرح سے چمکینگے شرارے دل کے
ہم سے خورشیدِ فلک داغ نمایاں ہونگے

کون ہے جو خلشِ غم انہیں بتلاتا ہے
میرے سینے میں ترے تیر کے پیکاں ہونگے

نقدِ جان الفتِ قومی میں کرینگے ہم صرف
وقفِ صبحِ وطن و شامِ غریباں ہونگے

کہیں خوش ہونگے ہنسینگے کہیں روئینگے
شادماں ہم کہیں ہونگے کہیں گریاں ہونگے

رنج و غم حسرت و ارمان کے بنینگے مدفن
دلِ پر سوز میں اب گنجِ شہیداں ہونگے

دہجیاں دامنِ صحرا کی اُڑائینگے کبھی
دشتِ وحشت میں کہیں چاک گریباں ہونگے

بانٹ لینگے اُسے ہم سب اہلِ جنوں آپس میں
پُرزے پُرزے اگر افلاک کے داماں ہونگے

پھر بہار آئی ہے پھر چھائی ہے گلشن مین گھٹا
باغ مین ہر طرف اب سرو خرامان ہونگے

جلوۂ یار کو دیکھینگے اگر محفل مین
مثل پروانہ ہم اوس شمع پہ قربان ہونگے

شوخی چشم فسون ساز نہ رہتی دل کی
وہ کبھی شرم کے پردے مین جو پنہان ہونگے

ہوگا رتبہ مرا افزون جو بڑھیگی وحشت
دشت مین جلوہ دہ تخت سلیمان ہونگے

آرزوے دل صد چاک بر آئیگی کب
ہاے کس روز یہ پورے مرے ارمان ہونگے

کیا ہوا گر نہین سنتا کوئی اس دنیا مین
داور حشر سے ہم داد کے خواہان ہونگے

کھینچتے ہونگے اودھر آہ کبھی سینے سے ہم
سر پہ بل کھاتے ہوا وہ ہر گیسوے پیچان ہونگے

حسرت و سوز و تپ و درد و الم رنج و بکا
یہی ہمراز ہمین شب ہجران ہونگے

کچھ نہین ہوگا بجز حسرت و رنج و افسوس
دل گریبان مین سسکتے ہوئے ارمان ہونگے

۱۰۸
حشر تک زار نہو گا کبھی طوفان یہ فرد
آہ پرسوز جو ہم کھینچینگے گریبان ہونگے
۲۱

بدن تک جل گیا سوز نہان سے
پڑا آفت مین خود اپنی فغان سے

بھرا ہے تہ شراب ارغوان سے
جناب شیخ آتے ہو کہان سے

گیا کچھ تحفۂ عقبیٰ نہ حاصل
چلے ہم ہاتھ پھیلائے جہان سے

سنا جب حال دل تو ہنس کے بولے
مین در گذرا تمہاری داستان سے

الٰہی اب تو ملک الموت کو بھیج
بہت اوکتا گیا سیر جہان سے

مثال نقش پا ممکن نہین ہے
مرا اوٹھنا تمہارے آستان سے

سوال بوسہ پہ جھنجھلا کے بولے
سنوگے اور کچھ میری زبان سے

بتاؤن غیر کا گھر کیا مین تمکو
نہین واقف ہون خود اپنے مکان سے

عدو کو عیش ہو تکلیف ہم کو
شکایت ہے یہی بس آسمان سے

اوٹھانے کو ترے جور و جفا و ن
کوئی پتھر کا دل لائے کہان سے

کجا یوسف کجا وہ ماہ روشن — کہان نسبت زمین کو آسمان سے
عدو کو رنج دے مجکو کرے شاد — نہین امید اتنی آسمان سے
مرے نالے شب فرقت مین اوڑ کر — گئے کچھ اور اونچے لامکان سے
کسے دم ذکر حق کر بیٹھے واعظ — اگر فرصت ملی یاد بتان سے
نتیجہ عشق کا کیا نکلا آخر — کوئی پوچھے تجھے دل بے خانمان سے
سنا حال دل مضطر تو بولے — بہلا کیا فائدہ اس داستان سے
کئے نالے تو ہنسکر آپ بولے — مین باز آیا تری طرز فغان سے
تمہارا کوچہ ای غیرت وہ حور — کہین بہتر ہی گلزار جنان سے
یہ بولے نالۂ عشاق سنکر — صدا رونے کی آتی ہی کہان سے
نہین چلتی ہی کچھ بہی اوسکے آگے — خدایا لا نہ ڈالے بدگمان سے

۱۰۹ — گلا ہی اپنی ہی تقدیر کا زار / نہین شکوہ مجھے کچھ آسمان سے — ۵

رات دن الفت گیسو مین پریشان رہے — مدتون اس رہ پرپیچ مین حیران رہے
وصل مین آج مری جان گلے سے لپٹو — یون ملو مجھسے نہ باقی کوئی ارمان رہے
گر کوئی بوسۂ رخسار منور ہو عطا — عمر بہر تک مرے سر پر ترا احسان رہے
ہی قسم تجکو بہی جلاد چھری پہیرے جا — جب تلک تن مین مرے ایک بہی تو جان رہے

۱۱۰ — بہول کر جا نہ تن سے وہ نہون کیون باہر / حضرت زار کے گہر آج وہ مہمان رہے — ۵

یا الٰہی کوئی اس دہر مین الفت نہ کرے — مائل عشق نہو غم سے محبت نہ کرے
جا کہ وہ سینہ ہو جسمین نہو تیرا غم عشق — شق وہ دل ہو جو تجہے دل سے محبت نہ کرے
گوش وہ کر ہون جو تعریف کو تیری نہ سنین — آنکھ پہوٹے وہ دکہا تری صورت نہ کرے

آنکھ مین جسکے نہو شرم و معشوق ہو نہ گا | بہاڑ مین جاے وہ انسان جو مروت نہ کرے

۱۱۱

بانی جور ہو جو دل کا جلانے والا
ذرا ایسے بت بیرحم سے الفت نہ کرے

۱۹

مری چشم گریان سے طوفان بپا ہے
جگر جسکو سن سنکے ہوتا ہے پانی
نہ رکھا کسی کام کا ہاے مجھکو
کیا کسکو صیاد نے آج بسیا
کیا جسنے تاریک سارا زمانہ
کہا حال فرقت تو ہنسکر یہ بولے
قسم تجکو ہے جیکہ تو سلے آج زاہد
قیامت اوٹھی ہے یہ کسکے چلن سے
کسی طرح ہو وصل اوس بت کا حاصل
وفا کا یہ عادی وہ عادی جفا کا
لگی سر سے پا تک مرے تن مین آکر
گئے طایران چمن ذبح آکر
یکایک ہین کھلا گئے پہول سارے
کہین چہائی ہین اودی اودی گہٹا ئین
چمکتی نہین برق تابان فلک پر
ازل مین ملا تہا جو مہر جہان کو
اسی روے روشن پہ قربان ہو جی
نسیم سحر سنسناتی ہے ہر سو

زمین کانپ اوٹھی چرخ کو زلزلا ہے
یہ کس کشتۂ بیگنہ کی صدا ہے
ارے دل ستم تو نے یہ کیا کیا ہے
چمن مین یہ گہر کسکا اوجڑا پڑا ہے
تری زلف او شوخ کیسی بلا ہے
بہلا ایسی باتون سے کیا فائدہ ہے
غضب کی کہنچی یہ مٹی پہ فزا ہے
بپا کسکے فتنون سے محشر ہوا ہے
یہی آرزو ہے یہی مدعا ہے
یہ دل ہے ہمارا وہ دل لے گیا ہے
یہ امی آتش آہ کیا ماجرا ہے
ارے تو نے صیاد یہ کیا کیا ہے
چمن مین یہ کیسا شگوفہ کہلا ہے
کہین دختر رز کا جوبن کہلا ہے
کوئی خندہ زن بام پر مہ لقا ہے
ترے رخ مین وہ نور پر تو فزا ہے
اسی چشم میگون پہ دل مبتلا ہے
بہار چمن کا نصیبا کہلا ہے

۱۱۲ ۸

گئے مینے نلے تو ہنسکر یہ بولے
کہو نزار آج آپ کا حال کیا ہے

خیال اوس بت کی ایک آفت ہے
آگئی جس حسین کو دیکھا
کہدو جائے نہ کوئی اوسکے پاس
ہو گیا عادی ستم ایسا
کیون وہ آنے لگے ترے گھر آج
پانی مانگو تو آگ دے گردون
ہے طبیعت کو شوق فرقت سے

فتنۂ حشر ہے قیامت ہے
کیسی سادہ مری طبیعت ہے
آج کل دل کو جوش وحشت ہے
کہ تپ غم سے مجکو راحت ہے
او نہین کیا دشمنون سے فرصت ہے
اتنی برگشتہ میری قسمت ہے
دل مضطر کو غم سے رغبت ہے

۱۱۳ ۱۱

شاد ہو غیر ہم رہین ناکام
یہ بھی نزار اپنی اپنی قسمت ہے

تمہارے تیر مژہ کی خلش جگر مین رہے
کبھی چمن مین کبھی دشت و بحر و بر مین رہے
جو دست ناز مین خنجر رہے وہ خنجر ہے
اوڑا مین دامن محشر کی دھجیان بہم
نگاہ لطف نہ ہم پر کبھی ہوئی اونکی
کبھی نہ ٹھہرے ترے رخ پہ جم کے او وہ
سیاہی شب فرقت سے نکلے کام یہی
یہ دل سے کہتا ہی ہر دم خیال جانان کا
اگر ترے رخ روشن کا عکس پڑ جائے
یقین ہی مرا خط آپ اوڑ کے ہو پہنچیگا

کبھی کبھی تو یہ مہمان کے گھر مین رہے
مثال باد صبا ہم صدا سفر مین رہے
وہ تیغ تیغ ہے جو آپ کی کمر مین رہے
خدا کرے یونہی سودائے عشق سر مین رہے
مثال خار کھٹکتے سدا نظر مین رہے
ہزار چاک مری دامن نظر مین رہے
کہ مثل سرمہ سمٹ کر تری نظر مین رہے
بھلا کسے ہی غرض کون اس اوجڑے گھر مین رہے
تو داغ نام کو باقی نہ پھر قمر مین رہے
اگر نہ طاقت رفتار نامہ بر مین رہے

۱۱۴ ۶

کیا یہ کرتا ہے دیجوئی عدو ہر دم
کسی طرح سے تو زار آپ کی نظر مین رہے

کبھی رہے مرے دل مین کبھی جگر مین رہے
جگر کو چاک کرو دل کو چیر کر دیکھو
لحد مین داغ دل بیقرار ہی چمکے
نہ عمر بھر کبھی ہوا شب وصال سے لطف
رہین بہشت مین ہم جا کے رند آشام

کھٹک فراق کی مہمان ہمیشہ گھر مین رہے
بجا نہ جور کا پہلو کوئی نظر مین رہے
کوئی چراغ تو روشن اس اجڑے گھر مین رہے
وہی مزے وہی جلوے سدا نظر مین رہے
مزا ہے شیخ اگر آتش سقر مین رہے

۱۱۵ ۵

وہ تو ضعف سے اے زار گر کے حشر تلک
مثال نقش قدم اونکی رہگذر مین رہے

جو داغ عشق تمہارا دل و جگر مین رہے
کٹے مصیبت و یاس و الم مین بیست کے دن
تمام عمر نہ پایا شب فراق سے چین
یقین ہے آتش دل اوسکو پھونک دیگی ضرور

تو پھر چراغ کی حاجت نہ اوجڑے گھر مین رہے
نہ چین سے کوئی ساعت بھی عمر بھر مین رہے
اسی خیال اسی فکر اسی خطر مین رہے
جو روز حشر کوئی دم بھی ہم سقر مین رہے

۱۱۶ ۱۱

گئے ہین حسرت و امید مین مرے دن زار
جو نکلے دل سے کچھ ارمان تو پھر جگر مین رہے

سلامت اشک کے قطرے جو چشم تر مین رہے
رقیب آپ کے اے جان سدا نظر مین رہے
مثال انجم افلاک و مہر تابان کے
وہ عادی ستم و جور ہون کہ گھبتا ہون
مین عذر کرتا ہون دل پر ہے لحاظ اتنا
خیال دل مین رہے تیرے روے روشن کا

تو دیکھین نار بھلا کسطرح سقر مین رہے
مثال اشک روان بند چشم تر مین رہے
ہمیشہ داغ چمکتے مری جگر مین رہے
الٰہی درد ہمیشہ دل و جگر مین رہے
حقیر یہ نہ ذرا آپ کی نظر مین رہے
ہمیشہ داغ محبت ترا جگر مین رہے

لچک بدن میں ہے وہ بہار جوبن میں — شرارت آنکھوں میں شوخی تری نظر میں رہے

نہ ٹھہرے ایک جگہ مثل برق شوخی سے — رہے کبھی مرے دل میں کبھی جگر میں رہے

جلیں ہو سینہ میں اور سر میں اونکا سودا ہو — تڑپ رہے مرے دل میں کھٹک جگر میں رہے

جو اونکے گوہر دندان کا عکس پڑ جائے — تو آب نام کو باقی نہ پھر گہر میں رہے

سبق ازل میں شرارت کے تراجب نہ دیا
وہ میرے دل میں کچھ اور کچھ تری نظر میں رہے

۱۱۷ — ۵

کس کس سے جاکے شکوۂ بیداد کیجئے — ظالم کہاں کہاں تری فریاد کیجئے

میخانہ چھوڑ کر مجھے کعبے میں کیجئے دفن — مٹی پس فنا مری برباد کیجئے

فرمائیے کرم مرے پہلو میں بیٹھئے — اجڑے ہوئے دیار کو آباد کیجئے

غیروں کو اے مہ فلکِ حسن بزم میں — اسطرح بھولیے کہ نہ پھر یاد کیجئے

دامن میں اونکی خون کے چھینٹے پڑیں ہزار
اتنا تو پاس خاطر جلاد کیجئے

۱۱۸ — ۹

گلشن میں دھوم دھام ہے فصل بہار کی — تقدیر اندنوں چمک اوٹھی ہزار کی

کیوں تم چمن میں سیر کرو لالہ زار کی — دیکھو بہار میرے دل داغدار کی

نرگس کی طرح آنکھ لحد میں کھلی رہی — بعد فنا بھی خو نہ گئی انتظار کی

داماں ابر میں ہو نہاں برق شرم سے — دیکھے کبھی تڑپ جو دل بیقرار کی

رو رو کے اسنے خون کا دریا بہادیا — وہ دھار بندھ گئی مژہ اشکبار کی

پردے میں پھانس لیتے ہیں عاشقوں کے دل — منہ پر نقاب ہے کہ ہے ٹٹی شکار کی

تدبیر چاہے لاکھ کرے آدمی مگر — ہوگا وہی جو مرضی ہے پروردگار کی

گل کھل رہے ہیں اودہر کلیاں چٹک رہی ہیں — آمد ہے باغ دہر میں کس گلعذار کی

پھونکیگا برق طور کو اک دن شرر زار

۱۱۹ — حالت یہی رہی جو دل بیقرار کی — ۵

اکبرے ہمنے برداشت غم کیسے کیسے
دیے صدمے کتنے رنج و الم ایسے کیسے

جدائی نے اوس شوخ پردہ نشین کے
دیئے غم خدا کی قسم کیسے کیسے

تری زلف پیچان کی الفت مین ظالم
پریشان رہے ہائے ہم کیسے کیسے

اوٹھائے غم فرقت و رنج ہمنے
تری یاد مین ای صنم کیسے کیسے

۱۲۰ — شب وصل مین اوس بت بیوفانے
دیے حضرت زار دم کیسے کیسے — ۵

دیکھ کر بل ابروے خمدار کے
ایک قلم ہوش اوڑ گئے تلوار کے

گلشن فردوس مین ای واعظو
سب ہین نقشے جلوہ گاہ یار کے

فتنۂ محشر نظر مین کیا بچے
مست ہین ہم کوچۂ دلدار کے

شب کو آتے ہین جو گردون پر نظر
ہین شرارے آہِ آتشبار کے

۱۲۱ — زار کیا طاقت قمر کی آئے جو
سامنے اوس ماہ سے رخسار کے — ۷

اوس بت تک اگر اپنی رسائی نہین ہوتی
ہر گز قفس غم سے رہائی نہین ہوتی

اوس شوخ تلک اپنی رسائی نہین ہوتی
قید غم فرقت سے رہائی نہین ہوتی

کسدن مرے تلوون مین نہین چبھتے ہین کانٹے
کب جوش یہ یہ برہنہ پائی نہین ہوتی

ہوتی ہی کدورت کو تو ہر روز ترقی
افسوس کبھی اوس سے صفائی نہین ہوتی

گستاخ ہی۔ کرتا ہی غرہ مین یہ سینہ روشن
گردون کو کبھی چشم نمائی نہین ہوتی

وہ طالب عقبیٰ ہین تو یہ بندۂ زر ہین
کمتر ام اسے تو گدائی نہین ہوتی

ہنس ہنس کے جلاتے ہین دل عاشق مضطر
ان باتون مین ای زار بھلائی نہین ہوتی

دیکھے جو ولولے [illegible]نے کی ہم رکاب کے
باقی رہے نہ ہوش فلک پر سحاب کے

برق طپان بھی کرتی ہے رگ رگ میں تیرے شوخیان
کچھ رنگ آگئے دل پُر اضطراب کے

کہتا ہے کون چہرہ پہ اونکے نقاب ہے
پنجہ میں آفتاب ہے اک آفتاب کے

ڈرتی ہے کہیں نہ باد صبا سے اُسے اُڑا
ڈھیلے بند سے ہیں بند تمہاری نقاب کے

جو اونکی رہگذر میں چمکتے ہیں دور سے
ٹکڑے ہیں وہ مرے دل خانہ خراب کے

۱۲۳	رہتے ہو جو مستوں میں بتوں کی جناب کے کٹتے ہیں دن مزے میں تمہاری شباب کے	۶

ہیں مستیوں پہ رنگ تمہارے شباب کے
جوبن ہیں یا بھرے ہوئے شیشے شراب کے

ڈھنگ اور ہو گیا ہے طبیعت کا آج کل
رنگ اب کے اور ہیں دل پر اضطراب کے

ق

زاہد کی زندگی جو بھی بے لطف مثل سنگ
اندیشہ میں رہا وہ عذاب و ثواب کے

اور ہم کہ مست کو کچھ دلبر تھے ساقیا
لوٹے گئے ہیں لطف ہمیشہ شباب کے

وہ الکھ رنگ کا عذر کرے ہم نہ مانینگے
دستار شیخ پہ ہیں [illegible] چھینٹے شراب کے

۱۲۴	کیونکر نہ بزم اہل سخن میں ہو انکی قدر موتی ہیں زار شعر ترے آب و تاب کے	۵

الفت تنگ ہیں اب دل کی آشنائی سے
بگاڑ جیسے ہوا اسکے اک جدائی سے

حرم پہ [illegible] کے ہوا ہے واعظ
نہیں امید نہ تھی تیری بار رسائی سے

ہوا ہے چرخ کو حضرت کی خاک در سے عروج
شہی کو فخر ہوا آپ کی گدائی سے

جو اک قدم میں چلوں ٹھوکریں ہزار لگیں
ہوا ہے شوق اسد رہ جبہہ سائی سے

۱۲۵	کسی طرح سے نہیں باز آتا ہے ای زار میں سخت تنگ ہوں دشمن کی بیحیائی سے	۱۴

عشق جبدن سے ہوا اوسکا مجھے
تب سے کچھ اچھا نہیں لگتا مجھے

در بدر کرتا پھرا رسوا مجھے
آ گیا ہے دم لبون پر ہجر مین
کرتا ہے اب تو پریشان دربدر
ہر بشر کرتا ہے بارش سنگ کی
تھک گئے مقتل مین اونکے ہاتھ ہائے
یون ہی ہوگی حشر تک صحبت کبھی
مین تو ہون دیوانہ کوئی صنم
ہوگیا پھر جوش وحشت سے تباہ
پھرتا ہون صحرا الصحرا کو بکو
تن بدن کا ہوش سب جاتا رہا
غیر بوسے لے رہے ہین آپ کے
گھٹ گیا دم اور لبون پر جان ہے

ذلتین دین عشق سے ۵ بنا کیا مجھے
کیا پھر وسا اپنے جینے کا مجھے
عشق گیسوئی پری نے کا مجھے
اوس پری کا جا نکر شیدا مجھے
سخت جانی نے کیا رسوا مجھے
زہر دیدہ بھول کر تھوڑا مجھے
باغ جنت سے غرض ہے کیا مجھے
پھر ہوا اوس زلف کا سودا مجھے
ہائے سودا ہوگیا کسکا مجھے
جوش وحشت مین ہوا کیا مجھے
گالیان ہی دیجئے اچھا مجھے
دو دہجہ یار نے مارا مجھے

۱۲۶	بھاگتا ہون کوسون آبادی سے زار کس پری کا ہوگیا سایا مجھے	۲۶

ڈھنگ نکالا ہے نیا دل کے جلانیکے لیے
بعد مرگ آئے ہین وہ قبر ہلانے کے لیے
سب زمانے پہ ہے تیری نظر لطف ای شوخ
پھیکنے کے لیئے دل ہے کہ پڑی ار آتش
کبھی آبادی مین آیا نئے دیدار صنم
رکھنے ہونگا فلک پیر کو آہ دل سے
موت کا اپنی نہین غم فقط اتنا ہے ملال

کہتے ہین غیر سے وہ مجکو اوٹھانیکے لیے
خوب سوجھی ہے یہ تدبیر جلانے کے لیے
اک ہمین ہین ستم و جور اوٹھانے کے لیے
تھوکنے کے لیئے ہے یہان کہ کھانے کے لیے
کبھی جنگل کو چلا خاک اوڑانے کے لیے
اسکی فریاد چلی آگ لگانے کے لیے
کون آئیگا ترے ناز اوٹھانے کے لیے

ٹھوکرین کھائے ہوئے اونکی نہ اوٹھین گر
فتنۂ حشر بھی آئے جو اوٹھانے کے لیئے

کوچۂ یار کو کیا خود نہین جا سکتے ہین
خضر آئے ہمین کیون راہ بتانیکے لیئے

گھوم آئے صفتِ بادِ بہاری ہر سو
آپ گم ہو گئے ہم آپکے پانے کے لیئے

سینہ مین خونِ جگر و دل ہے تری مہندی کو
ہے یہ تدبیر نئی رنگ جمانے کے لیئے

کشتۂ سبزۂ خط ہون مری پہچان ہے
چادر سبز ہو تربت پہ اوڑھانیکے لیئے

کچہ تو کام آئے پس مرگ مرا تودۂ خاک
ہدفِ دل ہی ہے تیر لگانے کے لیئے

ہے یہ خواہش کہ مین مرتا رہون گر روز یونہین
روز آتے رہین و نعش اوٹھانیکے لیئے

عیش کو خلق ہوے غیر تمہارے عاشق
ہوئے پیدا ستم و جور اوٹھانیکے لیئے

غیر از جور و جفا ظلم و ستم محنت و درد
کیا مزے تمنے بہلا دلکے لگانے کے لیئے

چیر کر حکم اگر ہو تو ابھی نذر کرون
اپنے اس سینۂ صد چاک کو شانے کے لیئے

دیتا ہے کیون شب وصل آج مؤذن پہ اذان
کیا یہی وقت ہے اک شور مچانے کے لیئے

کیا کوئی اور نشانہ اونہین تیرون کا تھا
پر بہانا ہے یہ مدفن کے مٹانے کے لیئے

غیر ہی لوٹنے کو لطف ترے جوبن کا
اور ہم ہین ستم و جور اوٹھانے کے لیئے

تجھ مین طیار ہین اب اے فلک ناہنجار
شرر آہ سے ہم آگ لگانے کے لیئے

سامنے میرے رقیبان سیہ رو کو آج
پان دیتے ہین مجھے خون رلانیکے لیئے

آسمان گردش تقدیر عدو اور وہ شوخ
کتنے ہین ایک اکیلے کو ستانیکے لیئے

سنگ شہرہ تری خونریزی کا اوبانی جور
آئے مقتل مین ہین ہم سر کو کٹانیکے لیئے

چھوڑ کر اپنی رقیبان سیہ رو کو آج
کیون وہ آمادہ ہے میرے مٹانیکے لیئے

۱۲۷

لائے اونکی نگہ شوخ سے آخر اے زار
دامن یار مین ہم دلکو چھپانے کے لیئے

۱۱

پاس اپنے ہمارا دل بیمار نہین ہے
تنہائی غم مین کوئی غمخوار نہین ہے

کون عشق مین اوس زلف کی سرشار نہین ہے
وہ کون ہے جو اونکا طلبگار نہین ہے

دنیا مین ہے سب بیخود و سرشار زمانا
اس میکدے مین کوئی بھی ہشیار نہین ہے

قربان ہے اوس مصحف رخسار پہ عالم
وہ کون ہے جو اونکا گنہگار نہین ہے

خاموش کھڑا رہتا ہے اوس شوخ کے آگے
قاصد مین ذرا طاقت گفتار نہین ہے

اب وقت خوشی کا ہے نہ شب جاؤ گھر سے
ضد کرتے ہو کیون یہ دم تکرار نہین ہے

ہمسا نہین عالم مین ستمکش کوئی پیدا
تمسا کوئی دنیا مین ستمگار نہین ہے

ہین یون تو زمانے مین ہزارون بت کافر
پر ایک تری طرح ستمگار نہین ہے

شوخی تو یہ دیکھو مین مرا جاتا ہون جس سے
کہتے ہین وہ تجھکو کوئی آزار نہین ہے

لاکھون کئے وعدے نہ کیا ایک وفا پر
تجسا کوئی اس دہر مین مکار نہین ہے

ے	کس طرح ہون زار اوس بت بیباک پہ قادر قابو مین جب اپنا ہی دل زار نہین ہے	۱۲۸

دن رات دل اس عشق مین حیران رہا ہے
یاد رخ و گیسو مین پریشان رہا ہے

روکا صبح وصل تو بولے وہ یہ ہنسکر
باقی کوئی اب بھی ترا ارمان رہا ہے

سو بار تو پیتے ہوئے دیکھا تجھے ہمنے
پھر شیخ بھلا کیا ترا ایمان رہا ہے

دلمین ہین وہی کوچہ دلدار کے جلوے
آنکھون مین وہی حشر کا سامان رہا ہے

تیر ستم و جور ترا او بت ترسا
سینے مین مرے مدتون مہمان رہا ہے

اوس زلف کے سودا مین رہا دل ہمہ مضطر
خاک آج تک جنگلون کی چھان رہا ہے

ے	ہلکا کیا سر کاٹ کے تن سے تجھے ای زار جلاد کا تا زیست یہ احسان رہا ہے	۱۲۹

بوسہ کے دینے مین تو حجت قیل و قال ہے
ای جان یہ تو صدقہ حسن و جمال ہے

سب لے اوس عندلیب کے مرا جینا محال ہے
آفت ہے زیست [illegible]